Spot CMYK#Waheed

ماہنامہ

# التبلیغ

راولپنڈی

بشرفِ دعا

حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ

وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

مدیر
مفتی محمد رضوان

ناظم
مولانا عبدالسلام

مجلسِ مشاورت

مفتی محمد یونس، مفتی محمد امجد، حکیم محمد فیضان، غفار الحق

فی شمارہ..............25 روپے
سالانہ..............300 روپے

## پبلشرز

محمد رضوان

سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

## خط وکتابت کا پتہ

ماہنامہ التبلیغ پوسٹ بکس 959

راولپنڈی پوسٹ کوڈ 46000 پاکستان

## قانونی مشیر

الحاج غلام علی فاروق

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

مستقل رکنیت کے لئے اپنے مکمل ڈاک کے پتہ کے ساتھ سالانہ فیس صرف 300 روپے ارسال فرما کر گھر بیٹھے ہر ماہ ماہنامہ ''التبلیغ'' حاصل کیجئے

**ڈاک کا پتہ تبدیل ہوجانے یا ماہنامہ موصول نہ ہونے کی صورت میں رکنیت نمبر کا حوالہ دے کر فوری اطلاع کریں**

اس دائرہ میں سرخ نشان آپ کی رکنیت ختم ہونے کی علامت ہے، آئندہ شمارہ رکنیت فیس موصول ہونے پر ارسال کیا جاسکے گا


برائے رابطہ...... ادارہ غفران ٹرسٹ چاہ سلطان گلی نمبر 17

عقب پٹرول پمپ وچمڑا گودام راولپنڈی صوبہ پنجاب پاکستان

فون: 051-5507530-5507270 فیکس: 051-5780728

www.idaraghufran.org

Email: idaraghufran@yahoo.com

# ترتیب وتحریر

صفحہ


اداریہ ............ بنجر زمینوں کو آباد کرنے کی ضرورت ....... مفتی محمد رضوان ۳
درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط ۹۷) .......... اصل نیکی اور سچے و متقی لوگوں کی پہچان .......... // // ۷
درسِ حدیث ...... سفر شروع کرنے کا ارادہ اور سفر سے واپسی کے وقت کی نماز.. // // ۱۱

مقالات ومضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ واصلاحِ معاملہ

نوذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت ................................ مفتی محمد رضوان ۱۵
جنت کی کہانی قرآن کی زبانی (جنت اور اس کی بہاریں: قسط ۵) ............ مفتی محمد امجد حسین ۱۶
ابجد کے اعداد وحروف ........................ ابو عشرت حسین ۲۱
سلام کر کے قطع تعلقی کے گناہ سے بچنا ........................ مولانا محمد ناصر ۲۷
شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط ۷) ............ مفتی محمد رضوان ۳۱
تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط ۱۲) ............ مفتی منظور احمد ۳۶
ماہِ شوال: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات ............ مولانا طارق محمود ۳۹
علم کے مینار... عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط ۸).... مفتی محمد امجد حسین ۴۲
تذکرۂ اولیاء: ............ موت کی فکر کرنی ہے ضرور ............ // // ۴۸
پیارے بچو! ........... گھر کی باتیں ........... مولانا محمد ناصر ۵۲
بزمِ خواتین ........... عدت کے احکام (قسط ۹) ......... مفتی محمد یونس ۵۳
آپ کے دینی مسائل کا حل ........... سجدۂ شکر کا حکم ........... ادارہ ۵۸
کیا آپ جانتے ہیں؟ ....... اچھے اور بُرے خواب (سولہویں وآخری قسط).... مفتی محمد رضوان ۶۵
عبرت کدہ ........... حضرت یوسف علیہ السلام (قسط ۲۸) ........... ابو جویریہ ۷۰
طب وصحت.... کلونجی (Black Cumin) کے فوائد وخواص (ساتویں وآخری قسط).... مفتی محمد رضوان ۷۳
اخبارِ ادارہ ........... ادارہ کے شب وروز ........... مولانا محمد امجد حسین ۷۴
اخبارِ عالم ........... قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں ........... حافظ غلام بلال ۷۵
ماہنامہ التبلیغ جلد نمبر ۹ (۱۴۳۳ھ) کی اجمالی فہرست ........... مولانا طارق محمود ۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**اداریہ**

مفتی محمد رضوان

# بنجر زمینوں کو آباد کرنے کی ضرورت ؟

آج کل ملک کو غیر معمولی معاشی مشکلات اور بیروزگاری کا سامنا ہے، جس کو دُور کرنے کے لئے مختلف تدابیر بروئے کار لانے کی کوششیں کی جارہی ہیں، لیکن مشکل یہ ہے کہ ان مشکلات کو دُور کرنے کے لئے غیر معمولی سرمایہ درکار ہے، مگر ملک پہلے سے بیرونی قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہونے اور اشراف وحکام کی شاہ خرچیوں کی وجہ سے اس کا متحمل نہیں ہے۔

ان حالات میں ضرورت یہ ہے کہ ایسی تدابیر بروئے کار لائی جائیں کہ جو اس مشکل گھڑی میں کارآمد ہوں۔

اس سلسلہ میں ہمیں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ملک میں وسیع عریض اور غیر معمولی رقبے ایسے پڑے ہوئے ہیں کہ جو بالکل بنجر اور غیر آباد ہیں، ان کو مختلف طریقوں سے آباد کیا جائے، جس سے بڑھتی ہوئی بے روزگاری میں بھی غیر معمولی کمی واقع ہوسکتی ہے۔

اور اسی کے ساتھ ملک کو معاشی اعتبار سے بھی بہت بڑا سہارا حاصل ہوسکتا ہے۔

اس کے علاوہ ''ہم خرما وہم ثواب'' کا مصداق بن کر صدقۂ جاریہ کا ثواب بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

احادیث میں درخت لگانے، کھیتی باڑی کرنے، اور پانی کا انتظام کرنے کو صدقۂ جاریہ قرار دیا گیا ہے، اور بتلایا گیا ہے کہ ان چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق جن جن شکلوں میں بھی جب تک فائدہ اٹھاتی اور مستفید ہوتی رہتی ہے، اس وقت تک یہ عمل کرنے والے کو ثواب ملتا رہتا ہے۔

جب تک درخت لگا ہوا ہوتا ہے، اس وقت تک تو اس سے انسان اور چرند پرند مختلف شکلوں سے فائدہ اٹھاتے ہی ہیں، اور کچھ بھی نہ ہو تو چرند پرند اس پر رہائش رکھتے ہیں، اور اس کے ذریعہ سے گرمی، سردی، بارش، دھوپ اور موذی جانوروں سے حفاظت کا سامان کرتے ہیں، اور انسان اور جانور اس کے سایہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اور اس درخت پر آنے والے پھل سے دوسرے پھلوں کے بیج اور گٹھلیاں نکلتی ہیں، اور کتنے دوسرے درخت اور پودے تیار ہوتے ہیں۔

بعض درختوں اور جڑی بوٹیوں کی مختلف چیزیں بے شمار دوائیوں میں استعمال ہوتی ہیں، اور درخت سے

گوند وغیرہ بھی نکلتا ہے، جو مختلف شکلوں میں کام آتا ہے، پھر اس سے کاٹے جانے والی لکڑی بلکہ اس کے پتوں سے آگ جلا کر مختلف طریقوں سے ضرورت پوری کی جاتی ہے، لکڑی سے بے شمار ضرورتیں پوری ہوتی ہیں، اور اگر درخت کاٹ لیا جائے، تو اس سے بڑے بڑے شہتیر اور کڑیاں، دروازے، کھڑکیاں، میزیں اور صوفے اور پھٹے وغیرہ بنتے ہیں، اور بانس بھی سیڑھی اور دوسری شکلوں میں کام آتے ہیں۔

غرضیکہ درخت کا نفع بہت عام اور وسیع ہے، اس لئے یہ عظیم صدقہ بلکہ صدقۂ جاریہ ہے۔

اور پانی بھی عام ضرورت کی چیز ہے، جس سے اللہ کی مخلوق مختلف طریقوں سے فائدہ اُٹھاتی ہے، اس لئے پانی کا انتظام بھی صدقۂ جاریہ ہے۔

اور جو زمین بنجر و بے آباد ہو، اس کو آباد کرنے اور استعمال کے قابل بنانے سے ہی اس پر کھیتی باڑی کی جاسکتی ہے، اور دوسرے طریقوں سے اللہ کی مخلوق کے لئے فائدہ کی صورتیں مہیا کی جاسکتی ہیں۔

اس لئے بنجر زمین کو آباد کرنے کے بھی احادیث میں فضائل آئے ہیں، بلکہ اگر کوئی بنجر زمین کو آباد کرے، اور وہ زمین پہلے سے کسی کی ذاتی ملکیت نہ، بلکہ سرکاری زمین ہو، اس کو آباد کرنے والے کو شریعت نے مالکانہ حقوق فراہم کئے ہیں۔

چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

> رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی مردہ (یعنی بنجر اور بے آباد) زمین کو زندہ کیا تو اس کو اس عمل سے اجر حاصل ہوتا ہے اور جو کوئی رزق کا طلبگار (انسان یا کسی بھی قسم کا جانور یا چرند پرند) اس (کھیتی باڑی اور اس کی جڑ، تنے، شاخ، پتے، پھل وپھول) سے کھاتا ہے تو اس میں اس شخص کو اجر حاصل ہوتا ہے (مسند احمد) [1]

اور ایک روایت میں ہے کہ:

> جس نے کسی مردہ (یعنی بنجر اور بے آباد) زمین کو زندہ کیا تو اس کو اس عمل سے اجر حاصل ہوتا ہے اور جو کوئی رزق کا طلبگار (انسان یا کسی بھی قسم کا جانور یا چرند پرند) اس (کھیتی باڑی اور اس کی جڑ، تنے، شاخ، پتے، پھل وپھول) سے کھاتا ہے تو اس میں اس شخص کو صدقہ کا اجر

---

[1] قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً لَهُ بِهَا أَجْرٌ، وَمَا أَكَلَتْ مِنْهُ الْعَافِيَةُ فَلَهُ بِهِ أَجْرٌ (مسند احمد، رقم الحديث ١٤٣٦١)

حاصل ہوتا ہے(مسند احمد) ۱

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ جس آدمی نے کسی (بنجر اور بے آباد) زمین کو زندہ وآباد کیا، پھر اس سے کسی جاندار (آدمی یا جانور) نے پیا، یا رزق کے طلبگار (انسان یا کسی بھی قسم کا جانور یا چرند پرند) نے اس سے کچھ حاصل کیا (خواہ رزق کی شکل میں ہو، یا کسی اور شکل میں) تو اللہ تعالیٰ اُس آباد کرنے والے کے لئے اس کا اجر لکھ دیتے ہیں (طبرانی) ۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی زمین کو آباد کیا، جو کسی کی ذاتی ملکیت نہیں تھی، تو وہ اس زمین کا زیادہ حق دار ہے۔

حضرت عروہ (اس روایت کے راوی) کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا (بخاری) ۳

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی مُردہ (بنجر و بے آباد) زمین کو زندہ (آباد) کیا، تو وہ زمین اسی کی ہو جائے گی (ترمذی) ۴

اس قسم کی اور بھی احادیث مروی ہیں۔

---

۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً ، فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهَا، فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۴۵۰۰)

۲ مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي قُرَيْبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ أَبَاهَا، قَالَتْ لَهُ أُمُّ سَلَمَةَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :مَا مِنِ امْرِءٍ يُحْيِي أَرْضًا، فَيَشْرَبُ مِنْهُ كَبِدٌ حَرَّى أَوْ يُصِيبُ مِنْهُ عَافِيَةٌ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهِ أَجْرًا (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۹۴۹)

۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ، قَالَ عُرْوَةُ :قَضَى بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلاَفَتِهِ (بخاری، رقم الحديث ۲۳۳۵، باب من أحيا أرضا مواتا)

۴ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ (ترمذی، رقم الحديث ۱۳۷۸، باب ما ذكر في إحياء أرض الموات)

جب کسی بے آباد وبنجر زمین پر کوئی تعمیر کرلی جائے، یا اس میں کھیتی باڑی شروع کردی جائے، یا اس میں پانی کا انتظام کرلیا جائے، تو ان سب طریقوں سے اس زمین کو آباد کرنا متحقق ہوجاتا ہے۔

پھر کسی بنجر زمین کو آباد کرنے کی وجہ سے آباد کرنے والے کی ملکیت حاصل ہونے کے لئے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ضروری ہے کہ حکومت کی اجازت سے اُس نے اُس بنجر زمین کو آباد کیا ہو، جبکہ کئی دوسرے فقہاء کے نزدیک حکومت کی اجازت ضروری نہیں ہے۔

آج کے دور میں کسی سرکاری جگہ کو آباد کرنے سے ملکیت حاصل ہونے کے لئے حکومت کی اجازت کا ہونا انتظامی طور پر مصلحت کے مطابق ہے۔

اس لئے اگر حکومت کی طرف سے ملک کے وسیع وعریض پڑے ہوئے رقبوں کو مختلف شکلوں میں آباد کرنے کی صورت میں مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا جائے، اور اس کی ترغیب دی جائے، اور مختلف علاقوں کی ضروریات کے لحاظ سے بنجر زمینوں کو آباد کرنے کی مختلف مناسب شکلوں کی بھی نشاندھی کردی جائے، تو بے شمار بے روزگار لوگوں کی ضروریات بھی پوری ہوں گی اور ملک کی معاشی ضروریات بلکہ معاشی ترقی میں بھی مدد حاصل ہوگی۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو۔ آمین۔

(سورہ بقرہ قسط۹۷، آیت۱۷۷) مفتی محمد رضوان

# اصل نیکی اور سچّے ومتقی لوگوں کی پہچان

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ (۱۷۷)

ترجمہ: نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو،لیکن نیکی تو یہ ہے کہ جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتابوں پر اور نبیوں پر اور مال کو ادا کرے،اس کی محبت ہوتے ہوئے،رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافر کو اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز کو اور ادا کرے زکاۃ کو اور پورا کریں لوگوں کے عہد کو جب لوگوں سے کوئی عہد کریں اور صبر کرنے والے ہوں سختی میں اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت،یہی لوگ سچے ہیں،اور یہی لوگ متقی ہیں (ترجمہ ختم)

## تفسیر وتشریح

یہودی بیتُ المقدس کی طرف رُخ کر کے عبادت کرتے تھے،اور مکہ ومدینہ سے،بیتُ المقدس مغرب کی سمت میں واقع تھا،اور عیسائی مشرق کی طرف رُخ کر کے عبادت کرتے تھے،اور مسلمان بیتُ اللہ کی طرف رُخ کر کے عبادت کرتے تھے،اور کچھ عرصہ کے لئے بیتُ المقدس کی طرف بھی رُخ کر کے عبادت کرنے کا حکم آیا تھا۔

جس کی وجہ سے مختلف سمتوں کی طرف رُخ کر کے عبادت کرنے کا مسئلہ زیرِ بحث رہتا تھا؛ اور اس کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی،اور اس کو ہی اصل نیکی شمار کیا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں یہ واضح فرمادیا کہ جس چیز کو تم اصل نیکی سمجھتے ہو،وہ اصل نیکی نہیں ہے،

کیونکہ عبادت کے لئے مختلف زمانوں میں اللہ تعالیٰ مختلف سمتیں مقرر کرتے رہے ہیں، جس میں اصل چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے۔

لہٰذا اس کے متعلق بحث مباحثہ میں پڑنے کے بجائے جو اعمال اصل نیکی ہیں، اُن کو اختیار کرنا چاہئے۔

بِر ایسی چیز کو کہا جاتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا والی ہو، اور بِر کا لفظ خیر کی چیزوں کا جامع ہے، جس میں نیکیوں کا اختیار کرنا اور بُرائیوں سے بچنا سب داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اصل بِرّ یا نیکی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے پہلی چیز جو بتلائی، وہ ایمان ہے۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ:

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ.

”لیکن نیکی تو یہ ہے کہ جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتابوں پر اور نبیوں پر“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے، تو اچانک حضرت جبریل تشریف لائے، اور انہوں نے کہا کہ ایمان کیا ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر، اور اُس کی کتابوں پر، اور اُس سے ملاقات پر، اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائیں، اور دوبارہ زندہ ہو کر اُٹھنے پر ایمان لائیں (بخاری، رقم الحدیث۵۰)

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لانا ہے۔

اور آخرت پر ایمان لانے سے مراد مَرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اعمال کا حساب کتاب ہونے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ ہونے اور اس کے بعد جنت وجہنّم میں جانے پر ایمان لانا ہے۔

اور فرشتوں پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ یہ ایمان لائے کہ فرشتے ایسی مخلوق ہیں جو نور سے پیدا کیے گئے ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں، جس سے کبھی اعراض نہیں کرتے، اور نہ کبھی کام کرنے سے تھکتے ہیں، اور نہ کھاتے پیتے ہیں، اور نہ سوتے ہیں، اور نہ مرد ہیں، نہ عورت۔

اور کتابوں پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتابیں آسمان سے جس وقت نازل فرمائیں، وہ برحق تھیں، اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔

اور نبیوں پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کے لئے بے شمار نبی اور رسول بھیجے، جو تمام برحق ہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن میں آخری نبی اور رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اصل برّ یا نیکی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ایمان کے بعد دوسری چیز یہ بیان فرمائی کہ:

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ.

”اور مال کو ادا کرے، اس کی محبت ہوتے ہوئے، رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافر کو اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مال کی محبت کے ہوتے ہوئے دینے کا مطلب یہ مروی ہے کہ:

يُعْطِى الرَّجُلُ وَهُوَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ يَأْمَلُ الْعَيْشَ وَيَخَافُ الْفَقْرَ (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۳۰۷۸)

ترجمہ: آدمی مال عطا کرے، اس حال میں کہ وہ صحت مند ہو، مال کی حرص رکھتا ہو، زندہ رہنے کی امید ہو اور فقر کا خوف ہو (حاکم)

پھر جن لوگوں کو مال دینے کا ذکر کیا گیا، ان میں پہلے رشتہ داروں کا ذکر کیا گیا۔

رشتہ داروں کا زکاۃ، صدقات اور تحفے وہدیے وغیرہ سے مالی تعاون کرنا بھی عظیم فضیلت کا باعث ہے، کئی احادیث میں اس کی فضیلت وتاکید آئی ہے؛ اور احادیث میں رشتہ داروں کو زکاۃ وصدقات دینے میں دوہرا اجر قرار دیا گیا ہے، اور ضرورت مند رشتہ داروں کا مالی تعاون نہ کرنے پر وعید آئی ہے۔

رشتہ داروں کے بعد یتیموں کو مال دینے کا ذکر کیا گیا، یتیموں کے مالی تعاون کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

اور اس کے بعد مسکینوں کا ذکر کیا گیا، پھر مسافر کا ذکر کیا گیا۔

مسکین سے مراد انتہائی غریب ونادار شخص ہے، جس کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے کچھ بھی مال نہ ہو، اور مسافر سے مراد ایسا شخص ہے، جو سفر میں ہو، اور اس کے پاس اپنی ضروریات یا اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے مال نہ ہو۔

ایک حدیث میں ہے کہ مسکین وہ شخص نہیں ہے جو ذرا ذرا سی چیز کے لئے سوال کرتا پھرے، بلکہ اصل مسکین وہ ہے کہ جو انتہائی مجبور ولاچار ہو، اور لوگوں سے حیاء کرے، اور لوگوں کے پیچھے پڑ کر سوال نہ کرے (بخاری، رقم الحدیث ۱۴۷۶)

پھر سائلوں کا ذکر کیا گیا۔

سائل سے مراد ایسا شخص ہے کہ جو انتہائی مجبوری وضرورت میں سوال کرے، ضرورت ومجبوری دور ہونے کے بعد سوال کرنے سے رُک جائے۔

اور گردنیں چھڑانے سے مراد غلاموں کو آزاد کرانا ہے۔

اس کے بعد نماز قائم کرنے اور زکات ادا کرنے کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا کہ:

وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃ

”اور قائم کرے نماز کو اور ادا کرے زکاۃ کو“

نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے کی اہمیت بالکل واضح ہے۔

پھر لوگوں کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرنے کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا کہ:

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا

”اور پورا کریں لوگوں کے عہد کو جب لوگوں سے کوئی عہد کریں“

عہد کو پورا کرنے کی احادیث میں بڑی تاکید آئی ہے۔

اور آخرت میں صبر کرنے کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا کہ:

وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ .

”اور صبر کرنے والے ہوں سختی میں اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی تفصیل یہ مروی ہے کہ سختی سے مراد فقر ہے، اور تکلیف سے مراد کمزوری وبیماری ہے؛ اور لڑائی کے وقت سے مراد قتال وجہاد ہے (حاکم، رقم الحدیث ۳۰۷۹)

نیکی کی یہ صورتیں بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان الفاظ میں سچا اور متقی قرار دیا کہ:

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ

”یہی لوگ سچے ہیں، اور یہی لوگ متقی ہیں“

درسِ حدیث

مفتی محمد رضوان

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ

S

# سفر شروع کرنے کا ارادہ اور سفر سے واپسی کے وقت کی نماز

احادیث وروایات سے سفر سے واپسی کے وقت اور سفر شروع کرنے کا ارادہ کرتے وقت نفل نماز کا پڑھنا ثابت ہے۔جس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ (بخاری، رقم الحدیث ۳۰۸۸)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے چاشت کے وقت تشریف لاتے تو مسجد میں داخل ہوکر بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے (بخاری)

اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ (سنن ابی داود ،رقم الحدیث ۲۷۷۳)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں داخل ہوکر دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، پھر لوگوں ( کی ضروریات اور مسائل کے حل ) کے لیے تشریف فرما ہوتے (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيْ : اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ (بخاری، رقم الحدیث ۳۰۸۷)

ترجمہ: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، جب ہم واپس مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ آپ مسجد میں تشریف لے جائیں، پھر دو رکعت پڑھیں (بخاری)

ان احادیث سے سفر سے واپسی کے وقت دو رکعت نفل نماز کا پڑھنا معلوم ہوا۔

اور بعض احادیث وروایات اور آثار سے سفر شروع کرتے وقت بھی نماز پڑھنا ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَدْخَلَ السُّوْءِ، فَإِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَخْرَجَ السُّوْءِ (مسند البزار، رقم الحديث ۸۵۶۷،الترغيب والترهيب للأصبهانى رقم الحديث ۲۰۱۱) [۱]

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوں تو دو رکعت پڑھ لیں، جو آپ کے لیے برے داخلے سے رکاوٹ بن جائیں گی، پھر جب آپ اپنے گھر سے نکلیں تو دو رکعت پڑھ لیں، آپ کے لیے نکلنے کی برائی سے رکاوٹ بن جائیں گی (مسند بزار)

گھر سے نکلنے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت دو رکعت پڑھنے کے مفہوم میں سفر شروع کرنا اور سفر سے واپس آنا بھی داخل ہے، اور اس مفہوم کی تائید بعض مرسل اور بعض ضعیف احادیث اور حضرت ابنِ عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے آثار سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ حضرت مطعم بن مقدام رحمہ اللہ سے مرسلاً روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا خَلَفَ عَبْدٌ عَلٰى أَهْلِهِ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِيْنَ يُرِيْدُ سَفَرًا (مُصنف ابن أبى شيبة،رقم الحديث ۴۹۱۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی بندہ اپنے گھر والوں کے لیے ان دو رکعتوں سے زیادہ فضیلت والی کوئی چیز چھوڑ کر نہیں جاتا، جو گھر والوں کے پاس سفر کا ارادہ کرنے کے وقت پڑھتا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فِيْ تِجَارَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ (معجم كبير للطبرانى،رقم الحديث ۱۰۴۶۹) [۲]

---

[۱] قال الهيثمي: رواه البزار، ورجاله موثقون(مجمع الزوائد، رقم الحديث ۳۶۸۶)

[۲] قال الهيثمي: رواه الطبراني في الكبير، ورجاله موثقون(مجمع الزوائد ،ج۲ص ۲۸۳)

ترجمہ: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں بحرین کی طرف تجارت کے لیے جانا چاہتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ دو رکعتیں پڑھ لیجیے (معجم کبیر)

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى (مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث ۴۹۱۶)

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ جب کسی جگہ جانا چاہتے، تو مسجد میں داخل ہوتے، پھر نماز پڑھتے (مصنف ابن ابی شیبہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد حارث سے روایت ہے کہ:

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ (مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث ۴۹۱۵)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آپ (سفر وغیرہ کے لئے) نکلیں تو دو رکعتیں پڑھ لیں (مصنف ابن ابی شیبہ)

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ الْحَارِثِ قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مُسَافِرًا فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِكَ، وَإِذَا جِئْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِكَ (مصنف عبد الرزاق، رقم الحدیث ۹۲۵۷، باب من أحق بالإمامة فی السفر، وصلاة رکعتین إذا قدم من سفر أو رجع)

ترجمہ: حارث نے فرمایا کہ جب آپ سفر کرنے کے لیے نکلیں تو آپ اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھ لیں اور جب آپ اپنے سفر سے واپس آئیں تو اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھ لیں (مصنف عبدالرزاق)

معلوم ہوا کہ سفر شروع کرنے سے پہلے اور سفر ختم کرنے پر دو رکعت نفل پڑھنا مختلف فتنوں سے حفاظت اور فضیلت کا باعث ہے۔

ان احادیث و روایات کے پیشِ نظر فقہائے کرام نے سفر شروع کرنے کے وقت سفر سے واپس آنے کے

وقت دو رکعتیں پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ [1]

آج کل فتنوں کا دور دورہ ہے، اگر سفر شروع کرتے وقت اور سفر ختم کرنے پر بلکہ گھر سے نکلنے کے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت دو رکعت نفل پڑھ لی جائیں، تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت سے فتنوں سے حفاظت حاصل ہو جائے گی۔ لیکن اگر مکروہ وقت ہو، تو اس وقت یہ نوافل نہ پڑھی جائیں، بلکہ مکروہ وقت شروع ہونے سے پہلے یا ختم ہونے کے بعد پڑھی جائیں۔ اور اس نفل نماز کا طریقہ عام نفل نماز کی طرح ہے، جس میں جونسی سورتوں کی چاہیں، قرائت کر سکتے ہیں۔ فقط

[1] ومن المندوبات رکعتا السفر والقدوم منه(الدر المختار)

(قوله رکعتا السفر والقدوم منه) عن مقطم بن المقدام قال :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم -ما خلف أحد عند أهله أفضل من رکعتين يرکعهما عندهم حين يريد سفرا رواه الطبرانی .وعن کعب بن مالک کان رسول الله -صلى الله عليه وسلم -لا يقدم من السفر إلا نهارا فی الضحى، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه رکعتين ثم جلس فيه رواه مسلم شرح المنية .ومفاده اختصاص صلاة رکعتی السفر بالبيت، ورکعتی القدوم منه بالمسجد وبه صرح الشافعية(رد المحتار،ج۲ص۲۴، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ،مطلب فی رکعتی السفر)

**مقالات ومضامین** مفتی محمد رضوان

# نوذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ:

**وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ:يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ** (مسلم، رقم الحديث ۱۱۶۲)

ترجمہ:اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ (یعنی نو ذی الحجہ) کے دن کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک سال گزشتہ، اور ایک سال آئندہ (کے صغیرہ گناہوں) کا کفارہ کردیتا ہے(مسلم)

اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ:

**عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:صَوْمُ عَاشُوْرَآءَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ، وَصَوْمُ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ الْمَاضِيَةَ وَالْمُسْتَقْبِلَةَ** (السنن الكبرىٰ للنسائی، رقم الحديث ۲۸۰۹)

**ترجمہ:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشوراء(یعنی دس محرم) کا روزہ گزشتہ سال (کے صغیرہ گناہوں) کا کفارہ کردیتا ہے، اور عرفہ (یعنی نو ذی الحجہ) کا روزہ دوسالوں (کے صغیرہ گناہوں) کا کفارہ کردیتا ہے، ایک گزشتہ سال کا اور ایک آئندہ سال کا(نسائی)

حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

**عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:مَا مِنَ السَّنَةِ يَوْمٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصُوْمَهٗ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ** (مصنف ابنِ ابی شيبة)

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سال بھر میں مجھے کوئی روزہ عرفہ کے دن کے روزے سے زیادہ محبوب نہیں ہے(ابنِ ابی شیبہ)

اس طرح کی احادیث وروایات سے نوذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

لہٰذا اگر کوئی عذر نہ ہوتو نوذی الحجہ کے دن کا روزہ رکھنا چاہئے۔

**مقالات ومضامین** (جنت اوراس کی بہاریں: قسط۵) مفتی محمدامجد حسین

# جنت کی کہانی قرآن کی زبانی

لٰـكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ لَهُمۡ جَنَّاتٌ تَجۡرِي مِنۡ تَحۡتِهَا الۡأَنۡهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنۡ عِنۡدِ اللَّهِ وَمَا عِنۡدَ اللَّهِ خَيۡرٌ لِلۡأَبۡرَارِ (سورۃ آلِ عمران، آیت ۱۹۸)

ترجمہ: لیکن جولوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) خدا کے ہاں سے (انکی) مہمانی ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے لیے بہت اچھا ہے۔

اس آیت سے سابق دوآیتوں [1] میں کفاراور خدافراموش مادہ پرست انسانوں کو دنیامیں حاصل امن و عیش، اسباب وساز وسامان دنیا کی فراوانی، ملک ملک اور شہر شہر میں ان کی چلت پھرت اور سیاحت، مختلف تجارتی، ثقافتی، معاشرتی، سیاسی، اور اقتصادی مشاغل اور سرگرمیوں میں ان کی پھرتیاں اور یہاں سے وہاں، وہاں سے یہاں، آمدورفت اور آنیاں جانیاں، صبح کو ماسکو، دوپہر کو ٹوکیو، شام کو پیرس ولندن، جن عالمی شاطروں اور سیاسیات واقتصادیات کے انٹرنیشنل بزرجمہروں کے شام وسحر کی جولانگاہیں اور دورانِ سفر کی ادنیٰ منزلیں ہیں، اس قبیل کے لوگوں کے بارے میں بتایا کہ ان کی یہ مادی خوش عیشیاں، تیز گامیاں، کرّوفر اور ٹھاٹھ باٹھ، اے خداپرستو! آخرت کے طلبگارو! جنت کے خریدارو! تمہیں مرعوب ومسحور نہ کردیں، کہ تم بھی دائمی جنت اوراس کی لافانی نعمتوں کے بدلے میں اس عارضی وفانی اور حقیر وخسیس دنیا پرفریفتہ ہوجاؤ، اوراس کی طرف مائل اور راغب ہوجاؤ۔

پس جان لوکہ آج کے یہ سب مادی نقشے، تمدنی خوش عیشی، مادی ودنیوی خوش حالی وفارغ البالی۔ ؏

چاردن کی چاندنی، پھراندھیری رات ہے

---

[1] وہ آیتیں مع ترجمہ ملاحظہ ہوں:

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الۡبِلَادِ. مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأۡوَاهُمۡ جَهَنَّمُ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ (آل عمران، رقم الآیۃ ۱۹۶، ۱۹۷)

ترجمہ: (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے۔ (یہ دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ ہے پھر (آخرت میں) توان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

کے مثل ہے، اس کے برعکس اللہ کو مان کر، اور اللہ کی مان کر، تقویٰ اور خدا پرستی کی زندگی گزارنے والوں کے لیے، دنیا میں صبر کر کے، خواہشات کا خون کر کے، دنیا کے بہت سے ان نقد منافع اور مادی خوش عیشیوں سے جو اللہ کو ناراض کرنے کی قیمت پر میسر آتی ہیں، ان سے کنارہ کش و دست بردار ہو کر، جینے والوں کے لیے، مرنے کے بعد والی زندگی میں اللہ نے جو باغ و بہار کا عالم اور حور وقصور کے سلسلے، بطور مہمانی کے رکھے ہیں، ان کے کیا ہی کہنے!

وہ نیکوکاروں اور خدا کے پرستاروں کے لیے ہر لحاظ سے بہتر ہیں، دنیا کی اس چندروزہ فانی زندگی، اور یہاں کے باغ و بہار مناظر اور خوش عیشی کے مظاہر کو ان سے حسبِ بیان حدیث اتنی نسبت بھی نہیں جو ایک وسیع وعمیق سمندر کو، بحر محیط کے ذخیرے کو، انگلی ڈبو کر اس کے ساتھ لگنے والے پانی کے ساتھ ہے، کہ انگلی کے ساتھ پانی کی جو کچھ تری لگی ہے، وہ سمندر کے اس وسیع پانی کے ذخیرے کی نسبت کتنی حقیر و بے توقیر ہے۔ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

## لکن کی بحث

یہاں آیت کا آغاز "لکن" سے ہو رہا ہے (لکن الذین اتقوا) مفسرین نے فن بلاغت اور فن نحو کے تناظر میں (اس کے متعلق) یہ بڑا عمدہ نکتہ پیش کیا ہے کہ "لکن" استدراک کے لیے آتا ہے، یعنی سابق کلام سے کوئی ابہام، کوئی اشکال، کوئی خلجان پیدا ہو رہا ہو، تو اس کے ازالے اور وضاحت کے لیے "لکن" لا کر آگے وضاحت والا جملہ ذکر کیا جاتا ہے۔

(اردو میں بھی "لیکن" اصلاً اسی عربی "لکن" کی ترجمانی کرتا ہے، اس لیے اسلوب کلام میں عام طور پر اردو میں بھی "لیکن" استدراک کا مفہوم دیتا ہے)

سابق کلام پر یہاں استدراک یوں بنتا ہے کہ کفار اور اللہ کو بھول کر پورے طور پر دنیا میں مگن ہو جانے والوں کا جو انجام بتایا گیا ہے کہ دنیا کی فانی زندگی میں چندروزہ امن وعیش کر کے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، تو اس آیت میں ان کو مایوسی اور برے انجام کے اندھیرے میں روشنی کی کرن دکھا کر ترغیب دی گئی ہے کہ اگر اس برے انجام سے بچنا چاہو تو چانس اور موقعہ تمہارے پاس بھی ہے، اپنے اس کافرانہ طرز عمل، خدا بیگانہ، روش اور مادیت پرستانہ اطوار کو چھوڑ کر خدا خوفی اور فکر آخرت والی زندگی اپنا لو، نیک عمل کو اپنا شعار بنا لو تو تم بھی متقین اور خدا پرستوں کے زمرے میں داخل ہو کر انہی انعامات کے حق دار بن جاؤ گے، جس کے

خدا کے یہ فرمانبردار بندے مستحق وحق دار ہیں۔ ع صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

تِلْکَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ (النساء، رقم الآیۃ ۱۳،۱۴)

ترجمہ: یہ (تمام احکام) خدا کی حدیں ہیں اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرے گا خدا اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جو خدا اور اُسکے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے نکل جائے گا اس کو خدا دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

## تلک حدود اللہ

یہ حرام وحلال اور جائز وناجائز میں دائر ومنقسم شریعت کے احکام اللہ پاک کی قائم کردہ حد بندیاں ہیں، انسانوں کے ساتھ دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کا معاملہ ان احکام کو نبھانے اور توڑنے کے اعتبار سے ہوگا، پہلی آیت میں نبھانے کا ثمرہ ونتیجہ، اور دوسری آیت میں توڑنے اور ان حد بندیوں کو پھلانگنے کا انجام مذکور ہے۔

## قابلِ غور

ان آیات سے سابق آیات میں شروع رکوع سے ان مذکورہ آیات تک میراث اور ترکہ کی تقسیم اور ذوی الفروض وارثوں اور ان کے حصوں کی تعیین مذکور ہے۔

جبکہ اس سے پچھلے رکوع میں نکاح کے، مہر کے، یتیم کی کفالت کے بہت اہم اور نازک احکام مذکور ہیں، ظاہر ہے کہ اس موقعہ پر ان آیات کے بعد "تلک حدود الله" کی وارننگ لانے میں ان مذکورہ احکام کی پاسداری پر متنبہ اور چوکنا کرنا بطور خاص مقصود ومراد ہے۔

اب ہم قرآن کی حامل امت کو جو احکام قرآنی کے کامل درجے میں مخاطب ومکلّف ہیں، اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ترکہ ومیراث کی شرعی تقسیم اور یتیم کی کفالت وغیرہ ان احکامِ شرع پر ہم کس حد تک عامل ہیں؟ اس برصغیر پاک وہند میں تو عرصے سے مسلمان معاشرے میں میراث کی شرعی تقسیم کا نظام بالعموم ایسا پسِ پشت ڈالا جا

چکا ہے، اور طاقِ نسیاں کی نذر ہو چکا ہے، گویا یہ کوئی ایسا شرعی حکم ہی نہیں جس کے یہ ہندی مسلمان مکلّف و پابند ہوں، شاید یہ ذہنیت و مزاج یہاں کے مسلمانوں میں ہندوؤں کے زیر اثر پیدا ہوا ہے۔

کیونکہ ہندو عورت ذات کو میراث میں حق دار نہیں ٹھہراتے ان کے کلچر و معاشرت سے جہاں اور کئی چیزیں مسلمانانِ برصغیر کی معاشرت میں غلط طور پر نفوذ کر گئیں، وہیں ترکہ کی شرعی تقسیم سے بے اعتنائی ولا پرواہی بھی عام طور پر مسلمانوں میں سرایت کر گئی الا ماشاءاللہ۔ [۱]

روایات حدیث میں میراث کی تقسیم سے اس قسم کی بے اعتنائی اور لا پرواہی کو قربِ قیامت اور فتنوں کے دور کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔

(۱)......إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ (مسلم، رقم الحديث ۲۸۹۹)

ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک میراث کی تقسیم کو لوگ چھوڑ دیں گے، اور مالِ غنیمت ملنے پر کوئی خوشی نہ ہوگی (مسلم)

(۲)......عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا، فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى، وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِي (ابن ماجه، رقم الحديث ۲۷۱۹)

---

[۱] ہندو ترکہ کے بجائے شادی کے موقعہ پر لڑکی کو جہیز دے کر گویا اس کا حق نمٹا دیتے ہیں، یہی کچھ مسلمانانِ برصغیر بھی بالعموم کرتے ہیں کہ بہن بیٹی کو شادی کے موقع پر جہیز دے کر عملاً اسے میراث کا متبادل بنا لیتے ہیں، اور باپ کے مرنے پر نرینہ اولاد سارے ترکہ پر قابض و متصرف ہو جاتی ہے، اور بعضوں کو بہنوں کا کچھ خیال بھی آتا ہے تو بزعمِ خویش یہ بڑا تیر مار لیتے ہیں کہ بہنوں سے کہہ سن کر معاف کرا لیتے ہیں، حالانکہ ایسی شرما حضوری والی معافی شرعاً معتبر نہیں، یہ معاف کرنا ان کی طبعی رضامندی سے نہیں، بلکہ کہنا چاہیے کہ عقلی رضامندی سے ہوتا ہے، عقلی رضامندی سے یہ مراد ہے کہ دل تو نہیں مانتا، لیکن دماغ اور عقل کو یہ سوچ کر عورت ذات آمادہ کر لیتی ہے کہ معاف نہیں کروں گی تو بھائی قطع تعلقی کر لیں گے، برادری والے طعنے دیں گے کہ بھائیوں سے حصہ لیا ہے، یہاں مزے کی بات یہ ہے کہ پیچھے ان ہی مذکورہ آیات میں مہر کی معافی کے سلسلے میں طیبِ نفس کا لفظ آیا ہے

فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا (النساء، رقم الآية ۴)

ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق وشوق سے کھا لو۔

اور یہ لفظ طبعی رضامندی کے لیے آتا ہے نہ کہ عقلی اور دماغی سمجھوتے والی رضامندی کے لیے، اس لیے میراث کی طرح مہر کی معافی میں بھی ایسی عقلی رضامندی معتبر نہیں، نیز حدیث میں بھی دوسرے کا مال حلال ہونے کے لیے اسی لفظ کے ساتھ مالک کی طبعی رضامندی مذکور ہے

لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۰۶۹۵)

ترجمہ: کسی آدمی کا مال اس کی خوش دلی (رضامندی) کے بغیر حلال نہیں ہوتا۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ میراث کے احکام سیکھو اور سکھاؤ اس لئے کہ یہ نصف علم ہے اور یہ بھلا دیا جائے گا اور سب سے پہلے میری امت سے یہی علم اٹھایا جائے گا (ابن ماجہ)

(۳)......عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ؛ فَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُنْقَضِي وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، حَتَّى يَخْتَلِفَ الِاثْنَانِ فِي الْفَرِيضَةِ فَلَا يَجِدَانِ مَنْ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا (بیہقی، رقم الحدیث ۱۲۱۷۳)

ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم (حدیث) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور فرائض (میراث) کا علم سیکھو، اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ علم (شریعت) عنقریب دنیا سے اٹھا لیا جائے گا، اور فتنے پھوٹ پڑیں گے، یہاں تک کہ دو آدمی میراث کے حکم میں اختلاف کریں گے، کوئی ایسا نہ ملے گا، جو ان کے درمیان فیصلہ کرلے (اور ان کو میراث کا صحیح مسئلہ بتادے) (بیہقی)

(۴)......مَنْ قَطَعَ مِيرَاثًا فَرَضَهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَطَعَ اللهُ بِهِ مِيرَاثًا مِنَ الْجَنَّةِ (شعب الایمان، رقم الحدیث ۷۵۰۴)

ترجمہ: جو میراث کو (کسی وارث کا حق مار کر) قطع کرے گا، جس کو اللہ اور اس کے رسول نے مقرر کیا، ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی میراث جنت میں سے قطع کردیں گے (شعب الایمان)

ایوانِ ادب

ابوعشرت حسین

# ابجد کے اعداد و حروف

(حسابات اور اعداد و شمار کا ایک قدیم طریقہ)

## ابجد کا حساب

عربی کے 28 حروف تہجی کو (انتیسواں حرف ہمزہ ہے، اس کی جگہ الف کفایت کرتا ہے، کیونکہ الف متحرک ہونے کی حالت میں یعنی جب اس پر زیر، زبر اور پیش ہو تو ہمزہ ہی ہے، گو لکھنے میں الف لکھا جائے، اور ساکن حالت میں یعنی جب اس پر جزم اور اس سے سابق حرف پہ حرکت ہو تو تب یہ الف کہلاتا ہے)

تین حرفی اور چہار حرفی مرکبات کی شکل میں آٹھ مجموعوں میں جمع کیا گیا ہے، اور ہر حرف کی ہندسی اعداد میں ایک قیمت (Value) مقرر کی گئی ہے۔

اور یہ قدر و قیمت اکائی، دھائی، سینکڑے اور ہزار کے اعتبار سے الگ الگ مقرر کی گئی ہے، مثلاً پہلے 9 حروف (جو پہلے تین مجموعوں میں ہیں) اکائیوں کو بتاتے ہیں، دوسرے نو حروف (تیسرے مجموعے کا آخری حرف اور چوتھا پانچواں مجموعہ پورا) دھائیوں (10 تا 90) کی نمائندگی کرتے ہیں، تیسرے نو حروف (آخری تین مجموعے سوائے سب سے آخری حرف کے) سینکڑوں (100 تا 900) کی نمائندگی کرتے ہیں، آخری حرف جو کہ ''غ'' ہے، ہزار (1000) کی نمائندگی کرتا ہے۔

ان ابجدی حروف کے مجموعوں کا نقشہ مع اپنی ہندسی قدر کے ملاحظہ ہو:

| | | |
|---|---|---|
| اَبُجَدُ | ھَوَّزُ | حُطِّیُ |
| ۱ ۲ ۳ ۴ | ۵ ۶ ۷ | ۸ ۹ ۱۰ |
| کَلَمَنُ | سَعُفَصُ | قَرَشَتُ |
| ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ | ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ | ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ |
| ثَخَذُ | ضَظَّغُ | |
| ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ | ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰ | |

## حروف ابجد کی تاریخ

اعداد کے طور پر حروف تہجی کا ابجدی استعمال اگر چہ ہمیشہ محدود اور مخصوص رہا ہے (عام نہیں رہا)، لیکن اس استعمال کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے، چنانچہ آثار قدیمہ کے تحت راس شمرہ (مغربی شام کے قریب عربوں کا ایک علاقہ) سے ایک قدیم تختی برآمد ہوئی، جس پر ان حروف میں سے پہلے 22 درج ہیں، اور اس تختی پر ان میخی علامات کی فہرست بھی درج ہے، جو چودہ سو سال قبل مسیح (یعنی اب سے لگ بھگ ساڑھے تین ہزار سال پہلے) میں اوگاریت (Ugarit) قوم کے حروف ہجا بنتے تھے (دیکھئے دائرۃ المعارف اسلامیہ ج۱، بزیل مادہ)

لیکن ان کا زیادہ رواج اور علم وفن کے مختلف صیغوں میں ان کا استعمال اسلام کے آنے کے بعد مسلمانوں نے کیا۔

## حروف ابجد کے استعمال کے اہم دائرے

(۱)......اصطرلابوں اور کروں میں استعمال۔ [۱]

(۲)......قطعات تاریخی: مسلمانوں کے سابقہ ادوار میں (جب مسلمان مغرب کے خوشہ چین اور اندھے مقلد نہیں، بلکہ خود عالمی سیادت وقیادت کے منصب پر فائز تھے، اور مغرب ان کا خوشہ چین تھا) اس کا عام ذوق ورواج تھا، کہ اہل علم، اہل منصب و اقتدار اور اشراف، پیدائش و وفات، اسی طرح کوئی اہم واقعہ اور کارنامہ، بادشاہوں کی تخت نشینی اور فتوحات، شادی ونکاح، عمارتوں اور قلعوں کی تعمیر، صلح و جنگ، وغیرہ اہم قابلِ ذکر مواقع پر حروف ابجد کے حساب سے قطعہ یا مصرعہ یا شعر میں اس واقعہ کی تاریخ محفوظ کر لیتے، کہ بعد والوں نے اس واقعہ کی تاریخ معلوم کرنی ہو تو اس مصرعہ یا قطعہ کے حروف کے اعداد جوڑ لیں تو تاریخ نکل آئے گی، اور عمارتوں وغیرہ میں تو وہ قطعات سنگی تختیوں پہ کندہ ونقش کر کے دیوار پر نصب کر دیتے تھے،

---

[۱] اصطرلاب گلوب کی طرح ہوتا ہے، لیکن اس میں زمین کے جغرافیہ کے بجائے افلاک کا جغرافیہ ہوتا ہے، ستاروں اور سیاروں کے دوائر اور محور، ان کی چال اور گردش، ان کے طلوع وغروب کا نظام، ان کی پیمائش اور فاصلے اور زمین سے ان کے زاویے، یہ سب چیزیں نقشہ کی شکل میں اصطرلاب پر ہوتی ہیں، اصطرلاب پر اعداد وشمار حروف ابجد میں رمزیہ طور پر لکھتے تھے، اس طرح اصطرلاب پورا ایک علم وفن تھا، جو علم فلکیات کا اہم جز تھا، کہ ھیئت وفلکیات کے اصول وقواعد اور مشاہداتی ورصدی تفصیلات جاننے کے بعد اس کی عملی مشق اور تجربات اصطرلاب کے ذریعے کئے جاتے تھے، مسلمانوں نے کرہ اور اصطرلاب کے ذریعے فلکیات کے فن کو کمال کے درجہ تک پہنچایا تھا، مغرب نے انہی خطوط پر چل کر دوربین کی ایجاد کے بعد اس علم کو وہ رونق وترقی دی جو آج ہمارے سامنے ہے۔ امجد۔

یہاں برصغیر میں کم وبیش تین سو سال مغلوں کی سلطنت رہی ہے، اسی طرح مغلوں کے عہدِ زوال میں مختلف چھوٹی بڑی ریاستیں بھی وجود میں آ گئی تھیں، ان سب کے متعلق تاریخ میں ایسے قطعات، اشعار، نظمیں وغیرہ بزبان فارسی عام ملتی ہی، جن میں کسی چھوٹے بڑے واقعہ، علماء ومشاہیر اور شاہی خانوادوں کے افراد کی پیدائش واموات، تخت نشینی وفتوحات اور اہم واقعات پوشیدہ ہیں، عموما اس قطعہ یا نظم کے متعلقہ مصرع کے نیچے اعداد جوڑ کر وہ تاریخ درج ہوتی تھی۔

(۳)......عملیات وتعویذات، فال جفر ورمل، طلسم وسحر کے نقوش: آپ نے دیکھا ہوگا بہت سے عامل تعویزوں میں (اور عملیات کی کتابوں میں بھی) ہندسوں پر مشتمل نقش بناتے ہیں، یہ ہندسی نقوش دراصل آیات وکلمات کے حروف کے ابجدی اعداد ہوتے ہیں، جس کو رمزیہ طور پر ہندسوں میں لکھتے ہیں، جیسے "بسم الله الرحمن الرحيم" کے حروف تہجی کے اعداد ابجد کے حساب سے "۷۸۶" بنتے ہیں۔

ابجد کے اعداد میں تعویزات لکھنے سے ایک غرض تو شاید یہ ہوتی تھی کہ مقدس کلمات، آیات، ادعیہ ماثورہ کی بے ادبی نہ ہو (تو بجائے وہ کلمات لکھنے کے ان کے اعداد لکھنے لگے) دوسری غرض شاید اس عمل کو راز میں رکھنا بھی ہو، کہ کوئی نا اہل اس مجرب یا مؤثر عمل کی نقل کر کے اس کو غلط استعمال نہ کرے (وغیرہ اغراض)

اس لیے فقہاء نے تعویز کے جائز ہونے کی شرائط سے جہاں بحث کی ہے وہاں یہ صراحت کی ہے کہ تعویز اور جھاڑ پھونک کے جواز کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مقدس کلمات قرآن وحدیث سے ماخوذ ہوں، یا قرآن وحدیث کے علاوہ الفاظ وکلمات ہوں تو ان میں کوئی خلاف شرع مفہوم یا شرکیہ معنی نہ پایا جاتا ہو، اور اسی طرح اگر وہ تعویز نقش ہو یعنی ہندسوں کی شکل میں لکھا ہو تو وہ نقش معلوم المراد ہو کہ یہ ھندسے کس آیت یا مقدس کلمہ کے اعداد ہیں؟

اور معلوم المراد ہونے کا یہ مطلب بتاتے ہیں کہ نقش بنانے والے کو معلوم ہو یہ ضروری نہیں، کہ ہر ایک کو یا جو تعویز لے رہا ہے اس کو بھی معلوم ہو۔

اسی پر آپ قیاس کریں کے رمل وجفر اور سحر کے عملیات میں بھی جو اس طرح کے نقوش یا ہندسے بنتے ہیں وہ بھی ان اہل فن کے خفیہ جنتر منتر اور طلسمی کلمات کے رموز ہوتے ہیں، خصوصاً سحر میں تو یقیناً شیطانی اور کفریہ کلمات ہوتے ہیں، تو ان کے اعداد بھی وہی حکم رکھتے ہیں جو ان کلمات کا ہے، سحر کے یہ عملیات عموماً

غلط مقصد اور شر وشرارت کے لیے کئے جاتے ہیں، اس لیے ایسے فاسد العقیدہ اور فاسق العمل جنتر منتر کرنے والوں سے دور رہنے میں ہی اپنے ایمان کی بھی، عزت وآبرو، جان ومال اور روپے پیسے کی بھی سلامتی ہے ورنہ ؎

جتنا گھسیں گے جال کے اندر جال گھسے گا کھال کے اندر

## کچھ اپنی باتیں

امسال رمضان میں اپنے عزیز ساتھی مولوی محمد ناصر مغل صاحب سلمہ اللہ کو اللہ نے بیٹا دیا، یہ ان کے ہاں پہلا بچہ تھا، ان کے لیے اور ان کے خاندان کے لیے بڑی خوشی کی بات تھی، ان کی خواہش تھی کہ جیسے پہلے علماء اور مشاہیر کے تاریخی نام ملتے ہیں، کہ حروف ابجد کے ایسے حروف جوڑ لیے جاتے جن کے مجموعے سے ولادت کا سال نکلتا تھا اور ان حروف کا نام بنا لیتے، اس طرح اصلی نام کے علاوہ ابجدی اعداد سے مرکب یہ تاریخی نام رکھنے کا بھی رواج تھا (شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی علیہ الرحمہ کا تاریخی نام "چراغ محمد" تھا، آپ کا سنِ پیدائش ۱۸۷۹ء اسی سے نکلتا ہے بمطابق ۱۲۹۶ھ) تو ناصر صاحب چاہتے تھے کہ اس بچے کا بھی جس کا "محمد ھادی" نام تجویز ہوا تھا ایک تاریخی نام یا قطعہ ہوجائے، انہوں نے خود کچھ بنایا لیکن قافیہ تنگ ہوگیا (بات نہیں بنی) مجھ سے انہوں نے ذکر کیا اور وہ ورق دیا جس پر انہوں نے مختلف الفاظ اور ان کے ساتھ اعداد جمع کر لیے تھے، میں نے کچھ ردوبدل کر کے "مغل زاد ناصری" تاریخی نام تجویز کیا۔

اس کے اعداد چودہ سو تینتیس بنتے ہیں جو بچے کا سن ولادت ہے، اس میں مزے کی بات یہ ہے کہ خاندانی نسبت اور باپ کی طرف نسبت دونوں چیزیں بھی ساتھ جمع ہیں، مولوی محمد ناصر صاحب کا گھرانہ ماشاء اللہ قابل رشک گھرانہ ہے، دین میں متصلب، نظریاتی و دینی گھرانہ ہے، والد حاجی محمد اقبال صاحب ختم نبوت کے محاذ کے پرانے سپاہی ہیں، اور ابھی تک بڑھاپے کے سن وسال میں بھی "ایمان کی حرارت زندہ ہے"، اسی طرح بھائی بھی کاروباری فیلڈ میں ہونے کے باوجود دینی جذبہ کے حامل ہیں، خصوصا مولوی محمد ناصر صاحب جوان صالح اور سعادت مند ساتھی ہیں، ادارہ غفران کے فاضل ہیں، مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم کے داماد ہیں۔ ؎ بالائے سرش زھوشمندی می تافت ستارہ بلندی

## سجع بندی

اعداد ابجد پر مبنی تاریخی قطعات کی طرح سجع بندی کا بھی اشراف و اہل علم میں عام رواج رہا ہے، سجع اس کو

کہتے ہیں کہ کوئی ایسا مصرع یا شعر بنالیا جائے کہ اپنے مفہوم کی مکمل ادائیگی کے ساتھ اسی میں سے نام بھی نکل آئے، مثلاً حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ (مفتی اعظم پاکستان، ولادت ۱۳۱۶ھ، وفات ۱۳۹۶ھ بمطابق ۱۹۷۶ء) کے نام کا سجع قطب وقت حضرت شیخ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (یکے از بانیان دارالعلوم دیوبند، ولادت ۱۲۴۴ھ بمطابق ۱۸۲۹ء، وفات ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء) نے اس مصرعہ میں نکالا ہے ؏

بروز قیامت محمد شفیع

یعنی قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ شفیع ہوں گے، سفارش کریں گے اور ساتھ ساتھ نام بھی بن گیا۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ (ولادت ۱۲۶۸ھ بمطابق ۱۸۵۱ء، وفات ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء) کے نام کا سجع یہ تھا ''الٰہی عاقبت محمود کن'' (اے اللہ انجام اچھا کر) موجودہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم (ولادت ۱۳۵۵ھ بمطابق ۱۹۳۶ء، خلف الصدق مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، و موجودہ صدر دار العلوم کراچی) کے نام کا سجع حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ (ولادت ۱۲۸۰ھ بمطابق ۱۸۶۳ء، وفات ۱۳۶۲ھ بمطابق ۱۹۴۳ء) نے یہ نکالا تھا ''ز جملہ خلائق محمد رفیع'' [1]

یعنی تمام مخلوقات سے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا مرتبہ بلند ہے۔

## لطیفہ

ایک صاحب کا نام ''محمد کالے'' تھا، کسی صاحب ذوق سے انہوں نے اپنے نام کا سجع بنانے کا کہا تو انہوں نے یہ سجع بنایا ''ہر دم نام محمد کا، لے''۔ بندہ نے مولوی محمد ناصر صاحب کے برخوردار ''محمد ھادی'' کا سجع بھی بنایا، بلکہ پورا قطعہ موزون کیا، جس کے چوتھے مصرعے میں سجع ہے، ملاحظہ ہو:

کونین کے راج دلارے ثقلین کی آنکھ کے تارے
ظلمتوں کی شب تار میں ہوئے ''محمد ھادی'' ہمارے

## آخری بات

میرے بیٹے محمد ذکوان خان زلے کی امسال ۶ شوال کو ولادت ہوئی ہے، کافی بیمار رہا ہے، میں نے چند نام

[1] دسمبر ۲۰۰۷ھ میں اسلام آباد میں پیر و مرشد حضرت جی نواب قیصر صاحب نور اللہ مرقدہ (وفات دسمبر ۲۰۱۱ء) کے ساتھ ایک نشست میں حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے دوران گفتگو اپنے اور اپنے والد صاحب رحمہ اللہ کے سجع کے بارے میں بتایا تھا، حضرت الاستاذ مفتی محمد رضوان صاحب کے ہمراہ بندہ بھی اس موقع پر حاضر تھا، اور ڈائری میں یہ قیمتی ارشادات نقل کیے تھے۔ محمد امجد۔

ایک کاغذ پہ لکھ کر حضرت استاد مفتی محمد رضوان دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کیے، کہ ان میں سے کوئی نام آپ میرے بچے کے لیے تجویز فرمایئے، آپ نے ''محمد ذکوان خان'' کا انتخاب کیا، تو ہم نے بچے کا یہ نام رکھ لیا، ایک دن میں نے سوچا ذرا اس نام کے ابجد کے اعداد تو دیکھ لیں کیا بنتے ہیں؟ (محمد کے بغیر) ''ذکوان خان'' کے اعداد جمع کیے تو ۱۴۲۸ بنے، میں نے اس میں ''ہ'' کا اضافہ کیا، جس کے اعداد ۵ ہیں، تو ۱۴۳۳ اعداد پورے ہو کر تاریخی نام ''ذکوان خانہ'' اسی اصلی نام سے نکل آیا۔ و الحمد اللہ علی ذلک.

## ختامہ مسک

شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ (بالاکوٹ، شہادت ۱۲۴۶ھ بمطابق ۱۸۳۱ء) کے زمانے میں ایک خاتون کا نام ''نازنینی'' یا ''نازنین'' تھا، اس نے کئی ایک سے کہا کہ مرے نام کا سجع بناؤ، جواب ملتا کہ بے جوڑ سا نام ہے کوئی سجع نہیں بنتا، شاہ صاحب کی ذہانت وذکاوت تو مشہور ہے، آپ کی خدمت میں آئی، آپ نے نام سنتے ہی کہا کہ اللہ کی بندی! تیرے نام کا سجع تو شیخ سعدی صدیوں پہلے کہہ گئے ہیں، اور گلستان کا یہ برموقعہ شعر پڑھا۔ ؎

گر بر سر و چشم من نشینی    نازت بکشم کے نازنینی

بندہ کی طرف سے اس شعر کا قطعہ بند ترجمہ ملاحظہ ہو:

تجھے سر پہ اپنے بٹھاؤں    ترے ناز نخرے اٹھاؤں
مری نازنیں ہے جبھی تو    تجھے دل میں اپنے بساؤں

## نایاب مال اور بے خبر گاہک

یہ کچھ لکھ تو لیا، لیکن ڈرتا ہوں لوگ باگ، ناک بھوں نہ چڑھائیں کہ دقیانوس آدمی کس زمانے کے راگ الاپ رہا ہے، برگر اور پپسی کلچر کے عہد ستم پیشہ میں جبکہ قوم کی قوم بالعموم اپنی روایات واقدار کو لات مار کر غیروں کے تمدن وثقافت اور زبان وکلچر میں از سر تا پا رنگ چکی (بلکہ ڈوبی ہوئی اور غرق) ہے، یہ پاگل خانہ اپنی تہذیب اپنی تاریخ اپنی روایات کی پرانی باتیں دھراتا ہے، جو ''ایکسپائر'' ہو چکی ہیں۔ ؎

مال ہے نایاب اور گاہک ہیں اکثر بے خبر
شہر میں حالؔی نے کھولی ہے دوکاں سب سے الگ

**مقالات ومضامین** مولانا محمد ناصر

# سلام کرکے قطع تعلقی کے گناہ سے بچنا

قرآن وسنت میں مسلمانوں کو باہم اتحاد اور اتفاق کے ساتھ رہنے کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ ایک دوسرے سے دشمنی، عداوت اور قطع تعلقی کرنے کی بُرائی بیان کی گئی ہے، پھر تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرنے کو حلال اور جائز قرار نہیں دیا گیا، اور اس قطع تعلقی کے بڑے بڑے دنیاوی اور دینی نقصانات بتلائے گئے ہیں۔ [1]

احادیث میں جو قطع تعلقی کے گناہ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، تو اس کے ساتھ سلام کرنے کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے؛ اور جو سلام کرلے، اُسے قطع تعلقی (یعنی تعلق توڑنے) کے گناہ سے بری اور آزاد بتلایا گیا ہے، اس سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی احادیث بیان فرمائی ہیں۔

چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

**لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِى يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ** (مسلم، رقم الحديث ۲۵ ”۲۵۶۲“، واللفظ لهٗ؛ بخارى، كتاب الاستئذان، بَاب السَّلاَمِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ؛ مسند احمد، رقم الحديث ۱۳۳۵۴) [2]

ترجمہ: مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ تعلق توڑے

---

[1] عَنْ أَبِى خِرَاشٍ السُّلَمِىِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ (ابوداوٗد، رقم الحديث ۴۹۱۵، باب فيمن يهجر أخاه المسلم؛ مسند احمد، رقم الحديث ۱۷۹۳۵)

فى حاشية مسند احمد: إسناده صحيح، رجاله ثقات.

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ :حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِى حَازِمٍ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَمَنْ هَاجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ (السنن الكبرىٰ للنسائى، حديث نمبر ۹۱۱۶، واللفظ لهٗ؛ مسند احمد، حديث نمبر ۲۰۹۲)

وفى حاشية مسند احمد: رجاله ثقات.

[2] فى حاشية مسند احمد: إسناده صحيح على شرط الشيخين.

رکھے کہ دونوں ملاقات کریں تو یہ (سلام کیے بغیر) اِدھر پھر جائے، اور وہ اُدھر پھر جائے؛

اوران دونوں میں بہتر وہ ہے جوسلام میں پہل کرے (مسلم)

مذکورہ حدیث میں تین راتوں سے زیادہ قطع تعلقی کو حلال نہیں بتلایا گیا، جبکہ بعض احادیث میں تین دنوں سے زیادہ قطع تعلقی کو حلال نہیں بتلایا گیا، اور ایک حدیث میں دن اور رات کی تفصیل کے بغیر صرف تین کے عدد کا ذکر ہے؛ اس قسم کی احادیث کی روشنی میں علمائے کرام نے فرمایا کہ مسلمان سے تین دن تین رات تک قطع تعلقی کرنا حلال نہیں ہے۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک تفصیلی روایت میں یہ بھی ہے کہ جو کوئی سلام کرنے میں پہل کرے گا، جنت کی طرف (جانے میں) بھی آگے ہوگا، چنانچہ وہ روایت یہ ہے:

**أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَالَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ يَسْبِقُ إِلَى الْجَنَّةِ**(المعجم الاوسط، رقم الحديث ۷۸۷۴) [۱]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ایک دوسرے سے حسد کرو، اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو (اور منہ موڑو) اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، اور مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین (دن) سے زیادہ اس طرح تعلق توڑے رکھے کہ یہ بھی پیٹھ پھیرلے (اور منہ موڑلے) اور وہ بھی پیٹھ پھیرلے (اور منہ موڑلے) اور جو کوئی سلام کرنے میں پہل کرے گا، جنت کی طرف (جانے میں) بھی آگے ہوگا (طبرانی)

جبکہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں تعلق توڑے ہوئے ہونے کی حالت میں اُن دونوں کے فوت ہونے کا آخرت میں یہ نقصان بیان ہوا ہے کہ ایسی صورت میں وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے، چنانچہ اُس روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ:

**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْهِجْرَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَإِنِ الْتَقَيَا فَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْآخَرُ السَّلَامَ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ،**

---

[۱] قال الهيثمي:

رواه الطبراني في الأوسط، وفيه من لم أعرفه (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۲۹۷۵، باب ما جاء في الهجران)

وَإِنْ أَبَى الْـآخَرُ أَنْ يَرُدَّ السَّلَامَ بَرِءَ هٰذَا مِنَ الْإِثْمِ وَبَاءَ بِهِ الْآخَرُ، وَقَدْ خَشِيتُ إِنْ مَاتَا وَهُمَا مُتَهَاجِرَانِ أَنْ لَا يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۸۹۳۰، واللفظ لہٗ؛ مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۷۲۹۱) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین دن سے زیادہ قطع تعلقی حلال نہیں، پھر اگر (تین دن کے بعد) وہ دونوں مل جائیں، اور اُن میں سے ایک نے دوسرے کو سلام کرلیا، اور دوسرے نے سلام کا جواب دیدیا، تو وہ دونوں اجر (وثواب) میں برابر ہیں، اور اگر دوسرے نے سلام کا جواب دینے سے انکار کردیا (یعنی سلام کا جواب نہ دیا) تو یہ (سلام کرنے والا) گناہ سے بری (اور علیٰحدہ) ہوگیا، اور (قطع تعلقی کا) گناہ دوسرے کو ہوگا، اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر وہ دونوں قطع تعلقی کی حالت میں مَر گئے تو وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے (طبرانی)

اس طرح کا مضمون حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ [۲]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَالسَّلَامُ يَقْطَعُ الْهِجْرَةَ (مسند الشامیین للطبرانی، رقم الحدیث ۲۳۲۰)

ترجمہ: مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دنوں سے زیادہ تعلق توڑے رکھے اور سلام (کرنا) قطع تعلقی کو ختم کردیتا ہے (طبرانی)

مذکورہ احادیث میں سلام کرنے کے مختلف فضائل بیان ہوئے ہیں، اور سلام کرنے والے کو قطع تعلقی (یعنی تعلق توڑنے) کے گناہ سے بری اور آزاد بتلایا گیا ہے؛ نیز مذکورہ احادیث کی روشنی میں اکثر علمائے کرام

---

[۱] قال الحاکم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ
وقال الذهبی فی التلخیص: صحیح.

[۲] عن محمد بن هلال، عن أبيه، قال :سمعت أبا هريرة، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ يَهْجُرُ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَإِذَا مَرَّ ثَلَاثٌ لَقِيَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ بَرِءَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَصَارَتْ عَلَى صَاحِبِهِ (شعب الایمان، رقم الحدیث ۶۱۹۵، واللفظ لہٗ؛ ابوداؤد، کتاب الآداب، بَابٌ فِيمَنْ يَهْجُرُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ؛ الادب المفرد للبخاری، باب إن السلام یجزء من الصرم)

نے فرمایا کہ کیونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کسی انسان کے دل میں کسی دوسرے شخص کے بارے میں کبھی بھی خفگی، ناراضگی اور اعتراض پیدا نہ ہو، اور اس طرح کی خفگی، ناراضگی اور اعتراض کے پیدا ہونے سے بچنا ممکن بھی نہیں، اس طرح کی حالت میں کبھی انسان ایسے شخص کو سلام کا جواب دینے سے بھی گُریز کرتا ہے؛ لہٰذا مذکورہ حدیث میں تین دن تک اس طرح کی حالت کو گوارا کیا گیا ہے، لیکن تین دن کے بعد بھی مسلمان بھائی سے ناراضگی کو جاری رکھنا اور سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے سے بھی دامن بچانا احادیث کی رو سے ممنوع، اور حرام ہے۔ ۱

---

۱ نیز احادیث میں جہاں مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کو ممنوع اور حرام قرار دیا گیا ہے، تو اس سے فاسد اغراض کی وجہ سے قطع تعلقی کی ممانعت مراد ہے؛ اگر کسی دینی اور شرعی وجہ سے نہ کہ کینہ، دشمنی اور بُغض کی وجہ سے مثلاً والد اولاد کو، یا شوہر بیوی کو، یا استاد شاگرد کو تنبیہ اور نصیحت کرنا چاہے تو پھر یہ طرزِ عمل ممنوع نہیں۔

(لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ) قَالَ الْعُلَمَاءُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ تَحْرِيمُ الْهَجْرِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَإِبَاحَتُهَا فِي الثَّلَاثِ الْأُوَلِ بِنَصِّ الْحَدِيثِ وَالثَّانِي بِمَفْهُومِهِ قَالُوا وَإِنَّمَا عُفِيَ عَنْهَا فِي الثَّلَاثِ لِأَنَّ الْآدَمِيَّ مَجْبُولٌ عَلَى الْغَضَبِ وَسُوءِ الْخُلُقِ وَنَحْوِ ذَلِكَ فَعُفِيَ عَنِ الْهِجْرَةِ فِي الثَّلَاثَةِ لِيَذْهَبَ ذَلِكَ الْعَارِضُ وَقِيلَ إِنَّ الْحَدِيثَ لَا يَقْتَضِي إِبَاحَةَ الْهِجْرَةِ فِي الثَّلَاثَةِ وَهَذَا عَلَى مَذْهَبِ مَنْ يَقُولُ لَا يُحْتَجُّ بِالْمَفْهُومِ وَدَلِيلِ الْخِطَابِ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا) وَفِي رِوَايَةٍ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا هُوَ بِضَمِّ الصَّادِ وَمَعْنَى يَصُدُّ يُعْرِضُ أَيْ يُوَلِّيهِ عُرْضَهُ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَهُوَ جَانِبُهُ وَالصُّدُّ بِضَمِّ الصَّادِ وَهُوَ أَيْضًا الْجَانِبُ وَالنَّاحِيَةُ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ) أَيْ هُوَ أَفْضَلُهُمَا وَفِيهِ دَلِيلٌ لِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَمَنْ وَافَقَهُمَا أَنَّ السَّلَامَ يَقْطَعُ الْهِجْرَةَ وَيَرْفَعُ الاثم فيها ويزيله وقال احمد وبن الْقَاسِمِ الْمَالِكِيُّ إِنْ كَانَ يُؤْذِيهِ لَمْ يَقْطَعِ السَّلَامُ هِجْرَتَهُ قَالَ أَصْحَابُنَا وَلَوْ كَاتَبَهُ أَوْ رَاسَلَهُ عِنْدَ غَيْبَتِهِ عَنْهُ هَلْ يَزُولُ إِثْمُ الْهِجْرَةِ وَفِيهِ وَجْهَانِ أَحَدُهُمَا لَا يَزُولُ لِأَنَّهُ لَمْ يُكَلِّمْهُ وَأَصَحُّهُمَا يَزُولُ لِزَوَالِ الْوَحْشَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ (شرح النووی علی مسلم، تحت رقم الحدیث ۲۵۶۲)

وَقَوْلُهُ :(فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ) أَيْ :بِأَيَّامِهَا، وَإِنَّمَا جَازَ الْهَجْرُ فِي ثَلَاثٍ وَمَا دُونَهُ لِمَا جُبِلَ عَلَيْهِ الْآدَمِيُّ مِنَ الْغَضَبِ، فَسُومِحَ بِذَلِكَ الْقَدْرِ لِيَرْجِعَ فِيهَا، وَيَزُولَ ذَلِكَ الْغَرَضُ ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ .وَقَالَ أَكْمَلُ الدِّينِ مِنْ أَئِمَّتِنَا :فِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى حُرْمَةِ هِجْرَانِ الْأَخِ الْمُسْلِمِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَأَمَّا جَوَازُ هِجْرَانِهِ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَمَفْهُومٌ مِنْهُ لَا مَنْطُوقٌ، فَمَنْ قَالَ بِحُجِّيَّةِ الْمَفْهُومِ كَالشَّافِعِيَّةِ جَازَ لَهُ أَنْ يَقُولَ بِإِبَاحَتِهِ وَمَنْ لَا فَلَا اهـ .وَفِيهِ أَنَّ الْأَصْلَ فِي الْأَشْيَاءِ الْإِبَاحَةُ، وَالشَّارِعُ إِنَّمَا حَرَّمَ الْمُهَاجَرَةَ الْمُقَيَّدَةَ لَا الْمُطْلَقَةَ مَعَ أَنَّ فِي إِطْلَاقِهَا حَرَجًا عَظِيمًا حَيْثُ يَلْزَمُ مِنْهُ أَنَّ مُطْلَقَ الْغَضَبِ الْمُؤَدِّي إِلَى مُطْلَقِ الْهِجْرَانِ يَكُونُ حَرَامًا (مرقاة، کتاب الآداب، بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ)

قوله" :لا هجرة بعد ثلاث "، قال السندی :أی :لا ينبغی المقاطعة بين المسلمين فوق ثلاث، ومحمله ما إذا كان لأمرٍ دُنيوی، وأما إذا كان لتأديب الأهل أو لأمرٍ دينی فيجوز، وقد جاء أنه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعتزل نساءه شهراً تأديباً، والله تعالى أعلم (حاشية مسند احمد، تحت رقم الحديث ۸۹۱۹)

**مقالات ومضامین**

مفتی محمد رضوان

# شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط ۷)

## شراب نوشی پر سخت عذاب کا نزول

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

یَبِیتُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلَهْوٍ، فَيُصْبِحُونَ قَدْ مُسِخُوا خَنَازِيرَ، وَلَيُخْسَفَنَّ بِقَبَائِلَ فِيهَا وَفِي دُوْرٍ فِيهَا، حَتّٰى يُصْبِحُوا فَيَقُولُوا خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِبَنِي فُلَانٍ خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ بَنِي فُلَانٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمْ حَصْبَاءُ حِجَارَةٌ كَمَا أُرْسِلَتْ عَلٰى قَوْمِ لُوطٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الرِّيحُ الْعَقِيمُ فَتَنْسِفُهُمْ كَمَا نَسَفَتْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ، وَأَكْلِهِمُ الرِّبَا، وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيرَ، وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ، وَقَطِيعَتِهِمُ الرَّحِمَ قَالَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرٰى فَنَسِيتُهَا (مستدرک حاکم، حدیث نمبر ۸۵۷۲ کتاب الفتن والملاحم)

ترجمہ: میری امت میں سے کچھ لوگ کھانے پینے اور لہو (یعنی گانے بجانے کے مشغلہ) پر رات گزاریں گے، پھر صبح ہونے پر مسخ کرکے خنزیر بنادیے جائیں گے، اور کچھ قبیلوں اور گھرانوں کو ان کے گھروں سمیت زمین میں دھنسا دیا جائے گا، جب لوگ صبح کریں گے، تو کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو فلاں قبیلہ کو، فلاں گھرانے کو، گھروں سمیت دھنسا دیا، اور ان پر تیز آندھی اور پتھر پھینکے جائیں گے، جیسا کہ قومِ لوط پر پھینکے گئے، اور ان پر تیز وتند طوفان بھیجا جائے گا، جو ان کو تہس نہس کردے گا، جس طرح پہلے لوگوں کو (تہس نہس) کیا گیا تھا، ان کے شراب پینے کی وجہ سے اور سود کھانے کی وجہ سے اور ریشم پہننے کی وجہ سے، اور گانے والی (عورتیں اور چیزیں) اختیار کرنے کی وجہ سے، اور ان کے قطع رحمی کرنے کی وجہ سے، اور اس کے علاوہ بھی بعض خصلتیں ذکر کیں، جو مجھے یاد نہیں رہیں (حاکم)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَكُوْنَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ إِذَا شَرِبُوا الْخُمُوْرَ وَاتَّخَذُوا الْقَيْنَاتِ وَضَرَبُوْا بِالْمَعَازِفِ (ذم الملاهي لابن ابی الدنيا، حديث نمبر ۷، ج ۱ ص ۲۹، باب فی المزمار)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اُمّت میں یقیناً زمین میں دھنس جانے اور آسمان سے پتھر برسنے اور صورتیں مسخ ہوجانے کا عذاب آئے گا، اور یہ اس وقت ہوگا جب لوگ شرابیں پئیں گے، اور گانے والی عورتیں رکھیں گے اور گانے بجانے کا سامان استعمال کریں گے (ابنِ ابی دنیا)

معلوم ہوا کہ شراب نوشی آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی عذاب اور وبال کا باعث ہے۔

## شراب بنانے، پینے، پلانے اور اعانت کرنے پر لعنت

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْخَمْرَ وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ وَشَارِبَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَسَاقِيَهَا ومُسْقَاهَا (صحيح ابنِ حبان، رقم الحديث ۵۳۵۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل تشریف لائے، اور انہوں نے کہا کہ اے محمد! بے شک اللہ نے لعنت فرمائی شراب پر اور اُس کے تیار کرنے والے پر؛ اور اُس کے تیار کیے جانے والے پر؛ اور اُس کو اُٹھا کر لے جانے والے پر؛ اور اُس پر جس کے لئے اُٹھا کر لے جائی جائے؛ اور اس کے پینے والے پر؛ اور اس کے بیچنے والے پر؛ اور جس کے لئے بیچی جائے اُس پر؛ اور اُس کے پلانے والے پر؛ اور جس کو پلائی جائے اُس پر (ابنِ حبان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَلَعَنَ شَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ، وَآكِلَ ثَمَنِهَا (مسند احمد، رقم الحديث ۵۷۱۶)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شراب پر لعنت فرماتے ہیں، اور اس کے

پینے والے پرلعنت فرماتے ہیں،اوراس کے پلانے والے پرلعنت فرماتے ہیں،اوراس کے تیار کرنے والے پرلعنت فرماتے ہیں،اورجس کے لئے تیار کی جاتی ہے،اس پرلعنت فرماتے ہیں،اوراس کے بیچنے والے پرلعنت فرماتے ہیں،اورجس کے لئے بیچی جائے اس پرلعنت فرماتے ہیں،اوراس کے اٹھا کر لانے لے جانے والے پرلعنت فرماتے ہیں اورجس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے،اس پرلعنت فرماتے ہیں،اوراس کی قیمت کھانے (واستعمال کرنے)والے پرلعنت فرماتے ہیں(مسنداحمد)

اورحضرت ابنِ عمررضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

**قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلٰی عَشْرَۃِ وُجُوْہٍ: لُعِنَتِ الْخَمْرُ بِعَیْنِہَا، وَشَارِبُہَا، وَسَاقِیُہَا، وَبَائِعُہَا، وَمُبْتَاعُہَا، وَعَاصِرُہَا، وَمُعْتَصِرُہَا، وَحَامِلُہَا، وَالْمَحْمُوْلَۃُ إِلَیْہِ، وَآکِلُ ثَمَنِہَا** (مسند احمد، رقم الحدیث ۴۷۸۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب پر دس طریقوں سے لعنت کی گئی ہے، ایکؔ بعینہٖ شراب پرلعنت کی گئی ہے،اوردوسرےؔ اس کے پینے والے پر،اورتیسرےؔ اس کے پلانے والے پر،اور چوتھےؔ اس کے بیچنے والے پر،اور پانچویںؔ اس پرجس کے لئے بیچی جائے،اور چھٹےؔ اس کو تیار کرنے والے پر،اورساتویںؔ اس پرجس کے لئے تیار کی جائے،اور آٹھویںؔ اس کو اٹھا کرلانے لے جانے والے پر،اورنویںؔ اس پرجس کے لئے اٹھا کرلے جائی جائے،اوردسویںؔ اس کی قیمت کھانے (واستعمال کرنے)والے پر(مسنداحمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

**لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشْرَۃً: عَاصِرَہَا، وَمُعْتَصِرَہَا، وَشَارِبَہَا، وَحَامِلَہَا، وَالْمَحْمُوْلَۃُ إِلَیْہِ، وَسَاقِیَہَا، وَبَائِعَہَا، وَآکِلَ ثَمَنِہَا، وَالْمُشْتَرِیَ لَہَا، وَالْمُشْتَرَاۃُ لَہٗ** (ترمذی، رقم الحدیث ۱۲۹۵؛ ابنِ ماجہ، رقم الحدیث ۳۳۸۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس افراد پرلعنت فرمائی؛ ایکؔ

اُس کے تیار کرنے والے پر؛ دوسرے جس کے لئے تیار کی جائے؛ تیسرے پینے والے پر؛ چوتھے اُٹھا کر لے جانے والے پر؛ پانچویں جس کی طرف اُٹھا کر لے جائی جائے، اُس پر؛ چھٹے پلانے والے پر؛ ساتویں بیچنے والے پر؛ آٹھویں اُس کی قیمت کھانے والے پر؛ نویں اُس کو خریدنے والے پر؛ دسویں جس کے لئے خریدی جائے اُس پر (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ شراب اتنا سخت گناہ ہے کہ اُس میں کسی طرح سے تعاون کرنے اور سبب بننے والا بھی لعنت کا مستحق ہوتا ہے۔ لہٰذا شراب بنانے، بنوانے، بیچنے، خریدنے، پلانے، پلوانے، لے کر جانے وغیرہ کی تمام صورتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

## شراب کی خرید وفروخت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ (ابنِ حبان، رقم الحديث ۴۹۴۳)

ترجمہ: جب سورہ بقرہ کے آخر کی آیات سود کے بارے میں نازل ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، پھر آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا (ابنِ حبان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْخِنْزِيْرَ وَثَمَنَهُ (ابوداؤد، رقم الحديث ۳۴۸۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے شراب اور اُس کی قیمت کو حرام قرار دے دیا ہے، اور مُردار اور اُس کی قیمت کو حرام قرار دے دیا ہے، اور خنزیر اور اُس کی قیمت کو حرام قرار دے دیا ہے (ابوداؤد)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ (بخاری، رقم الحديث ۲۲۳۶، باب بيع الميتة والأصنام)

ترجمہ: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کے سال جبکہ آپ مکہ میں تھے فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی، اور مُردار کی، اور خنزیر کی اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کر دیا ہے (بخاری)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

**كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَكَبَّ ، وَنَكَتَ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ : اَلْوَيْلُ لِبَنِىْ إِسْرَائِيْلَ " فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَقَدْ أَفْزَعَنَا قَوْلُكَ لِبَنِىْ إِسْرَائِيْلَ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيْكُمْ مِنْ ذٰلِكَ بَأْسٌ، إِنَّهُمْ لَمَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ ، فَتَوَاطَئُوْهُ، فَيَبِيْعُوْنَهُ، فَيَأْكُلُوْنَ ثَمَنَهُ، وَكَذٰلِكَ ثَمَنُ الْخَمْرِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ** (مسند احمد، رقم الحديث ۵۹۸۲)

ترجمہ: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ نے اپنا سَر آسمان کی طرف اُٹھایا، پھر نیچے کر لیا، اور زمین کی طرف دیکھنے لگے، پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لئے ہلاکت ہو؛ تو آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں بنی اسرائیل کے متعلق آپ کے ارشاد نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات سے (جو میں نے ابھی بیان کی) تم پر کوئی نقصان نہیں؛ بنی اسرائیل پر جب چربیوں کو حرام کر دیا گیا، تو انہوں نے اُن کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا، اور اس کی قیمت کو کھانے لگے، اسی طریقے سے تم پر شراب کی قیمت حرام ہے (تم بھی کسی عنوان سے اس کی قیمت کو مت کھانا) (مسند احمد)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

**وَإِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ، وَثَمَنَهَا حَرَامٌ، وَإِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ، وَثَمَنَهَا حَرَامٌ، وَإِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ وَثَمَنَهَا حَرَامٌ** (مسند احمد، رقم الحديث ۱۷۹۹۵)

ترجمہ: اور بے شک شراب حرام ہے، اور اس کی قیمت حرام ہے، اور بے شک شراب حرام ہے، اور اس کی قیمت حرام ہے، اور بے شک شراب حرام ہے، اور اس کی قیمت حرام ہے (مسند احمد)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شراب کی خرید و فروخت اور اس کی قیمت حرام ہے۔ (جاری ہے.....)

**مقالات ومضامین** مفتی منظور احمد

# تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط۱۲)

جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بڑی تعداد تجارت پیشہ تھی اسی طرح صحابہ کرام کے بعد کے حضرات میں بھی بہت سے ایسے بزرگ اور ائمہ گذرے ہیں جنہوں نے تجارت کو اپنا پیشہ بنایا ان میں چند کا تذکرہ یہاں مناسب ہے۔
سعید بن المسیب جنہیں فقہ، تقوی، عبادت، اور علم وفضل میں تابعین کا سردار شمار کیا جاتا ہے، وہ حجاز میں سب سے زیادہ فقہ کو جاننے والے تھے اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی سب سے زیادہ جانتے تھے، ان کے والد بھی زیتون کے تیل کی تجارت کیا کرتے تھے، اور وہ خود بھی زیتون کے تیل کی تجارت کرتے تھے، اور اسی تجارت سے اپنی ضروریات پوری کرتے تھے۔ علامہ عجلی فرماتے ہیں کہ وہ بادشاہ کی طرف سے دیے جانے والے ہدایا قبول نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے پاس انہوں نے چار سو دینار رکھے ہوئے تھے جن وہ زیتون کے تیل کی تجارت کیا کرتے تھے (کتاب الثقات لابنِ حبان، ج۴ ص ۲۷۴، وج ۱ ص ۵۴)
یحی بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب نے کچھ دینار چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف اسی لیے جمع کیے ہیں تا کہ ان کے ذریعے اپنے دین اور عزت کی حفاظت کروں، کیونکہ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو مال جمع نہ کرے تا کہ اس سے اپنے دین کو ادا کرے، اپنے آپ کو رسوائی سے بچائے، اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے اور مرنے کے بعد اس کے ورثاء کے لیے وہ میراث بنے (الحث علی التجارة والصناعة لابی بکر الخلال: ص ۵۱، ۵۲، رقم الاثر: ۵۰، ۵۱)
حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ جو صحابہ کے شاگرد اور کبار تابعین وفقہاء میں شمار کیے جاتے ہیں، امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک جیسے ائمہ کے استاد ہیں ان کا پیشہ بھی تجارت تھا۔ علامہ ابن سعد، علامہ واقدی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری تجارت کے لیے یمن جاتے تھے اور ان کے پاس جو مال ہوتا تھا وہ مختلف تاجروں کو تجارت کے لیے دیتے تھے اور موسم حج میں ان سے مل کر حساب کتاب کر کے ان سے جو نفع ہوتا وہ وصول کرتے تھے، امام مروزی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے احمد سے سفیان ثوری کے یمن جانے کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ تجارت کے لیے اور معمر سے ملنے گئے ہیں، میں نے پوچھا کیا ان کے پاس سو دینار رہوں گے کہنے لگے ستر ہوں گے۔ ایک روایت کے مطابق سفیان ثوری نے یمن

جاتے ہوئے ایک شخص سے چار ہزار دینار لیے اور اس سے کوئی سامان خریدا جو یمن میں بکتا تھا اسے ساتھ لے جا کر بیچا اور اس کے نفع سے اپنا خرچہ نکالا۔

سفیان ثوری کہا کرتے تھے کہ جوانوں والا کام کیا کرو اور وہ ہے حلال کمانا اور اہل وعیال پر خرچ کرنا، وہ فرمایا کرتے تھے کہ چار طریقوں سے حاصل ہونے والا مال حلال ہے ایک جائز تجارت، دوسرا عادل بادشاہ کا عطیہ، تیسرا مسلمان بھائی کی طرف سے ہدیہ اور چوتھا میراث جس کے ساتھ کوئی دوسرا مال ملا ہوا نہ ہو۔ وہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ لوگو! اپنے سروں کو اٹھاؤ تمہارے سامنے (کمانے کا) راستہ واضح ہے لوگوں کے اوپر بوجھ نہ بنو۔

احمد بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کے ہاں خالص گندم کے آٹے کی ڈبل ٹکیہ جس میں گھی، شکر اور بادام پستہ بھرا ہوا تھا کھائی۔ مؤمل بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے پاس گیا تو وہ ایک عمدہ کھانا کھا رہے تھے تو میں نے ان سے کہا (کہ آپ اتنا عمدہ کھانا کھا رہے ہیں) انہوں نے جواب دیا کہ حلال مال کماؤ اور پاکیزہ کھانے کھاؤ۔

ابوبکر مروزی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ سفیان ثوری یمن کس مقصد کے لیے گئے تھے ؟انہوں نے کہا کہ تجارت اور (مشہور محدث) معمر سے ملنے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے پاس سو دینار تھے جن میں سے ستر صحیح تھے (الحث علی التجارة والصناعة لابی بکر الخلال: رقم الاثر ۱۷)

اس سے معلوم ہوا کہ وہ طلب علم اور تجارت دونوں کو مدنظر رکھ کر سفر کیا کرتے تھے، تاکہ ایک ہی سفر میں مالی فائدہ بھی ہو اور علمی فائدہ بھی حاصل ہو۔ تجارت کو انہوں نے اپنے اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات کے لیے اختیار کیا ہوا تھا اور اس کا ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ عام لوگوں سے اور بادشاہوں اور سلاطین سے استغناء حاصل ہو، ان سے ہدایا وصول کر کے پھر ان کا آلہ کار بن کر ان کی خواہشات کے مطابق علم کے استعمال سے حفاظت رہے۔ چنانچہ ان کے پاس ایک شخص آیا تو اس نے دیکھا کی آپ کے ہاتھ میں پچاس دینار ہیں تو اس نے تعجب سے پوچھا کہ آپ اتنے متقی اور پرہیزکار ہونے کے باوجود اپنے ہاتھ میں دینار پکڑے ہوئے ہیں ؟تو آپ نے فرمایا اگر یہ ہمارے پاس نہ ہوں تو بادشاہ ہمیں ٹشو بنا کر استعمال کرنا شروع کر دیں اور ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا کہ اگر ہمارے پاس یہ جمع پونجی نہ ہوتو بادشاہ ہمیں اپنے لیے کھلونا بنالیں۔

یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے وفات کے بعد اپنے ترکے میں دو سو دینار چھوڑے تھے جو

ایک شخص کے پاس تھے جوان سے کاروبار کر کے سارا نفع انہیں دیتا تھا، مبارک بن سعید کہتے ہیں کہ ان کا مال میرے پاس تھا جس سے میں کاروبار کرتا تھا اور نفع ان کو دیتا تھا، احمد العجلی فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری کی جمع پونجی دو ہزار درہم تھے (تاریخ الاسلام للذھبی، ج ۱۰ ص ۲۳۵)

حضرت سفیان ثوری تجارت کے ذریعے مال کماتے تھے لیکن مال سے محبت انہیں نہ تھی اسی حقیقت کو سفیان بن عیینہ نے واضح کیا ہے، ان سے ایک شخص نے پوچھا کیا ایسے ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کے پاس سو دینار ہوں اور اس کے باوجود اسے زہد کا مرتبہ بھی حاصل ہو؟ انہوں نے کہا بالکل ہوسکتا ہے کہ کسی کے پاس مال بھی ہو اور پھر بھی وہ زہد کے مرتبہ پر فائز ہو، اس نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر اس مال کے گم ہو جانے سے اسے غم نہ ہو، بڑھنے سے خوشی نہ ہو، اور اس کی وجہ سے موت سے نفرت نہ ہو تو اس کے ہوتے ہوئے بھی وہ زاہد ہے۔

سفیان ثوری یہ بھی کہا کرتے تھے کہ مال اس زمانے میں اسلحہ کی حیثیت رکھتا ہے، یعنی اسلحہ انسان کے لیے بچاؤ کا سامان ہے اسی طرح مال بھی انسان کے لیے بچاؤ کا سامان ہے۔

وہ لوگوں کو یہ ترغیب بھی دیا کرتے تھے کہ وہ مال کمائیں اور لوگوں پر بوجھ نہ بنیں۔ چنانچہ محمد بن ثور فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوتے اور سفیان ثوری ہمارے پاس سے گذرتے تو پوچھتے کہ کیوں بیٹھے ہو ہم کہتے کہ ہم پھر کیا کریں وہ فرماتے جا کر اللہ تعالیٰ کا رزق کماؤ اور لوگوں پر بوجھ نہ بنو۔

ان کی رائے میں رزق کمانے کا درجہ حصول علم اور عبادت سے مقدم ہے، جس کی وجہ سے پہلے انسان پر لازم ہے کہ وہ اتنی کمائی کا انتظام کرے جس سے اس کی ضروریات پوری ہوسکیں اس کے بعد وہ حصول علم اور عبادت میں مشغول ہو۔ سفیان ثوری ان لوگوں کو برا سمجھتے تھے جو کام کرنے کی بجائے بے کار بیٹھے رہتے تھے۔

ایک بزرگ حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں سفیان ثوری سے پوچھا ایک شخص دھوبی ہے اور اگر وہ چار دانق کماتا ہے تو اسے جماعت سے نماز تو مل جاتی ہے لیکن چار دانق سے اس کا اور اس کے اہل وعیال کا کھانا پورا نہیں ہوتا، لیکن اگر وہ ایک درہم کماتا ہے تو اس سے اس کا کھانا پورا ہو جاتا ہے، لیکن اس کو جماعت نہیں ملتی تو اس کے لیے کون سی صورت بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ ایک درہم کمائے اور نماز اکیلے اپنے وقت کے اندر اندر ادا کرلیا کرے (الحث علی التجارۃ والصناعۃ لابی بکر الخلال: رقم الاثر: ۱۶، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳)

(جاری ہے......)

**بسلسلہ : تاریخی معلومات**

مولانا طارق محمود

# ماہِ شوال: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

r ......ماہِ شوال ۵۰۳ھ: میں حضرت ابوسعد محمد بن محمد بن احمد بن سندہ اصبہانی مطرز ثقفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۲۵۵)

r ......ماہِ شوال ۵۰۷ھ: میں حضرت ابوبکر محمد بن احمد بن حسین بن عمر شاشی ترکی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۳۹۴)

r ......ماہِ شوال ۵۱۱ھ: میں حضرت ابوعلی محمد بن سعید بن ابراہیم بن سعید بن نبہان بغدادی کرخی کاتب رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۲۵۷)

r ......ماہِ شوال ۵۱۱ھ: میں حضرت ابوطاہر عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف بن محمد بغدادی بزاز رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۲۹۸)

r ......ماہِ شوال ۵۱۲ھ: میں حضرت ابوالوقت عبدالاول بن معمر ابی عبداللہ عیسٰی بن شعیب بن ابراہیم بن اسحاق سجزی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص۳۰۶)

r ......ماہِ شوال ۵۱۲ھ: میں حضرت ابوالعلاء احمد بن نصر بن احمد ہمذانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۲۷۷، تذکرۃ الحفاظ، ج۴ ص۳۲، طبقات الحفاظ ج۱ ص۴۵۴)

r ......ماہِ شوال ۵۱۲ھ: میں ابوعبداللہ عیسٰی بن شعیب بن ابراہیم سجزی صوفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۳۹۰)

r ......ماہِ شوال ۵۱۵ھ: میں حضرت ابوبکر محمد بن علی بن عبیداللہ بن دنف بغدادی حنبلی اسکاف رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۴۸۶)

r ......ماہِ شوال ۵۱۵ھ: میں حضرت ابوعلی محمد بن ابوالفضل محمد بن عبدالعزیز بن عباس بن مہدی باللہ ہاشمی بغدادی حریمی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۴۳۱)

r ......ماہِ شوال ۵۱۶ھ: میں حضرت ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد بن فراء بغوی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی، آپ امام بغوی کے نام سے مشہور تھے۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۴۴۲، تذکرۃ الحفاظ، ج۴ ص۳۸، طبقات الحفاظ ج۱ ص۴۵۷)

r ......ماہِ شوال ۵۱٦ھ: میں حضرت ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد بن محمد اصبہانی دقاق رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(تذکرۃ الحفاظ، ج۴ص ۳٦، طبقات الحفاظ ج ۱ ص ۴۵٦)

r ......ماہِ شوال ۵۲۱ھ: میں حضرت ابوالعز محمد بن حسین بن بندار واسطی قلانسی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص ۴۹۸)

r ......ماہِ شوال ۵۲۱ھ: میں حضرت ابوالعباس احمد بن ثابت بن محمد اصبہانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص ۵۲۹)

r ......ماہِ شوال ۵۲۱ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن مبارک بن علی بن فاعوس بغدادی اسکاف رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص ۵۲۳)

r ......ماہِ شوال ۵۲۵ھ: میں عراق کے امیر سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ سلجوقی کی وفات ہوئی۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص ۵۲۵)

r ......ماہِ شوال ۵۲۵ھ: میں حضرت ابوعلی حسن بن سلمان بن عبداللہ ابوطالب بن محمد نہروانی اصبہانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص ٦۱۱)

r ......ماہِ شوال ۵۲۵ھ: میں حضرت ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عباس بن حصین شیبانی بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص ۵۳۸)

r ......ماہِ شوال ۵۲٦ھ: میں حضرت ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی بغدادی حنفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص ۵۹۳)

r ......ماہِ شوال ۵۲۷ھ: میں حضرت ابونصر حسن بن محمد بن ابراہیم بن احمد بن علی یونارتی اصبہانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص ٦۲۲، تذکرۃ الحفاظ، ج۴ص ۵٦، طبقات الحفاظ ج ۱ ص ۴٦۵)

r ......ماہِ شوال ۵۳۰ھ: میں حضرت ابونصر ابراہیم بن فضل اصبہانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص ٦۳۱)

r ......ماہِ شوال ۵۳۴ھ: میں حضرت ابوالفضل محمد بن محمد بن محمد بن عطاف ہمدانی جزری موصلی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۵۴)

r ......ماہِ شوال ۵۳۵ھ: میں حضرت ابومنصور عبدالرحمٰن بن بن ابوغالب محمد بن عبدالواحد بن حسن بن منازل بن زریق شیبانی بغدادی حریمی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۷۰)

r ......ماہِ شوال ۵۴۱ھ: میں حضرت ابوجعفر حنبل بن علی بخاری سجستانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔

(سیر اعلام النبلاء ،ج ۲۰ ص ۲۷۳)

r ......ماہِ شوال ۵۴۳ھ: میں حضرت ابوالعساکر سلطان بن علی بن مقلد بن نصر بن منقذ بن محمد بن منقذ بن نصر بن ہاشم کنانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (تاریخِ دمشق لابنِ عساکر، ج ۲۱ ص ۳۷۰)

r ......ماہِ شوال ۵۴۶ھ: میں حضرت ابوالاسعد ہبۃ الرحمٰن بن عبدالواحد قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء ،ج ۲۰ ص ۱۸۲)

r ......ماہِ شوال ۵۴۷ھ: میں حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد قاینی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

(سیر اعلام النبلاء ،ج ۲۰ ص ۲۷۲)

r ......ماہِ شوال ۵۴۸ھ: میں حضرت ابوطاہر محمد بن ابی بکر محمد بن عبداللہ بن ابی سہل بن ابی طلحہ مروزی سنجی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

(سیر اعلام النبلاء ،ج ۲۰ ص ۲۸۵ ،طبقات الحفاظ ج ۱ ص ۴۷۲ ،تذکرۃ الحفاظ، ج ۴ ص ۷۳)

r ......ماہِ شوال ۵۴۹ھ: میں حضرت ابومنصور عبدالخالق بن زاہر بن طاہر بن محمد شحامی نیشاپوری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء ،ج ۲۰ ص ۲۵۵)

**علم کے مینار** مفتی محمد امجد حسین

مسلمانوں کے علمی کارناموں و کاوشوں پر مشتمل سلسلہ

# P عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۸)

## دنیا کی ناپائیداری کے متعلق مزید رباعیات

**(۱)**

ایں کہنہ رباط کہ عالم نام است آرام گہ ابلق صبح وشام است [۱]

بزمیست کہ واماندہ صد جمشید است [۲] قصریست کہ تکیہ گاہ صد بہرام است [۳]

مطلب: یہ قدیم سرائے (مسافر خانہ) جس کا نام دنیا ہے، صبح وشام (دن رات رات) کے تیز رفتار گھوڑے کی آرام گاہ اور جائے قیام ہے۔ یہ ایسی محفل اور بزمِ عیش ہے کہ سو جمشید جہاں تھک ہار کر رہ گئے، ایسا ایوان اور محل ہے، کہ سو بہرام جس پر تکیہ وسہارا کر بیٹھے (اور آخر بے نام ونشان ہوئے)

**(۲)**

چوں عہدہ نمی شود کسے فردارا حالی خوش دار ایں دلِ شیدارا

می نوش بنور ماہ، ای ماہ کہ ماہ بسیار برآئد ونیابد مارا

مطلب: چونکہ کل کی کسی کو خبر نہیں (وعدہ اور ضمانت نہیں کہ کل کو زندہ رہیں گے، اس لئے زندگی کی اس حاضر ومیسر فرصت اور مہلتِ عمر کو غنیمت جانو) حال کی خیر مناؤ، کہ اس دلِ شیدا (عاشق زار) کو خوش رکھو، اے میرے چاند! چاند کی چاندنی میں بیٹھ کر مے نوشی کر، کہ یہ چاند بعد میں بھی بہت زمانے طلوع ہوتا

---

[۱] ابلقِ صبح وشام یا ابلقِ لیل ونہار یا ابلقِ روزگار، گردشِ زمانہ کو دن اور رات کے الٹ پھیر اور آنے جانے کو کہتے ہیں، ابلق بمعنیٰ گھوڑا ہے، اس میں زمانہ کو گھوڑے سے تشبیہ دی ہے۔

[۲] جمشید زمانہ اسلام سے پہلے قدیم ایران کا عظیم وباجبروت بادشاہ جس نے ایک ایسا پیالہ بنایا تھا، جس میں آئندہ کے حالات اور زمانے کے احوال کا پتہ چلتا تھا، جام جم یا جام جمشید کی اصطلاح جو تاریخ وادب اور اردو فارسی لٹریچر میں مشہور ومعروف ہے، اس سے یہی پیالہ مراد ہے۔ واللہ اعلم۔

[۳] بہرام گور زمانہ قبل از اسلام میں ایران کا ایک بڑا بادشاہ یہ بادشاہ گورخر (جنگلی گائے) کے شکار کا بہت شوقین تھا، اس لئے بہرام گور کے ساتھ موسوم ہے، گور اس کے نام کا مستقل حصہ بن گیا، خیام نے ایک اور رباعی میں کہا ہے کہ بہرام گور جو گورخر کا شکاری تھا، اب کتنے زمانے سے خود گور نشین ہے، یعنی قبر کے راستے فنا کے گھاٹ اتر چکا ہے، (گور قبر کو بھی کہتے ہیں)

رہے گا، لیکن ہمیں نہ پائے گا۔

(۳)

دیریست کہ صد ہزار عیسیٰ دیدست      طوریست کہ صد ہزار موسیٰ دیدست

قصریست کہ صد ہزار قیصر ۱ بگزاشت      طاقیست کہ صد ہزار کسریٰ دیدست ۲

مطلب: (یہ دنیا) ایسا کلیسا ہے، کہ سو ہزار عیسیٰ جس نے دیکھے ہیں، اور ایسا طور سینا ہے کہ سو ہزار موسیٰ اس نے ملاحظہ کیے ہیں (ہزاروں، لاکھوں، مقدس اور پاکباز ہستیاں اس دنیا میں زندگی گزار کر گئی ہیں) ایسا ایوانِ شاہی ہے کہ سو ہزار قیصر جس نے بھگتائے ہیں، ایسا محرابِ شاہی ہے (یا ایسی ڈیوڑھی اور دالان ہے) کہ سو ہزار کسریٰ جس نے دیکھے ہیں۔

---

۱ قیصر قدیم (زمانۂ اسلام سے ماقبل) رومن ایمپائر (بازنطینی سلطنت) کے بادشاہوں کا شاہی لقب، رومن سلطنت پورے یورپ اور ایشیاء وافریقہ کے بھی کچھ حصے، شام، مصر وغیرہٗ پر مشتمل تھی، اور ایک ہزار سال کے لگ بھگ یہ دنیا کی سپر طاقت اور سامراج رہی ہے، اپنے وقت کی متمدن وترقی یافتہ لیکن جابر وقاہر سلطنت تھی، جنہوں نے ڈنڈے اور طاقت کے زور پر صدیوں تک قوموں اور ملکوں کو اپنا غلام اور باج گزار بنائے رکھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پھانسی کا فیصلہ یہودیوں کے استغاثے پر رومن عدالت سے ہی جاری ہوا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچالیا، اور آسمانوں پر اٹھالیا، جس کا ذکر چھٹے پارے کے شروع میں ہے (وما صلبوہ وما قتلوہ ولکن شبہ لھم) نبی علیہ السلام کے زمانے میں روم کا قیصر ہرقل اعظم تھا، جس کی کسریٰ ایران کے ساتھ جنگ ہوئی، جس کا ذکر سورہ روم میں ہے، نبی علیہ السلام نے قیصرِ روم ہرقل کو بھی دعوت اسلام کا خط لکھا تھا، جس کا تفصیلی واقعہ ابوسفیان کی روایت میں بخاری شریف کے شروع میں ہے، نبی علیہ السلام کے زمانے میں آپ کے زیرِ قیادت رومیوں کے علاقے میں رومیوں کے ساتھ غزوۂ تبوک ہوا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شام ومصر کی فتوحات سے قیصر کی سامراجیت اور سپر پاوری کا جنازہ نکل گیا، اس کے بعد ہزار سال تک مسلمانوں کی عالمگیری اور جہانبانی کا دور رہا، روم کی سلطنت کا دارالحکومت عیسائیت کا مقدس شہر قسطنطنیہ تھا، جس کی فتح کی حدیث میں بشارت دی گئی ہے، اس فتح کے خواب بہت سے مسلمان بادشاہ دیکھتے رہے، آخر نویں صدی ہجری میں سلطان محمد فاتح سلطنتِ عثمانیہ کے سعادت مند بادشاہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوا۔
اور سلطنتِ عثمانیہ کا دارالحکومت بنا، اور آخر تک رہا، غالباً تیسری صدی ہجری (زمانہ قبولِ اسلام) میں رومن بادشاہ نے نے عیسائی مذہب قبول کر کے عیسائیت کو روم کا سرکاری مذہب بنایا۔ اس وقت سے یورپ عیسائیت کی آماج گاہ ہے، رومن ایمپائر کی مفصل تاریخ انیسویں صدی عیسوی میں ایڈورڈ گبن نے لکھی ہے، جس کا اردو ترجمہ ''انحطاط وزوال سلطنت روما'' مطبوعہ ''مقتدرہ قومی زبان'' اسلام آباد ہے۔

۲ کسریٰ عجم (وایران) کے بادشاہوں کا لقب ہے، کسریٰ کی سلطنت رومن ایمپائر قیصر کی سلطنت کے ہم عصر ہے، اس کی سامراجیت اور عالمی تسلط بھی کم وبیش ہزار سال پر مشتمل ہے، مغرب میں قیصر کا سکہ چلتا تھا، تو مشرق (ایشیاء) میں کسریٰ کا ڈنکہ بجتا تھا، ایران، عراق، خراسان وافغانستان، وسطی ایشیاء وغیرہ تمام مشرقی ممالک کسریٰ کے قلمرو میں تھے، اس کے علاوہ باقی چھوٹی سلطنتیں ان کی باج گزار تھیں (جیسے سندھ وہند کی راجدھانیاں) قیصر روم کا مذہب عیسائیت، جبکہ کسریٰ کا مجوسیت تھا، ایران کا مرکزی وقومی آتش کدہ کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ہزار سال مسلسل جلتا رہا، اس میں آگ روشن رہی اس کو بجھنے نہیں دیا جاتا تھا، نبی علیہ السلام کی جب پیدائش ہوئی تو ایران کا یہ آتش کدہ بجھ گیا، اور کسریٰ کے ایوانِ شاہی کے کئی کنگرے اور برجیاں گر گئیں۔

(۴)

ہر سبزہ کہ بر کنار جوئے رستست — گوئے زلب فرشتہ خوئے رستست

تا بر سر سبزہ پا بخواری نہ نہی — کان سبزہ زخاک ماہ روئے رستست

مطلب: جو بھی سبزہ اور ہریالی کسی دریا، نہر اور ندی کے کنارے اگتی ہے (شادابی وخوشنمائی میں اور پاکیزگی وصفائی میں یوں لگتی ہے) گویا کسی فرشتہ صفت کے منہ سے اُگی ہے۔

تو کہیں اس سبزہ پر حقارت سے پاؤں نہ دھرلے، کیونکہ یہ سبزہ کسی مہ جبین، کسی حسین کے خاکی بدن کی مٹی سے اُگا ہے۔

سب کہاں کچھ لالہ وگل میں عیاں ہوگئیں — خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

(۵)

بسیار دویدیم بگرد در ودشت — اندر ہمہ آفاق بگشتیم گشت

از کس نشنیدیم کہ آمد زیں راہ — راہی کہ برفت راہ رو باز بگشت

مطلب: دنیا کی آبادیوں اور ویرانوں میں باغ وچمن اور جنگل وصحرا میں خشکی وتری اور بحر وبر میں بہت کچھ دوڑے بھاگے، چلے پھرے، آئے اور گئے، سارا آفاق ساری دنیا ہمارے گشت وسیاحت اور زندگی بھر کی آمد ورفت کی جولانگاہ بنی رہتی ہے، لیکن آج تک ہم نے نہیں سنا، کہ اس سفر سے اس راستے سے (موت کا سفر، آخرت کا راستہ مراد ہے) کوئی واپس آیا ہوا۔ یہ دنیا اے دوستو! بخدا کسی کا گھر نہیں

الٰہی ملکِ عدم میں کیا عید ہو رہی ہے — جا رہے ہیں جانے والے کپڑے بدل بدل کر

(۶)

شادی مطلب کہ حاصل دہر غمیست — ہر زرہ زخاک کیقبادی وجمیست

احوالِ جہاں واصل ایں عمر بہ بیں — خوابی وخیالی وفریبی ودمیست

مطلب: خوشی کی تلاش نہ کر، کہ زندگانی کا حاصل اور خلاصہ غم ہے، مٹی کا ہر زرہ کوئی کیقباد (قدیم ایران کا ایک باجبروت بادشاہ) اور کوئی جمشید ہے (گزشتہ زمانوں کے کروڑوں اور اربوں انسان جن میں بادشاہ وفقیر سب شامل ہیں، ان کے اجزاء بدن اسی مٹی کا جزء اور اسی میں موجود نہیں، جو ہمارے پاؤں کے نیچے بچھی ہوئی ہے) زندگی کے ہنگاموں اور چہل پہل اور عمر عزیز کی اصل حقیقت زرا دیکھ کیا ہے؟

خواب ہے، خیال ہے، خود فریبی اور وہم وگمان ہے، اور چند سانسیں ہیں۔

(۷)

آنکس کہ زمین و چرخ و افلاک نہاد بس داغ کہ او بر دلِ غمناک نہاد

بسیار لب چو لعل و زلفیں چو مشک در طبلِ زمین و حقۂ خاک نہاد

مطلب: جس ہستی نے زمین، آسمان اور سیارے رکھے (پیدا کیئے) ہیں انہوں نے (زمین و آسمان نے) دلِ غمگیں پہ بہت داغ رکھے ہیں، کیسے کیسے لعل کی مانند شیریں لب اور مشک وعنبر کی طرح شیریں ومعطر کاکل وگیسو زمین کے صندوقچے اور مٹی کے طلسم خانے کی نذر ہو چکے ہیں۔

(۸)

روزے کہ جزائے ہر صفت خواہد بود قدرِ تو بقدرِ معرفت خواہد بود

در حسنِ صفت کوش کہ در روزِ جزا حشرِ تو بصورت صفت خواہد بود

جس دن ہر صفت کا بدلہ ملے گا، تیرا مرتبہ تیری معرفت کے اعتبار سے طے ہوگا۔

اپنے اندر اچھی صفات پیدا کرنے میں کوشاں ہو، کیونکہ تیرا حشر (دوسری زندگی مرنے کے بعد کی) تیری صفات کے مطابق ہوگا۔ [۱]

---

[۱] اس رباعی میں جزا وسزا کے متعلق ایک بڑا اہم فلسفیانہ نکتہ نظر پیش کیا گیا ہے جس کی تائید مجموعی طور پر دین سے بھی ہوتی ہے، وہ یہ کہ مرنے کے بعد کی زندگی میں انسان کا حشر اس کے دنیوی اعمال وصفات کی صورت میں ہوگا، یعنی یہ صفات واعمال دوسری زندگی میں متشکل ہو جائیں گے، اور خود انسان کا سراپا اپنے اعمال وصفات کے اعتبار سے تشکیل پذیر ہوگا، مذہب سے تو اس کی تائید اس طور پر ہوتی ہے، کہ قبر میں اعمال، نماز روزے حج وغیرہ کا متشکل ہو کر آنے اور مختلف اطراف وجوانب سے میت کے دفاع کرنے کی صراحت احادیث میں آئی ہے، اسی طرح مختلف برے اعمال کا قبر کے سانپ بچھوؤں کی صورت میں متشکل ہونے کو بھی سمجھنا چاہئے۔ اور معراج کے عجائبات بھرے سفر میں بھی اعمال کو محسوس مادی شکل میں حضور کو دکھایا گیا، مثلاً ترکِ نماز، سود خوری وغیرہ کو جبڑے پھاڑنے، خون کی نہر میں غوطے دینے سر پر پتھر مارنے وغیرہ کی شکل میں دکھایا گیا، اسی طرح غیبت کے بارے میں قرآن مجید میں مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے مثل ہونے کا ذکر ہے، اسی طرح مختلف اذکار کا جنت میں درختوں کی صورت میں نمایاں ہونے کا ذکر بھی ہے، کہ جنت ایک چٹیل میدان ہے، انسان کے اعمال سے وہاں سبزہ، درخت اور محلات اگتے بنتے ہیں، اسی پر دوزخ کے عذابات کو بھی قیاس کریں، فلاسفہ اور صوفیاء بالعموم ایک عالم مثال کے قائل ہیں، جہاں دنیوی سب چیزوں، اعمال وغیرہ کی اصل صورتیں موجود ہیں، یونانی فلاسفہ میں سے افلاطون نے اس عالمِ مثال کا حال بیان کیا ہے، مثنوی شریف میں مولانا روم نے دوسرے عالم میں اعمال کو جواہر کی صورت میں اشکال اور محسوسات کی صورت میں نمایاں ہونے کو مثالوں سے واضح کیا ہے، شاہ ولی اللہ نے بھی حجۃ اللہ البالغہ میں اس طرح کے عالمِ مثال کا تذکرہ کیا ہے۔ امجد۔

(۹)

ایں اہلِ قبور خاک گشتند وغبار ہر ذرہ ز ہر ذرہ گرفتند کنار

آہ ایں چہ شرابست کہ تا روز شمار بے خود شدہ و بیخبر انداز ہمہ کار

مطلب: یہ قبروں والے خاک اور مٹی ہوگئے ہیں، جسم کا ہر ذرہ دوسرے ذرے سے الگ و منتشر ہو چکا ہے ، یہ کیسی شراب پئے ہوئے ہیں کہ تا قیامت ہر چیز سے مدہوش و بے خبر ہو چکے ہیں۔

(۱۰)

دی کوزہ گری دیدم اندر بازار برتازہ گلے لکد ہمی زد بسیار

آں گل بزبانِ حال می گفت بدو من ہمچو تو بودہ ام مرا نیکو دار

مطلب: کل میں نے ایک کوزہ گر (کمہار، مٹی کے برتن بنانے والا) کو سرِ بازار دیکھا، کہ تازہ تازہ گارہ (گیلی مٹی) کوٹ اور گوندھ رہا تھا (تاکہ چاک پہ چڑھائے) وہ گارہ زبانِ حال سے اسے (کمہار کو) کہہ رہا تھا کہ میں بھی کبھی تیری طرح (انسان) تھا، مجھے اچھے انداز میں برت۔

(۱۱)

در کارگاہِ کوزہ گرے رفتم دوش دیدم دو ہزار کوزہ گویا وخموش

ناگاہ یکے کوزہ برآورد خروش کو کوزہ گر و کوزہ خر و کوزہ فروش

مطلب کل شام ایک کوزہ گر (کمہار) کے کوچے میں (دوکان، ورکشاپ، کمہار خانہ) میں میرا جانا ہوا، دو ہزار کوزے (مٹی کے برتن) میں نے وہاں گویا و خاموش دیکھے، یکا یک ایک کوزہ فریاد کناں ہوگیا کہ وہ بھی کبھی ایک کمہار تھا، کوزہ بنانے والا، کوزہ خریدنے والا، کوزہ بیچنے والا تھا (یعنی لیل و نہار کی گردش اور زمانے کا پہیہ کل کے کمہار اور کوزہ بنانے والے کو رفتہ رفتہ آج کوزے کے روپ میں ڈھال چکا ہے)

مزید وضاحت: زمانہ کی چکی پیدائش کے ساتھ ہی انسان کو پیسنا شروع کر دیتی ہے، بچپن، لڑکپن، عہدِ شباب، جوانی، ادھیڑ عمر، بڑھاپے کے مراحل میں الٹ پلٹ کر، ادل بدل کر یکے بعد دیگرے ایک سے دوسری حالت میں ڈھال کر پھر ایک دن اس کے جسم کو قبر میں لٹا دیتی ہے، اور وہاں اس کا خمیر اٹھاتی ہے۔

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا

بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا

پھر اس کے مشیّن بدن اور معطر کفن کے ایک ایک رگ وریشے، ایک ایک تارِ کفن کو خلاؤں کی وسعتوں اور زمین کی پنہائیوں میں منتشر وآوارہ کر دیتی ہے۔

بارہا ہم نے دیکھا کہ جن کا مزیّن کفن تھا، مشیّن بدن تھا
جو قبرِ کہن ان کی اکھڑی تو دیکھا نہ عضو بدن تھا نہ تارِ کفن تھا

جو مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم وہ گنج ہائے گراں مایہ تو نے کہاں کھو دیے

چلتی چکی دیکھ کے دیا کبیرا رو دو پاٹوں کے بیچ میں آہ زندہ رہیا نہ کو

یہ شعر ہندو مذہب کے مشہور سادھو درویش، کبیر داسؔ کا ہے، جس میں زمین وآسمان کو چکی کے دو پاٹوں سے تشبیہ دی ہے، باقی مفہوم واضح ہے اور بڑا عبرت آموز ہے۔ (جاری ہے......)

﴿بقیہ متعلقہ صفحہ ۷۵ ''اخبارِ عالم''﴾

? 10/اکتوبر: پاکستان: سوات، امن ایوارڈ یافتہ 14 سالہ ملالہ یوسفزئی طالبان کے حملہ میں شدید زخمی ? 11/اکتوبر: پاکستان: حکومت سوئس مقدمات کی بحالی پر تیار، سپریم کورٹ نے خط کے متن کی منظوری دے دی ? 12/اکتوبر: پاکستان: اورکزئی، مدرسے پر امریکی ڈرون حملہ، 18 جاں بحق 15 زخمی ? 13/اکتوبر: پاکستان: لاہور ہائیکورٹ، وفاقی حکومت سے کالاباغ ڈیم کی تعمیر سے متعلق تحریری جواب طلب ? 14/اکتوبر: پاکستان: درہ آدم خیل میں دھماکہ، 17 جاں بحق، 41 زخمی ? 15/اکتوبر: پاکستان: پشاور، پولیس چوکی غازی آباد پر سینکڑوں دہشت گردوں کا حملہ، ایس پی سمیت 5 اہلکار جاں بحق، ایک حملہ آور بھی مارا گیا۔

**تذکرۂ اولیاء** (حکایات از روض الریاحین شیخ یافعی رحمہ اللہ۔قسط:۴) مفتی محمد امجد حسین

اولیاء کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ

# موت کی فکر کرنی ہے ضرور......

## آخرت کے فکر مند تین بھائیوں کی کہانی

ایک بزرگ سے یہ عجیب عبرت آموز واقعہ منقول ہے، فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایک دفعہ ایک گاؤں سے ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک جگہ تین قبریں یکساں اونچی زمین پر بنی ہوئی تھیں۔

اور تینوں قبروں پہ کچھ اشعار لکھے ہوئے تھے، پہلی قبر پر یہ اشعار تھے:

وَ کَیفَ یَلَذُّ الْعَیشُ مَنْ ھُوَ عَالِمٌ　　بِاَنَّ اِلَی الْخَالِقِ لَا بُدَّ سَائِلُہٗ

فَیَاْخُذُ مِنہُ ظَلَمَۃَ لِعِبَادِہٖ　　وَلِیَجْزِیَہٗ بِالْخَیرِ الَّذِیْ ھُوَ فَاعِلُہٗ

مطلب...... کیونکر زندگی میں بے فکر ومطمئن ہوسکتا ہے، وہ شخص جو جانتا ہے کہ خالق تعالیٰ ضرور (ایک دن) سوال کریں گے، اگر اس نے مخلوق پر ظلم کیا ہوتو اس کا بدلہ لیں گے، اگر اس نے نیکی کی ہوتو اس کی جزادیں گے۔

دوسری قبر پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

وَ کَیفَ یَلَذُّ الْعَیشَ مَنْ کَانَ مُوْقِنًا　　بِاَنَّ الْمَنَایَا بَغْتَۃً سَتُعَاجِلُہٗ

فَتَسْلُبُہٗ مُلْکًا عَظِیْمًا وَ بَھْجَۃً　　وَ تُسْکِنُہٗ الْقَبْرَ الَّذِیْ ھُوَ اَھْلُہٗ

مطلب...... کیونکر زندگانی سے لذت وسرور حاصل کرسکتا ہے وہ شخص جس کو یقین ہے کہ موت بالکل اچانک آن گھیرے گی (اگر وہ بادشاہ بھی ہوتو) اس کی وسیع وعریض سلطنت اور عیش ورونق چھین لے گی، اسے قبر کا جو اس کا اصلی گھر ہے رہائش وقیام پذیر بنادے گی۔

اور تیسری قبر پر یہ اشعار تھے:

وَ کَیفَ یَلَذُّ الْعَیشُ مَنْ کَانَ صَائِرًا　　اِلٰی جَدَثٍ یَبْلَی الشَّبَابُ مَنَازِلَہٗ

وَ یُذْھِبُ مَاءَ الْوَجْہِ بَعْدَ بَھَائِہٖ　　سَرِیْعًا وَ بَلٰی جِسْمُہٗ وَ مَفَاصِلُہٗ

مطلب...... کیونکر زندگی میں راحت واطمینان حاصل کرسکتا ہے وہ شخص جو قبر کی طرف رواں دواں ہے (ہر سانس بندے کو موت کے قریب کرتا ہے) یہ قبر ایسی جگہ ہے جو جوانی کو بہت جلد بوسیدہ کردیتی ہے، بڑی تیزی سے چہروں کے حسن و جمال اور رونق وشادابی زائل کردیتی ہے، جسم کو اور جسم کے جوڑ جوڑ کو بودا کردیتی ہے۔

## ان قبر والوں کے قابلِ رشک حالات

میں ایک بڑے میاں کے پاس بیٹھ گیا، اور ان سے پوچھا کہ ان قبر والوں کا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگے یہ تین بھائی تھے، ایک امیر و مالدار تھا، دوسرا تاجر و کاروباری تھا، تیسرا عبادت گزار، نیک صالح آدمی تھا (دنیا کے مشغلوں سے الگ عبادت وریاضت میں ہی زیادہ وقت گزارتا)

جب اس تیسرے بھائی کی جو عبادت گزار تھا موت قریب نظر آنے لگی، تو دونوں بھائی آئے اور اسے اپنے مال میں سے کچھ دینے لگے کہ وہ صدقہ خیرات کرے، اس نے ان سے مال لینا قبول نہ کیا، اور کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، لیکن میں تم سے ایک عہد لیتا ہوں، تم بس اس عہد اور وعدہ کی پاسداری رکھنا، انہوں نے کہا وہ کیا؟ کہنے لگا جب میں فوت ہوجاؤں تو میری تجہیز وتکفین کرکے اور اونچی جگہ میں تدفین کرکے میری قبر پر یہ اشعار (جو اس کی قبر پر درج تھے) لکھ دو۔

اس کے بعد روز ایک دفعہ میری قبر پہ آیا کرو، شاید تمہیں اس سے کچھ نصیحت ہوجائے (موت سے غفلت، دنیا میں بہت زیادہ انہماک والی تمہاری حالت بدل جائے)

انہوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا، اس کا سیٹھ و مالدار بھائی بڑے پروٹوکول اور اپنے لشکریوں و باڈی گارڈوں کے پورے ایک دستے اور پلٹن کے جلو میں اس کی قبر پر آنے لگا، وہ یہ اشعار پڑھ کر روتا، تیسرے دن بھی اسی شان وشوکت کے ساتھ وہ قبر پہ آیا، اشعار پڑھے اور رویا جب واپسی کے لیے لوٹا تو اچانک قبر سے کسی وزنی چیز کے گرنے کی ایسی ہیبت ناک آواز سنائی دی کہ قریب تھا جگر پھٹ جائیں، الغرض یہ اس حال میں پریشانی اور خوف کے ساتھ وہاں سے لوٹا، رات کو اس نے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا، اے بھائی! تیری قبر میں یہ کیسی آواز آئی تھی؟ بھائی نے جواب دیا وہ لوہے کا کوڑا برسنے کی آواز تھی، اس وقت مجھ سے پوچھا جارہا تھا کہ تو نے فلاں مظلوم کو دیکھا اور اس کی مدد نہیں کی تھی (حالانکہ تو اس کی مدد کی قدرت رکھتا تھا)

صبح کو یہ بہت غمگین حالت میں تھا، جب خواب سے بیدار ہوا، اس نے اپنے بھائی (تاجر) کو اور دوسرے خاص لوگوں کو بلوایا اور ان سے کہا میرے بھائی نے اپنی قبر پر جو اشعار لکھوائے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ میری ہی عبرت واصلاح کے لیے لکھوائے تھے، پس میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اب میں تمہارے درمیان نہ رہوں گا (زندگی کے مشغلوں اور رنگینیوں سے میرا جی اچاٹ ہوگیا ہے) اس طرح اس نے امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ اور دنیوی مشاغل چھوڑ کر یکسوئی وتنہائی اختیار کرلی، اور عبادت وریاضت میں لگ گیا، یہاں تک کہ اس کی موت کا وقت قریب آ گیا، اس کا تاجر بھائی خبر ہونے پر اس کے پاس آیا اور کہا کہ بھائی! مجھے کوئی وصیت کریں؟

اس نے جواب دیا کہ میرے پاس مال تو ہے نہیں جس کی وصیت کروں، لیکن میں تجھ سے ایک وعدہ لیتا ہوں کہ جب میں گزر جاؤں تو مجھے اپنے بھائی کے پہلو میں دفنانا اور یہ اشعار میری قبر پہ لکھ دینا (یعنی وہ اشعار اسے سنائے یا لکھ کر دیے جو اُب اس کی قبر پر لکھے ہوئے ہیں) پھر میرے مرنے کے بعد کچھ دن تک میری قبر کی زیارت کو آنا، اور اللہ سے میرے حق میں دعا واستغفار کرنا، شاید اللہ پاک مجھے بخش دیں، اس کے فوت ہونے پر اس کے بھائی نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا، جب تیسرا دن ہوا تو اس کی قبر پر آ کر بہت رویا اور اسکے واسطے دعا کی، جب واپس جانے لگا تو اسکی قبر میں سے دھماکے کی آواز سنی، اتنی وحشت ناک کے قریب تھا پاگل ہوجائے، پریشان حال لوٹا، رات کو بھائی کو خواب میں دیکھا کہ اس کے پاس آیا ہے، اس نے بھائی سے پوچھا کہ ہمارے ملنے کو آئے ہو؟ بھائی نے جواب دیا، افسوس اب کہاں کا ملنا مجھے اپنے گھر (برزخی ٹھکانہ) پر قرار حاصل ہوگیا ہے۔

پوچھا کس حال میں ہو؟ کہا اللہ کے فضل سے اچھے حال میں ہوں، توبہ سے بھی بھلائی حاصل ہوجاتی ہے (سو مجھے حاصل ہوئی ہے) پوچھا کہ ہمارا بھائی (عبادت گزار جو سب سے پہلے فوت ہوا تھا) کہاں ہے؟ کہا وہ تو متقین کے اونچے طبقہ کے لوگوں کے ساتھ ہے (اس کے مراتب ومقامات بہت بلند وبالا ہیں) پھر پوچھا (آخرت کے سفر کے لیے) آپ ہماری کیا رہنمائی کرتے ہیں؟ تو جواب دیا جو شخص کچھ آگے بھیجتا ہے وہ اسے ملتا ہے، آج جو فرصتِ عمل حاصل ہے اسے غنیمت جان۔

صبح اٹھا تو یہ بھی دنیوی دھندے اور بکھیڑے چھوڑ کر توبہ تائب ہوا، اور موت کی تیاری کے لئے کمرِ ہمت باندھ لی، مال تمام خرچ کردیا، جائیداد (وارثوں میں) تقسیم کرلی اور ریاضت وعبادت میں لگ گیا، اس کا

ایک جوان، حسن وجمال کا پیکر بیٹا تھا، اس نے باپ کا کاروبار سنبھال لیا، جب اس (تیسرے تاجر بھائی) کی وفات کا وقت قریب آیا تو بیٹے نے اسے کہا کہ کچھ وصیت کرتے جائیے! باپ نے کہا کہ مال سے تو میں فارغ ہو چکا ہوں، جس کی وصیت کرتا، البتہ یہ تجھے تاکید کرتا ہوں کہ مرنے پر مجھے میرے دونوں بھائیوں کے قریب دفنانا، اور یہ اشعار (جو اس کی قبر پر لکھے ہوئے تھے) میری قبر پر لکھ دینا، اس کے بعد کچھ دن تک میری قبر پہ آنا جانا رکھو، میرے لیے بخشش کی دعا کرتے رہنا، شاید اللہ پاک مجھے بخش دیں، لڑکے نے یہ سب کچھ کیا، تیسرے دن قبر کی زیارت کے بعد اس نے بھی حسب سابق قبر سے زوردار آواز سنی، جس سے اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، رنگ فق ہوگیا، تھکا ہارا غم کا مارا گھر کو لوٹا، رات کو باپ خواب میں آیا اور کہنے لگا بیٹا! تو بہت جلد ہم سے ملنے والا ہے لیکن یہاں آخرت میں تو سامان کی ضرورت ہے (اعمالِ صالحہ) سفر کی تیاری اور کوچ کا سامان کر، دنیا سفر ہے، آخرت منزل ہے، اس سفرگاہ سے یہاں منزل کے لیے سامان بھیج دے، دنیا کی زندگی پہ دھوکا مت کھا، جیسا کہ مجھ سے پہلے ناعاقبت اندیشوں نے دھوکا کھایا، بڑی بڑی آرزوئیں اور امیدیں دنیا کے ساتھ وابستہ کیں، عاقبت درست کرنے کی فکر نہ کی، نتیجتاً موت کے وقت سخت پشیمان ہوئے، عمر ضائع کرنے پر افسوس کیا اور پچھتائے، لیکن موت کے وقت کے احساس ندامت اور افسوس نے نہ کچھ فائدہ دیا، اور نہ یہاں کی سختیوں سے جان چھوٹی ؎

دفعتاً سر پر جو آ پہنچے اجل | پھر کہاں تو اور کہاں دار العمل

پھر کہا اے بیٹے جلدی کر! ہاں جلدی کر! بیٹے جلدی کر!

صبح کو اٹھا تو کہنے لگا مجھے لگتا ہے میرا وقت قریب آ گیا ہے۔ ؎

وعدۂ فردا تو آ پہنچا مگر افسوس ہے | وصلِ جاناں کی مرے گھر تیاری نہیں

اپنا قرضہ اس نے ادا کیا، اپنا مال تقسیم کیا، صدقہ کیا، حتی کہ جب تیسرا دن ہوا تو اپنے اہل وعیال کو بلوا کر الوداع کہا، سلام کر کے قبلہ رو ہوا، کلمہ شہادت پڑھا، اور روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ ؎

ایمان چوں سلامت تالب گو بریم | اَحْسَنْتَ بخوان برچستی وچالا کی ما

وہ بزرگ کہتے ہیں کہ بڑے میاں نے ان تینوں قبر والوں (بھائیوں) کا یہ سارا قصہ سنا کر بتایا کہ اب لوگ ان قبروں پر زیارت کے لیے آتے ہیں، اور ان کے وسیلے سے اللہ سے اپنی مرادوں کے لیے دعا مانگتے ہیں، اور بہتوں کی مرادیں پوری ہوتے دیکھی ہیں (جوان کے مقرب ومقبولِ بارگاہِ حق ہونے کی علامت ہے)

**پیارے بچو!** مولانا محمد ناصر

# گھر کی باتیں

پیارے بچو! ایک شیخی باز لڑکے کو ہر بات میں شیخی مارنے کی عادت تھی، وہ اپنے گھر کی ایسی باتیں بھی اپنے دوستوں کو بتاتا رہتا تھا، جو نہیں بتانی چاہئیں، اور زیادہ تر اپنی امیری اور دولت مندی کے قصے سناتا تھا۔

ایک دن سکول سے آتے ہوئے اُس کا کوٹ جو ایک طرف سے پھٹا ہوا تھا، اُس کے دوستوں کو نظر آ گیا، تو انہوں نے اُس شیخی مارنے والے لڑکے کو شرم دِلائی، اور کہا کہ آج ہم نے تمہاری امیری دیکھ لی، تمہارا کوٹ تک تو پھٹا ہوا ہے۔

شیخی باز نے جواب میں کہا کہ مجھے آج صبح خیال ہی نہیں رہا، ورنہ میں کوئی اور کوٹ بدل کر آجاتا، صرف یہی کوٹ تو نہیں، ہمارے گھر میں بہت سارے کوٹ ہیں، بلکہ کوٹوں کی الماری ہے، اور نوٹوں کی بھی الماری ہے۔ دوسر لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا کہ نوٹوں کی الماری ہے یا کاغذوں اور اخباروں کی؟

شیخی باز نے جواب دیا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ ہمارے گھر میں میرے ابو امی کے کمرے میں کوٹوں کی الماری کے ساتھ نوٹوں کی بھی الماری ہے، اس میں ہر وقت بہت سارے نوٹ رکھے رہتے ہیں۔

شیخی باز لڑکا جب یہ باتیں کر رہا تھا، تو اس کے پاس ایک چور بھی کھڑا تھا، جو یہ باتیں سُن رہا تھا، وہ چپکے چپکے شیخی باز کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، اور اُس کا مکان دیکھ لیا، اور چند دن بعد اُن کے گھر میں چوری ہوگئی، اور چور نوٹوں کی الماری خالی کر کے چلے گئے۔

ایسے ہی کسی جج صاحب کا بیٹا دوسروں کے سامنے اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے کبھی کہتا تھا کہ رات کو ہمارے گھر میں آموں کی پیٹی آئی ہے، اور کل ایک آدمی خربوزے ہمارے گھر میں دے کر گیا تھا، اور آج گھی کا ٹین آئے گا۔ یہ باتیں سچ تھیں یا غلط، لیکن گھر کی باتیں دوسروں کو بتانے کا یہ نقصان ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں میں سب لوگوں میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ جج صاحب رشوت لیتے ہیں، اسی وجہ سے تو لوگ انہیں روزانہ نئے نئے تحفے اور نئی نئی چیزیں دیتے ہیں، اس کے بعد کچھ ہی دنوں میں جج صاحب کی جگہ دوسرے جج صاحب آگئے، اور پہلے والے جج صاحب کی اُن کے بیٹے کی وجہ سے مفت میں چھٹی کر دی گئی۔

بچو! ان دو واقعات سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ اپنے گھر کی ساری باتیں دوسروں کو نہیں بتانی چاہئیں۔

**بزمِ خواتین** مفتی محمد یونس

خواتین سے متعلق بنیادی شرعی احکام اور اصلاحی مضامین کا سلسلہ

# عدت کے احکام (قسط۹)

معزز خواتین! سوگ سے متعلق چند مزید احادیث ملاحظہ ہوں:

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ، قَالَ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ -أَوْ غَيْرُهُ- فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ، فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت حُمید بن نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے انہیں تین احادیث بتلائیں۔ [۱]

پہلی حدیث حضرت زینب نے یہ بیان فرمائی کے میں ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک خوشبو جس میں زردی تھی، خلوق [۲] خوشبو تھی یا کوئی اور خوشبو تھی، لے کر

[۱] ان تین احادیث میں سے فقط پہلی دو حدیثیں اوپر ذکر گئی ہیں۔

[۲] خَلُوق: زعفران سے مخلوط کی ہوئی خوشبو مراد ہے۔

حاضر ہوئی، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ خوشبو (اپنے ہاتھوں) سے ایک لڑکی کو لگائی، پھر وہ ہاتھ اپنے رخساروں پر پھیر لیے۔

پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی، مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے شوہر کے کہ اس کی وفات پر وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے گی۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے دوسری حدیث یہ بیان فرمائی کہ پھر میں ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اس موقع پر حاضر ہوئی، جس وقت ان کے بھائی فوت ہوئے انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی، پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی، مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے شوہر کے کہ اس کی وفات پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے گی (صحیح مسلم)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شوہر کے علاوہ کسی دوسرے عزیز کی موت پر بھی سوگ کرنا عورت کے لیے جائز ہے یعنی واجب تو نہیں ہے کہ اس کے چھوڑنے سے گناہ ہو لیکن طبعی طور پر چونکہ عورت کو رنج زیادہ ہوتا ہے اس لیے اسے اجازت دی گئی کہ تین دن تک بناؤ سنگھار نہ کرنا چاہے تو ایسا کرسکتی ہے، البتہ تین دن کے بعد شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کی موت پر سوگ کرے گی تو گنہگار ہوگی، یہ تین دن کی اجازت بھی عورت کے لیے ہے، مردوں کو سوگ کرنے کی اجازت کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا، إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ، نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، ہاں اپنے شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن تک

سوگ کرے (اور سوگ یہ ہے کہ زمانۂ عدت میں) کوئی عورت رنگین کپڑا نہ پہنے سوائے عصب کے کپڑے کے، اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو لگائے، ہاں جب عورت (دوران عدت) حیض سے پاک ہو (اور) قسط (نامی خوشبو) یا اظفار (نامی خوشبو) تھوڑی سی مقدار میں استعمال کر لے تو کچھ حرج نہیں (صحیح مسلم)

تشریح......اس حدیث پاک سے معلوم ہو کہ سوگ کرنا کیا ہے، سو واضح ہو کہ سوگ کرنا یہ ہے کہ عورت کوئی ایسا کام نہ کرے جس کی وجہ سے اس کی طرف (اجنبی) مردوں کو کشش ہو، اور یہ کشش بنیادی طور پر دو چیزوں سے حاصل ہوتی ہے، ایک بھڑکدار، چمکدار اور بیل بوٹے والے لباس پہننے سے، دوسرے بدن کو مزین کرنے سے، چنانچہ مذکورہ حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ نے تین چیزوں سے منع فرمایا:

پہلی چیز کا تعلق لباس سے ہے، اور دوسری چیز کا تعلق زینت سے ہے، پھر چونکہ خوشبو کا وجود نظر نہیں آتا، اور یہ ایک مخفی زینت ہے، شاید اس وجہ سے آنحضرت ﷺ نے خوشبو کو مستقلاً ذکر فرمایا ہو۔ واللہ اعلم۔

پھر لباس میں آپ ﷺ نے عصب کا لباس پہننے کو مستثنیٰ فرمایا کہ عصب کا لباس پہننا دورانِ عدت عورت کے لیے جائز ہے، اور خوشبو میں آپ ﷺ نے حیض سے پاک ہونے پر تھوڑی مقدار میں خوشبو کے استعمال کی اجازت ذکر فرمائی ہے، عصب کے لباس کی تشریح ''مظاہر حق'' میں یہ تحریر فرمائی گئی ہے کہ ''عصب'' اس زمانے میں ایک خاص قسم کی چادر کو کہتے تھے، جو اس طور پر بُنی جاتی تھی کہ پہلے سوت کو جمع کر کے ایک جگہ باندھ لیتے تھے، پھر اس کو کسم (ایک رنگ) میں رنگتے تھے، اور اس کے بعد اس کو بنتے تھے، چنانچہ وہ سرخ رنگ کی ایک چادر ہو جاتی تھی، جس میں سفید دھاریاں بھی ہوتی تھیں، کیونکہ سوت کو باندھ کر رنگنے کی وجہ سے سوت کا وہ حصہ سفید رہ جاتا تھا جو بندھا ہوا ہوتا تھا (مظاہر حق جدید ج۳ ص۴۳۴)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے ایک اسی طرح کی حدیث کے ضمن میں تحریر فرمایا ہے کہ عصب کے لباس پہننے کو شاید اس کے کھردرا اور سیاہ ہونے کی وجہ سے جائز قرار دیا ہو، چنانچہ عموماً ایسا لباس زینت کے ارادے سے نہیں پہنا جاتا، لہٰذا اگر اس لباس کو کسی اور رنگ میں رنگا جاتا ہو یا اس کے پہننے سے مقصد زینت کا اظہار ہو تو اس کا پہننا بھی جائز نہیں (ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج۱ ص۲۳۲)

غرضیکہ دورانِ عدت عورت کو بھڑکدار، چمکدار لباس، زیب و زینت والا اور پرکشش لباس، ریشمی لباس اور کامدار لباس پہننا جائز نہیں عام سادہ اور استعمال شدہ پرانے لباس سے کام چلانا چاہیے، جن کے دیکھنے

سے دیکھنے والوں کو عورت کی طرف کشش نہ ہو۔

اسی طرح اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دورانِ عدت عورت کو لباس کے علاوہ بدن میں بھی زیب وزینت اختیار کرنے سے بچنا ضروری ہے۔

چنانچہ سرمہ ڈالنا، مہندی لگانا، زیور، گہنا پہننا، چوڑیاں پہننا (اگرچہ کانچ کی ہوں)، سرخی لگانا، لالی لگانا، پان کھا کر منہ لال کرنا، دنداسہ ملنا، سر میں تیل لگانا، کنگھی کرنا، یہ سب باتیں زینت میں داخل ہیں، اور دورانِ عدت عورت کے لیے جائز نہیں۔

اور تیسری چیز جس کا ذکر حدیث شریف میں ہے وہ خوشبو لگانا ہے، خوشبو سے مراد خوشبودار صابن، خوشبودار شیمپو کا استعمال کرنا، پاؤڈر کریم، لوشن، عطر، پرفیوم وغیرہ کا استعمال کرنا سب مراد ہے اور ان سب چیزوں کا استعمال دورانِ عدت ممنوع ہے۔ [۱]

البتہ حدیث شریف میں دورانِ عدت حیض سے پاک ہونے پر تھوڑی مقدار میں خوشبو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے تاکہ بدبو دور ہو جائے، اور دوسروں کو کراہیت نہ رہے، نہ یہ کہ خوشبو پیدا ہو جائے اور دوسروں کو کشش ہونے لگے۔ قسط اور اظفار کے بارے میں علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ مظاہر حق میں تحریر فرماتے ہیں: ''قسط اور اظفار'' یہ دونوں ایک قسم کی خوشبو ہیں، ''قسط'' تو عود کو کہتے ہیں، جس کی عام طور پر عورتیں یا بچے دھونی لیتے ہیں، کرمانی (رحمہ اللہ) نے کہا ہے کہ ''قسط'' عود ہندی کو کہتے ہیں جسے ''اگر'' یا ''کوٹ'' کہا جاتا ہے۔

''اظفار'' ایک قسم کا عطر ہوتا تھا یہ دونوں خوشبوئیں اس زمانہ میں عام طور پر عرب کی عورتیں حیض سے پاک ہوتے وقت بدبو دور کرنے کے لیے شرمگاہ میں استعمال کیا کرتی تھیں، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے عدت والی عورت کو خوشبو استعمال کرنے سے منع فرمایا لیکن حائضہ کو حیض سے پاک ہوتے وقت بدبو دور کرنے کے لیے ان دونوں خوشبوؤں کے استعمال کی اجازت دے دی'' (مظاہر حق جدید ج۳ ص۴۳۴)

مسئلہ...... جب تک عدت ختم نہ ہو تب تک خوشبو لگانا، کپڑے بسانا، زیور گہنا پہننا، پھول پہننا، سرمہ لگانا، پان کھا کر منہ لال کرنا، مسی ملنا، سر میں تیل ڈالنا، کنگھی کرنا، مہندی لگانا، اچھے کپڑے پہننا، ریشمی اور رنگے ہوئے بہاردار کپڑے پہننا، یہ سب باتیں حرام ہیں، البتہ اگر بہاردار نہ ہوں تو درست ہے چاہے جیسا

---

[۱] قال فی التنویر: تحد مکلفة مسلمة ولو امة منکوحة اذا کانت معتدة بت او موت بترک الزینة والطیب والدهن والکحل والحناء ولبس المعصفر والمزعفر الا بعذر (رد المحتار، ج۳ ص ۵۳۰)

رنگ ہو، مطلب یہ ہے کہ زینت کا کپڑا نہ ہو (بہشتی زیور چوتھا حصہ، سوگ کرنے کا بیان) [۱]

مسئلہ...... سر میں درد ہونے کی وجہ سے تیل ڈالنے کی ضرورت پڑے تو جس میں خوشبو نہ ہو وہ تیل ڈالنا درست ہے، اسی طرح دوا کے لیے بھی ضرورت کے وقت سرمہ لگانا درست ہے، لیکن رات کو لگاوے اور دن کے وقت پونچھ ڈالے، اور سر ملنا اور نہانا بھی درست ہے، ضرورت کے وقت کنگھی کرنا بھی درست ہے، جیسے کسی نے سر ملایا جوں پڑ گئی، لیکن پٹی نہ جھکاوے نہ باریک کنگھی سے کنگھی کرے، جس میں بال چکنے ہو جاتے ہیں، بلکہ موٹے دندانے والی کنگھی کرے کہ خوبصورتی نہ آنے پاوے (بہشتی زیور چوتھا حصہ، سوگ کرنے کا بیان) [۲]

مسئلہ...... شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر سوگ کرنا درست نہیں، البتہ اگر شوہر منع نہ کرے تو اپنے عزیز اور رشتہ دار کے مرنے پر بھی تین دن تک بناؤ سنگھار چھوڑ دینا درست ہے، اس سے زیادہ بالکل حرام ہے اور اگر منع کرے تو تین دن بھی نہ چھوڑے (بہشتی زیور چوتھا حصہ، سوگ کرنے کا بیان) [۳]

(جاری ہے......)

---

[۱] (إذا كانت معتدة بت، أو موت) وإن أمرها المطلق، أو الميت بتركه لأنه حق الشرع، إظهارا للتأسف على فوات النكاح (بترك الزينة) بحلي أو حرير، أو امتشاط بضيق الأسنان (والطيب) وإن لم يكن لها كسب إلا فيه (والدهن) ولو بلا طيب كزيت خالص (والكحل والحناء ولبس المعصفر والمزعفر) ومصبوغ بمغرة، أو ورس (إلا بعذر)راجع للجميع إذ الضرورات تبيح المحظورات، ولا بأس بأسود وأزرق ومعصفر خلق لا رائحة له (در مختار ج ۱ ص ۲۵۹ ،هنديه ج ۲ ص ۵۴۰، بحوالہ بہشتی زیور)

[۲] والدهن لا يعرى عن نوع طيب وفيه زينة الشعر ولهذا يمنع المحرم عنه قال إلا من عذر لأن فيه ضرورة والمراد الدواء لا الزينة ولو اعتادت الدهن فخافت وجعا فإن كان ذلك أمرا ظاهرا يباح لها لأن الغالب كالواقع وكذا لبس الحرير إذا احتاجت إليه لعذر لا بأس به(هدايه ج۲ ص ۴۰۸)

إن امتشطت بالطرف الذى أسنانه منفرجة لا بأس به وإنما يكره الامتشاط بالطرف الآخر؛ لأن ذلك يكون للزينة كذا فى فتاوى قاضى خان .وإنما يلزمها الاجتناب فى حالة الاختيار أما فى حالة الاضطرار فلا بأس بها إن اشتكت رأسها أو عينها فصبت عليها الدهن أو اكتحلت لأجل المعالجة فلا بأس به ولكن لا تقصد به الزينة كذا فى المحيط .لو اعتادت الدهن فخافت وجعا يحل بها لو لم تفعل فلا بأس به إذا كان الغالب هو الحلول كذا فى الكافى .ولا تلبس الحرير؛ لأن فيه زينة إلا لضرورة مثل أن يكون بها حكة أو قملة(هنديه ج۲ ص ۵۴۹)

[۳] للحديث الصحيح لا يحل لامراة تومن بالله واليوم الاخران تحد فوق ثلث الا على زوجها (شامى ج۳ ص ۵۳۳)

وفى الدر و يباح الحداد على قرابة ثلثة ايام فقط و للزوج منعها،لان الزينة حقه،فتح (شامى ج۳ ص ۵۳۳)

آپ کے دینی مسائل کا حل " ادارہ

# سجدۂ شکر کا حکم

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

سجدۂ شکر کسے کہتے ہیں، اور اس کا احادیث میں ذکر پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اور اس کے کیا احکامات ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## جواب

سجدۂ شکر کا کئی احادیث میں ذکر آیا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف مواقع پر سجدۂ شکر کرنا ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ إِذَا جَاءَهٗ أَمْرُ سُرُوْرٍ أَوْ بُشِّرَ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ (سنن أبی داوٗد، رقم الحديث ۲۷۷۴، باب فی سجود الشكر)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوشی کی بات آتی تھی، یا آپ کو کوئی خوشخبری سنائی جاتی تھی، تو آپ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ ریز ہو جاتے تھے (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُشِّرَ بِحَاجَةٍ فَخَرَّ سَاجِدًا (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۱۳۹۲)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کام کی خوشخبری سنائی گئی، تو آپ سجدہ ریز ہو گئے (ابنِ ماجہ)

ان احادیث سے نعمت وخوشی میسر آنے پر سجدۂ شکر کرنا معلوم ہوا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَجَّهَ نَحْوَ صَدَقَتِهٖ فَدَخَلَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَخَرَّ سَاجِدًا، فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ نَفْسَهٗ فِيْهَا، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، ثُمَّ جَلَسْتُ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَالَ " :مَنْ هٰذَا ؟ "قُلْتُ عَبْدُ

الرَّحْمٰنِ، قَالَ: مَا شَأْنُکَ؟ "قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللهِ سَجَدْتَ سَجْدَةً خَشِيْتُ أَنْ يَّكُوْنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبَضَ نَفْسَکَ فِيْهَا، فَقَالَ " :إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَتَانِيْ فَبَشَّرَنِيْ، فَقَالَ :إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ :مَنْ صَلّٰى عَلَيْکَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْکَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْرًا "(مسند احمد، رقم الحديث ۱۶۶۴؛ مستدرک حاکم، رقم الحديث ۸۱۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، پھر کھجور کے باغ کی طرف تشریف لے گئے، اور اس میں داخل ہوگئے، اور قبلہ کی طرف رُخ کرلیا، اور سجدہ ریز ہوگئے، اور بہت لمبا سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی روح قبض فرمالی ہے، پھر میں آپ ﷺ کے قریب ہوا، اور بیٹھ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، اور فرمایا کہ یہ کون ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ عبدالرحمٰن! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ نے اِتنا لمبا سجدہ کیا، جس سے مجھے ڈر ہوا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی روح کو قبض فرمالیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے، اور مجھے یہ خوشخبری سنائی، کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ جو آپ پر درود بھیجے گا، میں اس پر رحمت نازل کروں گا، اور جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی نازل کروں گا، تو اس پر میں نے اللہ عزوجل کے لئے سجدۂ شکر کیا (مسند احمد؛ حاکم)

اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود وسلام کے اجر وثواب کی نعمت پر سجدۂ شکر کیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَرَا نَزَلَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلاً، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلاً، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا -ذَكَرَهُ أَحْمَدُ ثَلَاثًا -قَالَ :إِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِيْ، فَأَعْطَانِيْ ثُلُثَ أُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُكْرًا لِرَبِّيْ، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَسَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِيْ ثُلُثَ أُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ

شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي، فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي (سنن أبی داؤد، رقم الحدیث ۲۷۷۵)

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ جانے کے لیے روانہ ہوئے، جب ہم (مقام) عزورا پر پہنچے، تو آپ اترے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر تھوڑی دیر اللہ سے دعا کی پھر سجدے میں گر پڑے اور کافی دیر تک سجدہ ہی میں رہے، پھر آپ کھڑے ہوئے اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور دوبارہ سجدہ میں چلے گئے اور بہت دیر تک سجدہ میں رہے اور پھر کھڑے ہوئے اور کچھ دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور پھر سجدہ میں چلے گئے۔

احمد (راوی) نے اس عمل کے تین مرتبہ کرنے کا ذکر کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی، اور اپنی امت (کی مغفرت وبخشش) کے لئے شفاعت کی، تو اللہ تعالیٰ نے ایک تہائی امت مجھے دے دی (یعنی ایک تہائی امت کے حق میں میری شفاعت قبول فرمالی) پس میں نے اپنے رب کا سجدۂ شکر ادا کیا پھر میں نے سر اٹھایا اور دوبارہ اپنی امت کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مزید ایک تہائی امت مجھے دے دی؛ پس میں نے دوسری مرتبہ اپنے رب کے لئے سجدۂ شکر ادا کیا، میں نے پھر سر اٹھایا اور اپنی امت کے لیے رحمت ومغفرت کی مزید دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آخری تہائی امت بھی مجھے بخش دی؛ پس میں نے اپنے رب کے لئے تیسرا سجدۂ شکر ادا کیا (ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت وبخشش کی دعا قبول ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار سجدۂ شکر ادا کیا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى الْيَمَنِ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِيْ بَعْثِهِ عَلِيًّا، وَإِقْفَالِهِ خَالِدًا، ثُمَّ فِيْ إِسْلَامِ هَمْدَانَ قَالَ: فَكَتَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ خَرَّ سَاجِدًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلٰى هَمْدَانَ اَلسَّلَامُ عَلٰى هَمْدَانَ (معرفة السنن

والآثار للبيهقي، رقم الحديث ۴۷۴۴، سُجُودُ الشُّكْرِ)

**ترجمہ:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو یمن کی طرف بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں، پھر (حضرت براء راوی نے) حضرت علی کے بھیجنے اور حضرت خالد کے واپس بلانے کا ذکر کیا، پھر ہمدان کے اسلام لانے کا ذکر کیا، اور فرمایا کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اسلام لانے کا لکھا، تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مکتوب کو پڑھا، تو سجدہ میں گر پڑے، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا، اور فرمایا کہ ہمدان پر سلام ہو، ہمدان پر سلام ہو (معرفۃ السنن والآثار)

اور ایک روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ:

**فَلَمَّا قَرَأَ كِتَابَهُ كَبَّرَ جَالِسًا ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلٰى هَمْدَانَ ثَلاثًا**

(مسند الروياني، رقم الحديث ۳۰۲)

**ترجمہ:** پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکتوب کو پڑھا، تو آپ نے بیٹھ کر اللہ اکبر کہا، پھر سجدہ کیا، پھر فرمایا کہ سلام ہو ہمدان پر، تین مرتبہ (مسند الرویانی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدان کے اسلام قبول کرنے کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا۔

بعض اور روایات میں بھی سجدۂ شکر کا ذکر ہے۔

اور کئی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی نعمت اور خوشی کے موقع پر سجدۂ شکر کا ادا کرنا ثابت ہے۔

(ملاحظه هو: مصنف ابنِ ابى شيبة، باب فى سجدة الشكر)

ان احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ کسی نعمت کے حاصل ہونے یا مصیبت وپریشانی سے نجات ملنے کے موقع پر سجدۂ شکر کرنا شریعت سے ثابت ہے۔

احادیث وروایات کے بعد سجدۂ شکر سے متعلق چند اہم احکام ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ نمبر ا:**...... اکثر فقہائے کرام کے نزدیک سجدۂ شکر عبادت ہے، اور احناف کا فتویٰ بھی اسی پر ہے۔[۱]

---

[۱] اختلف الفقهاء فى مشروعية السجود للشكر، فذهب الشافعي وأحمد وإسحاق وأبو ثور وابن المنذر وأبو يوسف ومحمد وعليه الفتوى، وهو قول ابن حبيب من المالكية وعزاه ابن القصار إلى مالك وصححه البناني إلى أنه مشروع .لما ورد من حديث أبى بكرة رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم كان إذا أتاه أمر سرور -أو :بشر به -خر ساجدا شاكرا لله وسجد أبو بكر الصديق رضى الله عنه حين فتح اليمامة حين

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سجدۂ شکر کے بارے میں جو یہ مروی ہے کہ یہ کچھ نہیں ہے، تو اس کے بارے میں بعض حضرات نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مراد اس کے عبادت اور مشروع ہونے کی نفی کرنا نہیں ہے، بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ یہ ضروری یا واجب درجہ کا عمل نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ [1]

**مسئلہ نمبر۲:**...... جب کوئی نعمت حاصل ہو، مثلاً اولاد یا بیوی، یا ملازمت یا کاروبار وغیرہ کی نعمت، یا کوئی تکلیف و پریشانی دور ہو، مثلاً مریض کو شفا حاصل ہو، یا گم شدہ چیز واپس مل جائے، یا کسی حادثہ میں جان، مال محفوظ ہو جائے، یا کسی کو بیماری یا پریشانی یا گناہ میں مبتلا دیکھ کر اپنے سلامت ہونے پر خوشی ہو، تو اس قسم کے مواقع پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے۔ [2]

---

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ جاء ہ خبر قتل مسیلمة الکذاب. وسجد علی رضی الله عنه حین وجد ذا الثدیة بین قتلی الخوارج، وروی السجود للشکر عن جماعة من الصحابة. وروی أحمد فی مسنده من حدیث عبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه أن جبریل قال للنبی صلی الله علیه وسلم :یقول الله تعالی :من صلی علیک صلیت علیه، ومن سلم علیک سلمت علیه فسجد النبی صلی الله علیه وسلم شکرا لله وذکر الحاکم أنه صلی الله علیه وسلم سجد لرؤیة زمن، وأخری لرؤیة قرد، وأخری لرؤیة نغاشی قال الحجاوی : النغاشی قیل :هو ناقص الخلقة، وقیل :هو المبتلی، وقیل :مختلط العقل .واستدلوا أیضا بحدیث ابن عباس رضی الله عنهما قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سجدة (ص) : سجدها داود توبة، وأسجدها شکرا، وبحدیث کعب بن مالک رضی الله عنه عند البخاری أنه "لما بشر بتوبة الله علیه خر ساجدا .وذهب أبو حنیفة ومالک علی المشهور عنه، والنخعی علی ما حکاه عنه ابن المنذر إلی أن السجود للشکر غیر مشروع.قال البنانی :وجه المشهور عن مالک عمل أهل المدینة، وذلک لما فی العتبیة أنه قیل لمالک :إن أبا بکر الصدیق سجد فی فتح الیمامة شکرا، قال :ما سمعت ذلک، وأری أنهم کذبوا علی أبی بکر، وقد فتح الله علی رسوله صلی الله علیه وسلم وعلی المسلمین فما سمعت أن أحدا منهم سجد.واحتج ابن المنذر لأصحاب هذا القول بأن النبی صلی الله علیه وسلم شکا إلیه رجل القحط وهو یخطب، فرفع یدیه ودعا، فسقوا فی الحال ودام المطر إلی الجمعة الأخری، فقال رجل :یا رسول الله، تهدمت البیوت وتقطعت السبل فادع الله یرفعه عنا، فدعا فرفعه فی الحال قال :فلم یسجد النبی صلی الله علیه وسلم لتجدد نعمة المطر أولا، ولا لرفع نقمته آخرا .واحتج أیضا بأن الإنسان لا یخلو من نعمة، فإن کلفه لزم الحرج(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۲۴، ص ۲۴۶ و ص ۲۴۷، ماده سجود)

[1] وجه الکراهة علی قول النخعی وأبی حنیفة رضی الله عنهما علی ما ذکره القدوری :أنه لو فعلها من کان منظوراً إلیه، وظن ظان أنه واجب أو سنة متبعة عند حدوث نعمة فقد أدخل فی الدین ما لیس منه، وقد قال علیه السلام :من أدخل فی الدین ما لیس منه فهو مکروه(المحیط البرهانی فی الفقه النعمانی، ج ۵، ص ۳۲۳، کتاب الاستحسان والکراهیة، الفصل السادس فی سجدة الشکر)

[2] یشرع سجود الشکر عند من قال به لطروء نعمة ظاهرة، کأن رزقه الله ولدا بعد الیأس، أو لاندفاع نقمة کأن شفی له مریض، أو وجد ضالة، أو نجا هو أو ماله من غرق أو حریق .أو لرؤیة مبتلی أو عاص أی شکرا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

**مسئلہ نمبر۳:**......فقہائے کرام نے فرمایا کہ سجدۂ شکرہ کے لئے وہی شرائط ہیں، جو کہ نماز کے لئے ہیں، مثلاً لباس، جسم اور جگہ وغیرہ کا پاک ہونا، اور قبلہ کی طرف رخ کرنا، وغیرہ۔ ۱

**مسئلہ نمبر۴:**......سجدۂ شکر کا طریقہ یہ ہے کہ جب سجدۂ شکر کرنا چاہے، تو باوضو ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، اور نماز والے سجدہ کی تکبیرات کہے، اور الحمد للہ پڑھے، اور پھر تکبیر کہتا ہوا سجدہ سے سر اٹھالے۔ اور سجدۂ شکر میں جانے کے لئے تکبیر کہتے وقت ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، اور اسی طرح سجدۂ شکر سے فارغ ہونے کے بعد تشہد اور سلام کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ۲

**مسئلہ نمبر۵:**......اگر کوئی نماز میں مشغول ہو تو نماز میں مشغول ہونے کی حالت میں سجدۂ شکر نہیں کرنا چاہئے۔ ۳

---

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ لله تعالى على سلامته هو من مثل ذلك البلاء وتلك المعصية.وصرح الشافعية والحنابلة بأنه يسن السجود سواء كانت النعمة الحاصلة أو النقمة المندفعة خاصة به أو بنحو ولده، أو عامة للمسلمين، كالنصر على الأعداء ، أو زوال طاعون ونحوه.وفى قول عند الحنابلة :يسجد لنعمة عامة ولا يسجد لنعمة خاصة، قدمه ابن حمدان فى الرعاية الكبرى.ثم إنه عند الشافعية والحنابلة :لا يشرع السجود لاستمرار النعم لأنها لا تنقطع،ولأن العقلاء يهنئون بالسلامة من الأمر العارض ولا يفعلونه كل ساعة .قال الرملى :وتفوت سجدة الشكر بطول الفصل بينها وبين سببها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۴،ص۲۴۸،ماده سجود)

۱ صرح الشافعية والحنابلة بأن سجود الشكر يشترط له ما يشترط للصلاة، أى من الطهارة، واستقبال القبلة، وستر العورة، واجتناب النجاسة.وعلى هذا فمن كان فاقد الطهورين ليس له أن يسجد للشكر كما صرح به الشرقاوى.وعلى القول بجواز سجود الشكر عند المالكية فالمشهور أنه يفتقر إلى طهارة على ظاهر المذهب، واختار بعض المالكية عدم افتقاره إلى ذلك، قال الحطاب :لأن سر المعنى الذى يؤتى بالسجود لأجله يزول لو تراخى حتى يتطهر .واختار ابن تيمية أنه لا يشترط الطهارة لسجود الشكر(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۴،ص۲۴۸،ماده سجود)

۲ البتہ بعض فقہاء سلام پھیرنے کے قائل ہیں۔

يصرح الشافعية والحنابلة بأن سجود الشكر تعتبر فى صفاته صفات سجود التلاوة خارج الصلاة، وإذا أراد أن يسجد للشكر لله تعالى يستقبل القبلة ويكبر ويسجد سجدة يحمد الله تعالى فيها ويسبحه.ثم يكبر تكبيرة أخرى ويرفع رأسه .قال فى الفتاوى الهندية :كما فى سجود التلاوة، وقد قال فى سجود التلاوة: يكبر للسجود ولا يرفع يديه .وإذا رفع من السجود فلا تشهد عليه ولا سلام.غير أن فى التشهد والتسليم عند الشافعية من سجود الشكر بعد الرفع ثلاثة أقوال أصحها :أنه يسلم ولا يتشهد.وعند الحنابلة اختلاف فى سجود التلاوة هل يرفع يديه عند تكبيرتها الأولى أم لا، ومقتضى ذلك جريان الخلاف فى مثل ذلك فى سجدة الشكر، ويسلم، ولا تشهد عليه.وصرحوا أيضا بأنه يعتبر فى سجود الشكر السجود على الأعضاء السبعة، وأن ذلك ركن فيه، ويجب فيه التكبير والتسبيح، إلا أنه ليس فيه تشهد ولا جلوس له، وأنه تجزء فيه تسليمة واحدة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۴،ص۲۴۸وص۲۴۹،ماده سجود)

۳ يصرح الشافعية والحنابلة أنه لا يجوز أن يسجد للشكر وهو فى الصلاة، لأن سببها خارج عن الصلاة،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

**مسئلہ نمبر۶:**......جن اوقات میں نفل نماز کا پڑھنا مکروہ ہے،ان اوقات میں سجدۂ شکر کا کرنا بھی مکروہ ہے۔ [۱]

**مسئلہ نمبر۷:**......نماز سے فارغ ہوکرفوراً سجدۂ شکرکرنے سے پرہیز کرنا چاہئے،کیونکہ اس کی وجہ سے ناواقف لوگ اس کونماز کا حصہ یاضروری عمل سمجھنے لگتے ہیں۔ [۲]

**مسئلہ نمبر۸:**...... اگرکوئی شخص کسی نعمت،فرحت ومسرت کے حاصل ہونے پر بطور شکرانہ کے صرف سجدۂ شکرکرنے کے بجائے دورکعت نفل نماز پڑھ لے،تو بھی جائز ہے۔

فقط واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد رضوان ۲۶/ذوالقعدۃ/۱۴۳۳ھ 14/اکتوبر/2012ء بروزاتوار

ادارہ غفران،راولپنڈی

---

﴿گزشتہ صفحے کابقیہ حاشیہ﴾فإن سجد فی الصلاۃ بطلت صلاتہ .قالوا :إلا أن یکون جاھلا أو ناسیا فلا تبطل، کما لو زاد فی الصلاۃ سجدۃ نسیانا .وفی قول عند الحنابلۃ :لا بأس بسجود الشکر فی الصلاۃ .وقد اختلف فی سجدۃ سورۃ (ص) فقیل :ھی للشکر، وھو ما ذھب إلیہ الشافعیۃ والحنابلۃ لما روی البخاری عن ابن عباس أنہ قال :(ص) لیست من عزائم السجود، وقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیھا،وروی النسائی أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :سجدھا داود توبۃ، ونسجدھا شکرا،وقیل :ھی للتلاوۃ وإلیہ ذھب الحنفیۃ.من أجل ذلک فلو سجد عند سجدۃ سورۃ (ص) فی الصلاۃ بطلت صلاتہ عند الحنابلۃ وھو الأصح عند الشافعیۃ ما لم یکن جاھلا أو ناسیا .أما عند الحنفیۃ فلا تبطل، وقد وافقھم علی ذلک بعض الشافعیۃ من حیث إنھا وإن کانت للشکر إلا أن لھا تعلقا بالصلاۃ، فھی لیست لمحض الشکر، وھو وجہ عند الحنابلۃ کما فی المغنی.قال الرملی من الشافعیۃ :إن کان ناسیا أو جاھلا لا تبطل صلاتہ، ویسجد للسھو، والعالم بحکمھا لو سجد إمامہ لم یجز لہ متابعتہ بل یتخیر بین انتظارہ ومفارقتہ، وانتظارہ أفضل(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، ج۲۴،ص ۲۴۹ وص ۲۵۰ ،مادہ سجود)

[۱] یکرہ عند الحنفیۃ أن یسجد للشکر فی الوقت الذی یکرہ فیہ النفل،وعند الحنابلۃ لا ینعقد فی تلک الأوقات تطوع وإن کان لہ سبب کسجود شکر،ولا یسجد للشکر أثناء استماعہ لخطبۃ الجمعۃ(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، ج۲۴،ص ۲۵۰ ،مادہ سجود)

[۲] (قولہ لکنھا تکرہ بعد الصلاۃ) الضمیر للسجدۃ مطلقا .قال فی شرح المنیۃ آخر الکتاب عن شرح القدوری للزاھدی :أما بغیر سبب فلیس بقربۃ ولا مکروہ، وما یفعل عقیب الصلاۃ فمکروہ لأن الجھال یعتقدونھا سنۃ أو واجبۃ وکل مباح یؤدی إلیہ فمکروہ انتھی.وحاصلہ أن ما لیس لھا سبب لا تکرہ ما لم یؤد فعلھا إلی اعتقاد الجھلۃ سنیتھا کالتی یفعلھا بعض الناس بعد الصلاۃ ورأیت من یواظب علیھا بعد صلاۃ الوتر ویذکر أن لھا أصلا وسندا فذکرت لہ ما ھنا فترکھا ثم قال فی شرح المنیۃ :وأما ما ذکر فی المضمرات أن النبی -صلی اللہ علیہ وسلم -قال لفاطمۃ -رضی اللہ تعالی عنھا :-ما من مؤمن ولا مؤمنۃ یسجد سجدتین إلی آخر ما ذکر ."فحدیث موضوع باطل لا أصل لہ(رد المحتار، ج۲ص ۱۲۰ ،کتاب الصلاۃ،باب سجود التلاوۃ)

کیا آپ جانتے ہیں؟    مفتی محمد رضوان

* 1 دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

# اچھے اور بُرے خواب (سولہویں وآخری قسط)

## نبی ﷺ کو غسلِ تدفین دیتے وقت خواب میں ہدایت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا نَدْرِيْ أَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا، أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِيْ صَدْرِهِ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ : أَنْ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، فَقَامُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهُ، يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهُ بِالْقَمِيْصِ دُوْنَ أَيْدِيْهِمْ (سنن أبی داود، رقم الحديث ۳۱۴۱)

ترجمہ: جب صحابۂ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ آیا ہم (غسل دینے کے لئے) آپ کے جسم سے کپڑے اتار لیں جیسا کہ ہم اپنے دوسرے مردوں کے اتارا کرتے ہیں یا آپ کو کپڑے پہنے پہنے غسل دے دیں، جب اس سلسلہ میں ان میں آپس میں اختلاف ہوا، تو اللہ نے ان پر نیند کا غلبہ فرما دیا، یہاں تک کہ ان میں کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جس کی نیند کی وجہ سے ٹھوڑی اس کے سینہ پر نہ آ گئی ہو۔ اس وقت گھر کے ایک گوشہ میں سے ایک بات کرنے والی کی بات سنائی دی جس کے بارے میں معلوم نہیں تھا کہ وہ کون ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے پہنائے پہنائے غسل دو۔ پس سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور آپ کو کرتہ پہنے پہنے غسل دیا یعنی اس طرح کہ وہ کرتہ کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے اور آپ کے جسم مبارک کو کرتہ کے اوپر

ہی سے مَلتے تھے، اپنے ہاتھوں سے نہ ملتے تھے (ابوداؤد)

## حضرت انس کا حضرت ابنِ عمر کو کھجور کھاتے ہوئے دیکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رَأَیْتُ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَأَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَأْکُلُ تَمْرًا ، فَکَتَبْتُ إِلَیْہِ، إِنِّیْ رَأَیْتُکَ تَأْکُلُ تَمْرًا وَھُوَ حَلاوَۃُ الْإِیْمَانِ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (مصنف ابنِ ابی شیبۃ، رقم الحدیث ۳۱۱۵۷)

ترجمہ: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کھجور کھا رہے ہیں، تو میں نے ان کو یہ لکھ کر بھیجا کہ میں نے آپ کو کھجور کھاتے ہوئے دیکھا ہے، اور یہ ان شاءاللہ تعالیٰ ایمان کی حلاوت (ومٹھاس) ہے (ابنِ ابی شیبہ)

## حضرت ابوبکر کی خون کا پیشاب دیکھنے والے کو تعبیر

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلاً أَتٰی أَبَا بَکْرٍ، فَقَالَ :إِنِّیْ رَأَیْتُ فِی النَّوْمِ کَأَنِّیْ أَبُوْلُ دَمًا ، قَالَ : أَرَاکَ تَأْتِیْ امْرَأَتَکَ وَھِیَ حَائِضٌ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاتَّقِ اللّٰھَ وَ لاَ تَعُدْ (مصنف ابن ابی شیبۃ ، رقم الحدیث ۳۱۱۳۸،ما عَبَرَہ أبو بکرٍ الصّدّیق رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا کہ میں خون کا پیشاب کر رہا ہوں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بیہودہ شغل سے بچو، آئندہ یہ کام مت کرنا (مصنف ابن ابی شیبہ)

## حضرت ابوبکر کے لومڑی نکلتے ہوئے دیکھنے والے کو تعبیر

حضرت عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

أَتٰی رَجُلٌ أَبَا بَکْرٍ فَقَالَ : إِنِّیْ رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَأَنِّیْ أُجْرِیْ ثَعْلَبًا، قَالَ: أَنْتَ

رَجُلٌ كَذُوبٌ، فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلاَ تَعُدْ (مصنف ابن ابی شیبة، ۳۱۱۳۹،ما عَبَرَه أبو بكرٍ الصِّدِّيق رضی الله عنه)

ترجمہ: ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور اس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا کہ میں (اپنے اندر سے) لومڑی نکال رہا ہوں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ جھوٹ بولنے کے عادی شخص ہو، آپ اللہ سے ڈرو اور آئندہ جھوٹ مت بولنا (مصنف ابن ابی شیبہ)

لومڑی دغابازی اور دھوکہ دہی میں مشہور ہے، اور جھوٹ بولنے میں بھی یہی خرابیاں لازم آتی ہیں، اس لئے اپنے اندر سے لومڑی نکلتے ہوئے دیکھنے والے کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھوٹ کے عادی ہونے کی تعبیر دی، اور اسے جھوٹ بولنے سے بچنے کا حکم فرمایا۔

## حضرت عمر کا مرغ کو ٹھونگ مارتے ہوئے دیکھنا

حضرت معدان بن ابی طلحہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، أَوْ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنِّىْ رَأَيْتُ دِيْكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِىْ نَقْرَتَيْنِ، وَلاَ أُرٰى ذٰلِكَ إِلَّا حُضُوْرَ أَجَلِىْ (مُصنف ابن أبی شيبة، رقم الحديث ۳۱۱۴۱،ما عبّره عمر رضی الله عنه مِنَ الرُّؤيا)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ جمعہ کے دن فرمایا، یا جمعہ کے دن خطبہ دیا، جس میں اللہ کی حمد وثناء بیان کی، پھر فرمایا کہ اے لوگو! میں نے سرخ مرغ کو دیکھا ہے ،جس نے مجھے دو ٹھونگیں ماری ہیں، اور میرا خیال یہ ہے کہ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے (ابن ابی شیبہ)

جاریہ بن ادامہ سعدی سے روایت ہے کہ:

حَجَّجْتُ الْعَامَ الَّذِىْ أُصِيْبَ فِيْهِ عُمَرُ، قَالَ :فَخَطَبَ ، فَقَالَ :إِنِّىْ رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيْكًا نَقَرَنِىْ نَقْرَتَيْنِ ، أَوْ ثَلَاثًا (مُصنف ابن أبی شيبة،رقم الحديث ۳۱۱۴۲،ما عبّره عمر رضی الله عنه مِنَ الرُّؤيا)

ترجمہ: جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس سال میں نے حج کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ مرغ نے مجھے دو یا تین ٹھونگیں ماری ہیں (ابن ابی شیبہ)

عبداللہ بن حارث خزاعی سے روایت ہے کہ:

**سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِيْ خُطْبَتِهِ: إِنِّيْ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ دِيْكًا نَقَرَنِيْ وَرَأَيْتُهُ يُجْلِيهِ النَّاسُ عَنِّيْ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا ثَلَاثًا حَتّٰى قَتَلَهُ عَبْدُ الْمُغِيرَةِ: أَبُوْ لُؤْلُؤَةَ** (مُصنف ابن أبی شيبة، رقم الحديث ٣١١٤٣، ما عبّره عمر رضی الله عنه مِنَ الرُّؤيا)

ترجمہ: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ان کے خطبے میں سنا، وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رات (خواب میں) ایک مرغ کو دیکھا ہے جس نے مجھے ٹھونگ ماری، اور میں نے دیکھا کہ اس کو لوگ مجھ سے دور کررہے ہیں، اس کے تین دن بعد ہی مغیرہ کے غلام ابولؤلؤ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کردیا (ابن ابی شیبہ)

حضرت اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

**خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ، فَقَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ فِيْ مَنَامِيْ دِيْكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِيْ عَلٰى مَعْقِدِ إِزَارِيْ ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ، فَاسْتَعْبَرْتُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَقَالَتْ: إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ، قَتَلَكَ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ** (مُصنف ابن أبی شيبة، رقم الحديث ٣١١٤٦، ما عبّره عمر رضی الله عنه مِنَ الرُّؤيا)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا، اور فرمایا کہ میں نے اپنے خواب میں سرخ مرغ کو دیکھا، جس نے مجھے ازار بند والی جگہ تین ٹھونگیں ماری، تو اسماء بنتِ عمیس نے اس کی تعبیر یہ نکالی کی اگر آپ کا خواب سچا ہوا تو ایک عجمی آدمی آپ کو قتل کرے گا (ابن ابی شیبہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خواب سچا ثابت ہوا، اور اس خواب کے بعد مغیرہ کے غلام ابولؤلؤ نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا، جس کے نتیجے میں آپ شہید ہوگئے۔ [۱]

---

[۱] (لما طعن عمر) : بصيغة المجهول أی طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة بالمدينة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذی الحجة سنة ثلاث وعشرين (مرقاة المفاتيح، ج۹ ص ٣٩٠٨، باب مناقب عمر رضی الله عنه)

## عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا فتنہ کے وقت خواب دیکھنا

حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ -وَذٰلِكَ حِيْنَ تَشَعَّبَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلٰى عُثْمَانَ فَصَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ فَأُتِيَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ : سَلْ أَنْ يُّعِيْذَكَ اللّٰهُ . مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ أَعَاذَ مِنْهَا عِبَادَهُ الصَّالِحِيْنَ فَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ اشْتَكٰى فَلَمْ يَخْرُجْ قَطُّ إِلَّا لِجِنَازَةٍ (دلائل النبوة للبيهقي، رقم الحديث ج٦ ص ٤٠٤)

ترجمہ: میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے سنا جو کہ رات کی نماز پڑھ رہے تھے، اور یہ وہ وقت تھا جبکہ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعنہ زنی میں اختلاف کیا، تو انہوں نے رات کو نماز پڑھی، پھر سو گئے، تو آپ کو خواب میں کہا گیا کہ آپ یہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اُس فتنہ سے پناہ عطا فرمائے، جس سے اللہ کے نیک بندوں نے پناہ طلب کی، پھر آپ کھڑے ہوئے، اور آپ نے نماز پڑھی، پھر آپ نے تکلیف اُٹھائی، اور نہیں نکلے کبھی بھی، مگر جنازہ کے لئے (بیہقی)

یہ روایت اور سندوں سے بھی مروی ہے۔ [1]

اس سے فتنہ کے وقت مذکورہ دعا پڑھنے اور فتنے کے وقت سخت ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلنے کی اہمیت معلوم ہوئی۔

ختم شد

---

[1] حدثنا سليمان بن أحمد، حدثنا أحمد بن حماد بن زغبة، حدثنا سعيد بن أبي مريم، حدثنا يحيى بن أيوب، عن يحيى بن سعيد، قال :سمعت عبد الله بن عامر بن ربيعة يصلى من الليل حين نشب الناس فى الفتنة، ثم نام فأرى فى المنام، فقيل له :قم فسل الله أن يعيذك من الفتنة التى أعاذ منها صالح عباده، فقام فصلى، ثم اشتكى فما خرج إلا جنازة(حلية الاولياء، ج ا ص ۱۷۸، تحت ترجمة عامر بن ربيعة)

حدثنا يحيى بن سعيد القطان، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، عن عبد الله بن عامر بن ربيعه، قال :لما نشب الناس فى الطعن على عثمان رضى الله تعالى عنه، قام أبى يصلى من الليل وقال : اللهم قنى من الفتنة مما وقيت به الصالحين من عبادك، قال :فما خرج إلا جنازة(حلية الاولياء، ج ا ص ۱۷۸، تحت ترجمة عامر بن ربيعة)

**عبرت کدہ** ﴿اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَعِبۡرَۃً لِّاُولِی الۡاَبۡصَارِ﴾ ابوجویریہ

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

# حضرت یوسف علیہ السلام (قسط ۲۸)

## مصر میں قحط اور حضرت یوسف کی بھائیوں سے ملاقات

حضرت یوسف علیہ السلام کو ملکِ مصر کی وزارت حاصل ہونے کے بعد ابتدائی سات سال خواب کی تعبیر کے مطابق پورے ملک کے لئے بڑے خوش حالی کے آئے، اوران سات سالوں میں خوب پیداوار ہوئی، اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم کے مطابق لوگ نے بھی پیداوار زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے اور جمع کرنے کی کوشش کی۔

ان خوشحالی کے سات سالوں کے بعد خواب کا دوسرا جزء سامنے آیا کہ شدید قحط پڑا، جو سات سال تک جاری رہا۔ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام پہلے سے اس قحط سے باخبر تھے، اور اس کی مدت کے بارے میں بھی معلوم تھا کہ یہ قحط سات سال تک جاری رہے گا، اس لئے قحط کے ابتدائی سال میں ملک کے موجودہ ذخیرہ کو بڑی احتیاط سے جمع کرلیا، اور پوری حفاظت سے اس کو رکھا۔

مصر کے باشندوں کے پاس ان کی ضرورت کے بقدر غلہ پہلے سے جمع کرادیا گیا، اب جب قحط عام ہوا، اوراطراف وغیرہ سے لوگ سمٹ کر مصر آنے لگے، تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خاص انداز سے غلہ فروخت کرنا شروع کردیا کہ ایک شخص کو ایک اونٹ کے بوجھ سے زیادہ نہ دیتے تھے۔ [1]

---

[1] جس کی مقدار امام قرطبی رحمہ اللہ نے ایک وَسَق یعنی ساٹھ صاع لکھی ہے، جو ہمارے وزن کے اعتبار سے دوسودس سیر یعنی پانچ من سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

ذکر السدی، ومحمد بن إسحاق، وغیرهما من المفسرین :أن السبب الذی أقدم إخوة یوسف بلاد مصر، أن یوسف، علیه السلام، لما باشر الوزارة بمصر، ومضت السبع السنین المخصبة، ثم تلتها سنین الجدب، وعم القحط بلاد مصر بکمالها، ووصل إلى بلاد کنعان، وهی التی فیها یعقوب، علیه السلام، وأولاده .وحینئذ احتاط یوسف، علیه السلام، للناس فی غلاتهم، وجمعها أحسن جمع، فحصل من ذلک مبلغ عظیم، وأهراء متعددة هائلة، وورد علیه الناس من سائر الأقالیم والمعاملات، یمتارون لأنفسهم وعیالهم، فکان لا یعطی الرجل أکثر من حمل بعیر فی السنة .وکان، علیه السلام، لا یشبع نفسه ولا یأکل هو والملک وجنودهما إلا أکلة واحدة فی وسط النهار، حتى یتکفى الناس بما فی أیدیهم مدة السبع سنین .وکان رحمة من الله على أهل مصر(تفسیر ابنِ کثیر، ۴ص۷ ۳۹، سورة یوسف)

اوراس کا اتنا اہتمام کیا کہ غلہ کی فروخت خود اپنی نگرانی میں کراتے تھے، یہ قحط صرف ملکِ مصر میں ہی نہ تھا، بلکہ دور دور کے علاقوں تک پھیلا ہوا تھا۔

کنعان جو فلسطین کا ایک حصہ ہے، اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا وطن ہے، اور آج بھی اس کا شہر ''خلیل'' کے ایک پُر رونق شہر کی صورت میں موجود ہے، یہ خطہ بھی اس قحط کی زَد سے نہ بچا، اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے خاندان میں بے چینی پیدا ہوئی، ساتھ ہی ساتھ مصر کی یہ شہرت بھی عام ہوگئی تھی کہ وہاں غلہ قیمتاً مل جاتا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام تک بھی یہ خبر پہنچی کہ مصر کا بادشاہ رحم دل ہے، اور ساری مخلوقِ خدا کو غلہ دیتا ہے، تو اپنے صاحبزادوں سے فرمایا کہ تم بھی جاؤ، اور مصر سے غلہ لے کر آؤ، اور چونکہ یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ ایک آدمی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلہ نہیں دیا جاتا، اس لئے سب ہی صاحبزادوں کو بھیجنے کی تجویز ہوئی، مگر سب سے چھوٹے بھائی بنیامین کو اپنے پاس ہی اپنی تسلی اور خبر گیری کے لئے روک لیا، یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے، اور حضرت یوسف علیہ السلام کی گم شدگی کے بعد سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی محبت وشفقت ان کے ساتھ متعلق ہوگئی تھی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے دس بھائی کنعان سے سفر کر کے مصر پہنچے، حضرت یوسف علیہ السلام شاہی لباس میں شاہی تخت وتاج کے مالک ہونے کی حیثیت سے سامنے آئے۔

اور بھائیوں نے چونکہ ان کو بچپن میں سات سالہ عمر میں قافلہ والوں کے ہاتھ بیچا تھا، ظاہر ہے کہ اتنے عرصہ میں انسان کا حلیہ بھی بہت کچھ بدل جاتا ہے، اوران کے یہ وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ جس بچہ کو غلام بنا کر فروخت کیا گیا تھا، وہ کسی ملک کا بادشاہ یا وزیر ہوسکتا ہے، اس لئے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ پہچانا، مگر یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

وَجَاءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (سورة يوسف، رقم الآية ۵۸)

یعنی ''اور یوسف علیہ السلام کے بھائی (کنعان سے مصر میں غلہ خریدنے کیلئے) آئے تو یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا اور وہ ان کو نہ پہچان

سکے''

حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں جب یہ بھائی پہنچے، تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا، اور مزید اطمینان کے لئے ان سے ایسے سوالات کئے، جیسے مشتبہ لوگوں سے کئے جاتے ہیں، تا کہ وہ پوری حقیقت واضح کردیں۔

بعض روایات میں اس کی تفصیل بھی آئی ہے کہ پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ مصر کے رہنے والے نہیں ہیں، آپ کی زبان بھی عبرانی ہے، آپ یہاں کیسے پہنچے، تو انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے ملک میں قحط ہے، اور ہم نے آپ کی تعریف سنی، اس لئے غلہ حاصل کرنے آئے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام نے پھر پوچھا کہ ہمیں یہ کیسے اطمینان ہو کہ تم سچ کہہ رہے ہو، اور تم کسی دشمن کے جاسوس نہیں ہو، تو ان سب بھائیوں نے عرض کیا کہ معاذ اللہ ہم سے ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا، ہم تو اللہ کے رسول یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں، جو کنعان میں رہتے ہیں۔ [1] (جاری ہے......)

---

[1] وجاء إخوة يوسف العشرة فدخلوا عليه اى على يوسف عليه السلام فعرفهم يوسف قال ابن عباس ومجاهد عرفهم باول ما نظر إليهم -وقال الحسن لم يعرفهم حتى تعرفوا اليه وهم له منكرون.اى لم يعرفوه قال ابن عباس وكان بين ان قذفوه فى البئر وبين ان دخلوا عليه أربعون سنة فلذلك أنكروه -وقال عطاء انما لم يعرفوه لانه كان على سرير الملك وعلى رأسه تاج الملك -وقيل لانه كان بزى الملوك عليه ثياب حرير وفى عنقه طوق ذهب -قلت وهذا انما يتصور لو كان لبس الحرير والذهب جائزا فى دين يوسف عليه السلام فلما نظر إليهم يوسف وكلموه بالعبرانية قال أخبرونى من أنتم وما أمركم فانى أنكرت شأنكم -قالوا قوم من ارض الشام رعاة أصابنا الجهد فجئنا نمتار الطعام -فقال لعلكم جئتم تنظرون عورة بلادى -قالوا لا والله ما نحن بجواسيس -انما نحن اخوة بنوا اب واحد وهو شيخ صديق يقال له نبى من أنبياء الله عز وجل(التفسير المظهرى، ج۵ص ۱۷۶، سورة يوسف)

طب وصحت

مفتی محمد رضوان

# کلونجی (Black Cumin) کے فوائد وخواص (ساتویں وآخری قسط)

فالج اورلقوہ کی بیماری کے لئے کلونجی درجِ ذیل بہت مفیداورمؤثر ہے:

کلونجی پانچ تولہ، دیسی اجوائن پانچ تولہ، سہاگہ بریاں پانچ تولہ، فلفل دراز پانچ تولہ، کالی مرچ پانچ تولہ، سنامکی پانچ تولہ، کالی ہرڑ پانچ تولہ، پپلہ مول پانچ تولہ، جند بید ستر ایک تولہ۔

ان تمام اشیاء کو باریک پیس کرایک کلوشہد میں ملا کر معجون بنالیں، اورایک چمچ صبح، دوپہر، شام استعمال کریں۔

مذکورہ نسخہ پرانے جوڑوں کے درد، گٹھیا، یوریا اور یورک ایسڈ کی زیادتی، دائمی قبض، بادی، گیس، بدہضمی، اعصابی کھچاؤ وتناؤ، اور پٹھوں کی کمزوری کے لئے بھی مفید ہے (ملاحظہ ہو: کلونجی کے کرشمات، صفحہ۶۴؛ مؤلفہ: حکیم محمد طارق محمود چغتائی، ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی، اُردو بازار، لاہور)

## کلونجی کی چائے

کلونجی ہلکی کوٹی ہوئی چوتھائی چمچ، ایک کپ پانی میں اُبال لیں، اور چائے کی طرح دن میں دو یا تین مرتبہ استعمال کریں۔

یہ چائے مختلف مریضوں اور بیماروں کے لئے مفید ومؤثر ہے۔

چنانچہ دماغ کی کمزوری اور نسیان وبھول، اعصابی کمزوری اور پٹھوں کے کھچاؤ کے لئے، دائمی نزلہ اور ناک سے پانی بہنے، سینے پھیپھڑوں وغیرہ میں جمے ہوئے بلغم کو خارج کرنے، آواز صاف کرنے، گلے کے وَرم اور ٹانسلز کے لئے، کانوں کے بہنے اور سماعت کی کمی کے لئے، مختلف قسم کی الرجی کے لئے، پسلی کے درد، نمونیہ، پھپھڑوں کی جھلی کے وَرم، سینے کی جکڑن، گیس وبدہضمی، پتہ کی پتھری، بادی بواسیر، ایگزیما، داد، چنبل، سردیوں میں ہاتھ پاؤں اور ایڑیوں کے پھٹنے اور بطورِ خاص گردے کے مخصوص وَرم یعنی ''برائٹ ڈیزیز'' کے لئے مفید ہے (ایضاً صفحہ۶۲ تاص۶۴)

ختم شد

**اخبارِ ادارہ** **مولانا محمد امجد حسین**

# ادارہ کے شب وروز

H

r ...... جمعہ۱۰/۱۷/۲۴/ ذیقعدہ کو متعلقہ مساجد میں وعظ ومسائل کے سلسلے حسبِ معمول ہوئے۔

r ......۳/۱۲/۱۹/۲۶/ ذیقعدہ، اتوار (دن دس بجے) مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم کی ہفتہ وار اصلاحی مجلس حسبِ معمول منعقد ہوتی رہی۔

r ......۱۹/۲۶/ ذیقعدہ، اتوار، بعد ظہر قرآنی شعبہ جات کے طلبہ وطالبات کے لئے بزمِ ادب اور بعد عصر شعبہ حفظ کے لئے اصلاحی درس کی مجلس منعقد ہوئی۔

r ...... ماہِ ذیقعدہ شروع ہوتے ہی ادارہ غفران کے تحت اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کا سلسلہ شروع ہوگیا، ذیقعدہ کے آخری عشرے میں اضاحی (قربانی کے جانور) کی خریداری کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا، امسال شہر کے مضافات میں ایک جگہ ان کے رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے، اجتماعی قربانی کے سلسلے کی دیگر انتظامی سرگرمیاں اور متعلقہ اشیاء کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔

r ......۱۸/ ذیقعدہ/ ہفتہ، حضرت مدیر کسی ضرورت سے مع اہلِ خانہ ووالدہ محترمہ کے اسلام آباد تشریف لے گئے۔

r ......۲۳/ ذیقعدہ/ جمعرات، شام کو مفتی محمد یونس صاحب زید مجدہٗ (مع اہلیہ صاحبہ) حج کے لئے روانہ ہوئے۔

r ......۲۵/ ذیقعدہ/ ہفتہ، قاری فضل الحکیم صاحب زیدہ مجدہٗ (بحریہ ٹاؤن) ادارہ میں تشریف لائے، بعد عشاء ادارہ کے اراکین کے ساتھ مجالست رہی، باہمی دلچسپی کے مختلف امور زیرِ بحث آئے۔

r ...... ذیقعدہ کے مہینے میں تعمیرِ پاکستان سکول کے امور میں بعض انتظامی تبدیلیاں ہوئیں، سکول کی تیسری اور چوتھی منزلوں کا تعمیراتی کام آخری مراحل میں ہے، اللہ تعالیٰ خیر وعافیت سے پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

---

## ہفتہ وار اصلاحی مجلس

ادارہ غفران میں

حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم

کی ہفتہ وار اصلاحی مجلس بروز اتوار، صبح دس بجے ہوتی ہے۔

## اخبارِ عالم

حافظ غلام بلال

### دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم و مفید حالات و واقعات، حادثات و تغیرات

? 21/ستمبر 2012ء، بمطابق ۳/ذیقعدہ/1433ھ : پاکستان: گستاخانہ فلم، اسلام آباد میں ہنگامے، 6 چوکیاں نذرِ آتش، رینجرز طلب، جھڑپوں میں 100 زخمی ? 22/ستمبر: پاکستان: گستاخانہ فلم، اسلام آباد، لاہور، کراچی اور پشاور میدانِ جنگ بنے رہے، 31 ہلاک ? 23/ستمبر: پاکستان: جلاؤ، گھیراؤ کے بعد حالات معمول پر آگئے، لاہور میں 6 ہزار 36 افراد کے خلاف مقدمہ ? 24/ستمبر: پاکستان: پیٹرول 1.73 روپے فی لیٹر، سی این جی 1.59 روپے فی کلو مہنگی، مٹی کا تیل 3 روپے فی لیٹر سستا ? 25/ستمبر: پاکستان: دوہری شہریت، رحمٰن ملک اور 11 نااہل ارکان کے کسی فوجداری کاروائی کے لئے سیشن جج کے سپرد ? 26/ستمبر: پاکستان: مسجدِ نبوی، توسیعی منصوبے کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا، منصوبے پر 80 ارب ریال لاگت آئے گی، 28 لاکھ افراد نماز ادا کر سکیں گے ? 27/ستمبر: پاکستان: خواتین کے کم ٹرن آؤٹ پر دوبارہ پولنگ ہوگی، ووٹ سے روکنے کے خلاف قانون سازی کا فیصلہ ? 28/ستمبر: پاکستان: الیکشن میں فوج بھی طلب کر سکتے ہیں، سپریم کورٹ نے مجھے بااختیار بنادیا، چیف الیکشن کمشنر، بلوچستان میں قومی اسمبلی کی 16 نشستیں بڑھانے کی تجویز ? 29/ستمبر: پاکستان: نئے ٹور آپریٹرز کو حج کوٹہ الاٹ نہ کرنے پر وزیر مذہبی امور کو توہینِ عدالت کا نوٹس ? 30/ستمبر: پاکستان: میٹروپولیٹن کارپوریشنز، 18 ڈسٹرکٹ کونسلز، سندھ میں نئے بلدیاتی ڈھانچے کا نوٹیفکیشن ? یکم/اکتوبر: پاکستان: پیٹرول 6 روپے، مٹی کا تیل 40، ڈیزل 14 پیسے فی لیٹر سستا، سی این جی کی قیمت میں ساڑھے 5 روپے تک کمی ? 02/اکتوبر: پاکستان: بلدیاتی آرڈیننس اسمبلی سے منظور، اندرون سندھ ہڑتال اور مظاہرے ? 03/اکتوبر: پاکستان: بجلی بلوں میں نیلم جہلم ڈویلپمنٹ چارج وصولی کے خلاف حکمِ امتناعی ? 04/اکتوبر: پاکستان: بجلی کے تمام تھرمل پروجیکٹس کے لئے آئندہ صرف تھر کا کوئلہ استعمال کرنے کا فیصلہ ? 05/اکتوبر: پاکستان: 9 سال میں 253 ڈرون حملے، 2 ہزار سے زائد ہلاکتیں، رپورٹ ? 06/اکتوبر: پاکستان: دوہری شہریت پر خالی ہونے والی 3 قومی 5 صوبائی نشستوں پر ضمنی انتخابات 17 نومبر کو ہونگے ? 07/اکتوبر: پاکستان: 23 لاکھ گاڑیوں کا ڈیٹا حاصل، ساڑھے 5 لاکھ غیر قانونی نکلیں، ایف بی آر نے کریک ڈاؤن کی منظوری دے دی ? 08/اکتوبر: پاکستان: خیر پور، وزیرِ اعلیٰ سندھ کی بیٹی کے جلسے پر فائرنگ، 6 افراد جاں بحق، 20 زخمی ? 09/اکتوبر: پاکستان: ایکسپلوسیو ڈپارٹمنٹ، جعلی تھرڈ پارٹیز کی رجسٹریشن میں ایک ارب کی بدعنوانی۔

﴿بقیہ صفحہ ۴۷ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترتیب و پیشکش مولانا طارق محمود

# ماہنامہ التبلیغ جلد نمبر ۹ (۱۴۳۳ھ) کی اجمالی فہرست

## ﴿ اداریہ ﴾



| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ و صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| گزرگاہوں پر تنگی نہ پیدا کیجئے | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱ ص۳ |
| کیا اِن بحرانوں پر قابو پانا ممکن ہے؟ | // // | شمارہ۲ ص۳ |
| انگلش ضرور پڑھائیں مگر............ | // // | شمارہ۳ ص۳ |
| ملکی ترقی کے لیے قومی زبان کی اہمیت | // // | شمارہ۴ ص۳ |
| کیا عصری تعلیم کا معیار خالص انگلش زبان پر ہے؟ | // // | شمارہ۵ ص۳ |
| چھوٹے بچوں کے عصری نصاب کو ہلکا کرنے کی ضرورت | // // | شمارہ۶ ص۳ |
| کاشتکاری ذریعۂ معاش بھی اور صدقہ بھی | // // | شمارہ۷ ص۳ |
| لوڈ شیڈنگ، ہڑتال اور املاک کی تباہی | // // | شمارہ۸ ص۳ |
| ماہِ رمضان میں خدمتِ خلق اور نفع رسانی کی ضرورت | // // | شمارہ۹ ص۳ |
| ایک اور سیلاب کے خطرات | // // | شمارہ۱۰ ص۳ |
| گستاخانہ فلم کے خلاف ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے | // // | شمارہ۱۱ ص۳ |
| بنجر زمینوں کو آباد کرنے کی ضرورت | // // | شمارہ۱۲ ص۳ |



## ﴿ درسِ قرآن ﴾



| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ و صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| اللہ کی وحدانیت کا اعلانِ عام اور اسمِ اعظم (سورہ بقرہ قسط۸۶) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱ ص۵ |
| اللہ تعالیٰ کی وحدت وقدرت کے چند عقلی دلائل (سورہ بقرہ قسط۸۷) | // // | شمارہ۲ ص۵ |
| اللہ کا شریک بنانے اور شریک کے ساتھ اللہ جیسی محبت کا وبال (سورہ بقرہ قسط۸۸) | // // | شمارہ۳ ص۵ |

| | | |
|---|---|---|
| آخرت میں اسباب ختم ہو جائیں گے (سورہ بقرہ قسط۸۹) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۴ص۷ |
| حلال پاکیزہ کھانے اور شیطان کی پیروی سے بچنے کا حکم (سورہ بقرہ قسط۹۰) | // // | شمارہ۵ص۶ |
| آباء واجداد کی گمراہ کن پیروی سے بچنے کا حکم (سورہ بقرہ قسط۹۱) | // // | شمارہ۶ص۶ |
| پاکیزہ کھانا اور اللہ کا شکر کرنا (سورہ بقرہ قسط۹۲) | // // | شمارہ۷ص۵ |
| مُردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی حرمت (سورہ بقرہ قسط۹۳) | // // | شمارہ۸ص۶ |
| غیرُ اللہ کے نام پر ذبح شدہ کی حرمت اور مضطر کا حکم (سورہ بقرہ: قسط۹۴) | // // | شمارہ۹ص۵ |
| (سورہ بقرہ: قسط۹۵) احکامِ الٰہی کو چھپانا اور اِن کی خرید وفروخت کرنا | // // | شمارہ۱۰ص۴ |
| ہدایت کے بدلہ ضلالت اور مغفرت کے بدلہ عذاب خریدنا (سورہ بقرہ: قسط۹۶) | // // | شمارہ۱۱ص۷ |
| اصل نیکی اور سچّے ومتقی لوگوں کی پہچان (سورہ بقرہ: قسط۹۷) | // // | شمارہ۱۲ص۷ |


## ﴿درسِ حدیث﴾


| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| دس محرم کے روزہ کی فضیلت | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱ص۱۱ |
| صلاۃُ التسبیح کے فضائل واحکام (قسط۱) | // // | شمارہ۲ص۱۰ |
| صلاۃُ التسبیح کے فضائل واحکام (قسط۲) | // // | شمارہ۳ص۹ |
| صلاۃُ التسبیح کے فضائل واحکام (تیسری وآخری قسط) | // // | شمارہ۴ص۱۰ |
| عصر کی نماز سے پہلے چار یا دو رکعتوں کی فضیلت | // // | شمارہ۵ص۱۱ |
| سنت ونفل نمازوں کی فضیلت واہمیت | // // | شمارہ۶ص۱۱ |
| سفر میں سنت ونفل نمازوں کا حکم | // // | شمارہ۷ص۹ |
| بہن بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کی فضیلت واہمیت | // // | شمارہ۸ص۱۳ |
| اولاد کے ساتھ صلہ رحمی کی فضیلت واہمیت (قسط۱) | // // | شمارہ۹ص۱۴ |
| اولاد کے ساتھ صلہ رحمی کی فضیلت واہمیت (دوسری وآخری قسط) | // // | شمارہ۱۰ص۷ |
| والدین کے بہن بھائیوں اور دیگر اقرباء کے ساتھ صلہ رحمی | // // | شمارہ۱۱ص۹ |
| سفر شروع کرنے کا ارادہ اور سفر سے واپسی کے وقت کی نماز | // // | شمارہ۱۲ص۱۱ |

# مقالات ومضامین



| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| دس محرم کو اہل وعیال پر وسعت کرنا | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱ص۲۱ |
| ہوس کی امیری، ہوس کی وزیری (اس دور کے چارہ گر کہاں ہیں؟ قسط۲۴) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۱ص۳۲ |
| سفر کندیاں وکالا باغ (قسط۲) | // // | شمارہ۱ص۳۶ |
| تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط۲) | مفتی منظور احمد | شمارہ۱ص۴۲ |
| تداعی کے ساتھ جماعتی ذکر (چند شبہات کا ازالہ) (قسط۱۲) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱ص۴۶ |
| حلقۂ نور میں پابندِ سلاسل ہُوا میں (اس دور کے چارہ گر کہاں ہیں؟ قسط۲۵) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۲ص۲۵ |
| سفر کندیاں وکالا باغ (تیسری وآخری قسط) | // // | شمارہ۲ص۳۱ |
| تداعی کے ساتھ جماعتی ذکر (چند شبہات کا ازالہ) (تیرہویں وآخری قسط) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۲ص۳۶ |
| مصائب کے دینی ودنیوی اسباب اوران پر صبر کی فضیلت (اس دور کے چارہ گر کہاں ہیں؟ قسط۲۶) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۳ص۱۷ |
| راول ڈیم سے خان پور ڈیم تک (قسط۱) | ابوعشرت حسین | شمارہ۳ص۲۲ |
| ہمارے شیخ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ (قسط۱) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۳ص۲۵ |
| تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط۳) | مفتی منظور احمد | شمارہ۳ص۲۸ |
| کیپ ایبل کمپنی کے بارے میں انتباہ | ادارہ | شمارہ۳ص۳۱ |
| مجھے ہے حکمِ اذاں...... (اس دور کے چارہ گر کہاں ہیں؟ قسط۲۷) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۴ص۱۸ |
| راول ڈیم سے خان پور ڈیم تک (قسط۲) | ابوعشرت حسین | شمارہ۴ص۲۴ |
| ہمارے شیخ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ (قسط۲) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۴ص۳۰ |
| تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط۴) | مفتی منظور احمد | شمارہ۴ص۳۴ |
| تعمیرِ پاکستان سکول | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۵ص۱۴ |
| اس درد کا بھی کریں کچھ مداوا (اس دور کے چارہ گر کہاں ہیں؟ آخری قسط۲۸) | // // | شمارہ۵ص۱۶ |
| راول ڈیم سے خان پور ڈیم تک (قسط۳) | ابوعشرت حسین | شمارہ۵ص۲۳ |
| نماز میں سجدۂ تلاوت سے متعلق ایک مسئلہ کی وضاحت | مفتی محمد رضوان | شمارہ۵ص۲۶ |

| | | |
|---|---|---|
| ہمارے شیخ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ (قسط۳) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۵ ص۳۰ |
| تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط۵) | مفتی منظور احمد | شمارہ۵ ص۳۶ |
| ظالم سماج (قسط۱) | ابومنزہ گلالئی | شمارہ۶ ص۱۶ |
| راول ڈیم سے خان پور ڈیم تک (قسط۴) | ابوعشرت حسین | شمارہ۶ ص۲۱ |
| ہمارے شیخ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ (چوتھی وآخری قسط) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۶ ص۲۴ |
| شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط۱) | // // | شمارہ۶ ص۲۸ |
| تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط۶) | مفتی منظور احمد | شمارہ۶ ص۳۶ |
| ظالم سماج (دوسری وآخری قسط) | ابومنزہ گلالئی | شمارہ۷ ص۱۴ |
| راول ڈیم سے خان پور ڈیم تک (قسط۵) | ابوعشرت حسین | شمارہ۷ ص۱۹ |
| شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط۲) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۷ ص۲۴ |
| تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط۷) | مفتی منظور احمد | شمارہ۷ ص۲۹ |
| جنت کی کہانی قرآن کی زبانی (جنت اور اس کی بہاریں: قسط۱) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۸ ص۱۹ |
| راول ڈیم سے خان پور ڈیم تک (قسط۶) | ابوعشرت حسین | شمارہ۸ ص۲۳ |
| شعبان کے آخر میں روزہ اور قبل از وقت رمضان کا آغاز | مفتی محمد رضوان | شمارہ۸ ص۲۸ |
| سلام کے مسنون اور غیر مسنون الفاظ | مولانا محمد ناصر | شمارہ۸ ص۳۴ |
| شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط۳) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۸ ص۴۰ |
| تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط۸) | مفتی منظور احمد | شمارہ۸ ص۵۱ |
| جنت کی کہانی قرآن کی زبانی (جنت اور اس کی بہاریں: قسط۲) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۹ ص۲۰ |
| راول ڈیم سے خان پور ڈیم تک (ساتویں وآخری قسط) | ابوعشرت حسین | شمارہ۹ ص۲۴ |
| رمضان اور عید کے چاند کے احکام | مفتی محمد رضوان | شمارہ۹ ص۲۷ |
| رمضان میں فجر کی جماعت جلدی ادا کرنا | // // | شمارہ۹ ص۳۱ |
| رمضان میں افطار کی وجہ سے مغرب کی نماز میں تاخیر کرنا | // // | شمارہ۹ ص۳۲ |
| صدقۂ فطر کی فضیلت | // // | شمارہ۹ ص۳۷ |
| سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کے فضائل | مولانا محمد ناصر | شمارہ۹ ص۴۰ |

| | | |
|---|---|---|
| شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط۴) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۹ ص۴۵ |
| تجارت انبیاء و صلحاء کا پیشہ (قسط۹) | مفتی منظور احمد | شمارہ۹ ص۵۳ |
| عید کے دن کے مختصر مسنون و مستحب اعمال | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱۰ ص۱۳ |
| عید کی نماز کا طریقہ | // // | شمارہ۱۰ ص۱۴ |
| شوّال کے چھ روزوں کے فضائل و احکام | // // | شمارہ۱۰ ص۱۶ |
| جنت کی کہانی قرآن کی زبانی (جنت اور اس کی بہاریں: قسط۳) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۱۰ ص۲۷ |
| کٹاس راج میں ایک دن | ابوعشرت حسین | شمارہ۱۰ ص۳۲ |
| ہر ملاقات کے وقت سلام کی تاکید | مولانا محمد ناصر | شمارہ۱۰ ص۳۸ |
| شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط۵) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱۰ ص۴۶ |
| تجارت انبیاء و صلحاء کا پیشہ (قسط۱۰) | مفتی منظور احمد | شمارہ۱۰ ص۵۳ |
| ادارہ غفران میں اجتماعی قربانی | ادارہ | شمارہ۱۱ ص۱۵ |
| جنت کی کہانی قرآن کی زبانی (جنت اور اس کی بہاریں: قسط۴) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۱۱ ص۱۷ |
| مدفنِ اعظم | محمد امجد حسین | شمارہ۱۱ ص۲۰ |
| ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی | ابوعشرت حسین | شمارہ۱۱ ص۲۱ |
| سلام کرنے میں پہل کرنے کی اہمیت اور سلام نہ کرنے کی بُرائی | مولانا محمد ناصر | شمارہ۱۱ ص۲۴ |
| شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط۶) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱۱ ص۲۹ |
| تجارت انبیاء و صلحاء کا پیشہ (قسط۱۱) | مفتی منظور احمد | شمارہ۱۱ ص۳۸ |
| نو ذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱۲ ص۱۵ |
| جنت کی کہانی قرآن کی زبانی (جنت اور اس کی بہاریں: قسط۵) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۱۲ ص۱۷ |
| ابجد کے اعداد و حروف | ابوعشرت حسین | شمارہ۱۲ ص۲۱ |
| سلام کر کے قطع تعلقی کے گناہ سے بچنا | مولانا محمد ناصر | شمارہ۱۲ ص۲۸ |
| شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط۷) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱۲ ص۳۲ |
| تجارت انبیاء و صلحاء کا پیشہ (قسط۱۲) | مفتی منظور احمد | شمارہ۱۲ ص۳۷ |

## ﴿تاریخی معلومات﴾



| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ماہِ ذیقعدہ: پانچویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | مولانا طارق محمود | شمارہ ۱ ص ۵۰ |
| ماہِ ذی الحجہ: پانچویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۲ ص ۳۹ |
| ماہِ محرم: پانچویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۳ ص ۳۸ |
| ماہِ صفر: پانچویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۴ ص ۳۷ |
| ماہِ ربیع الاول: پانچویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۵ ص ۳۹ |
| ماہِ ربیع الآخر: پانچویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۶ ص ۴۰ |
| ماہِ جمادی الاولیٰ: پانچویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۷ ص ۳۵ |
| ماہِ جمادی الاخریٰ: پانچویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۸ ص ۵۶ |
| ماہِ رجب: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۹ ص ۵۷ |
| ماہِ شعبان: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۱۰ ص ۵۷ |
| ماہِ رمضان: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۱۱ ص ۴۲ |
| ماہِ شوال: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات | // // | شمارہ ۱۲ ص ۴۰ |



## ﴿آداب المعاشرت﴾



| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| والدین کے ساتھ صلہ رحمی کی تاکید اور قطع رحمی کا وبال (قسط۳) | مفتی محمد رضوان | شمارہ ۱ ص ۵۶ |
| والدین کے ساتھ صلہ رحمی کی تاکید اور قطع رحمی کا وبال (قسط۴) | // // | شمارہ ۲ ص ۴۱ |
| والدین کے ساتھ صلہ رحمی کی تاکید اور قطع رحمی کا وبال (پانچویں وآخری قسط) | // // | شمارہ ۳ ص ۴۰ |
| والدین کی وفات کے بعد صلہ رحمی کا طریقہ اور اُس کی فضیلت (قسط۱) | // // | شمارہ ۴ ص ۴۰ |
| والدین کی وفات کے بعد صلہ رحمی کا طریقہ اور اُس کی فضیلت (قسط۲) | // // | شمارہ ۵ ص ۴۱ |
| والدین کی وفات کے بعد صلہ رحمی کا طریقہ اور اُس کی فضیلت (قسط۳) | // // | شمارہ ۶ ص ۴۲ |
| والدین کی وفات کے بعد صلہ رحمی کا طریقہ اور اُس کی فضیلت (چوتھی وآخری قسط) | // // | شمارہ ۷ ص ۳۷ |

## ﴿علم کے مینار﴾

| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| امام شافعی رحمہ اللہ کا سفرنامہ (قسط۳) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ ۱ ص ۶۰ |
| امام شافعی رحمہ اللہ کا سفرنامہ (قسط۴) | // // | شمارہ ۲ ص ۴۹ |
| امام شافعی رحمہ اللہ کا سفرنامہ (قسط۵) | // // | شمارہ ۳ ص ۴۶ |
| امام شافعی رحمہ اللہ کا سفرنامہ (چھٹی و آخری قسط) | // // | شمارہ ۴ ص ۴۴ |
| عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۱) | // // | شمارہ ۵ ص ۴۶ |
| عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۲) | // // | شمارہ ۶ ص ۴۸ |
| عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۳) | // // | شمارہ ۷ ص ۴۰ |
| عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۴) | // // | شمارہ ۸ ص ۵۹ |
| عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۵) | // // | شمارہ ۹ ص ۶۰ |
| عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۶) | // // | شمارہ ۱۰ ص ۶۱ |
| عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۷) | // // | شمارہ ۱۱ ص ۴۵ |
| عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۸) | // // | شمارہ ۱۲ ص ۴۳ |

## ﴿تذکرۂ اولیاء﴾

| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے (تذکرہ مولانا رومی کا: قسط۱۶) | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ ۱ ص ۶۲ |
| اقبال ورومی (تذکرہ مولانا رومی کا: قسط۱۷) | // // | شمارہ ۲ ص ۵۲ |
| اقبال ورومی (تذکرہ مولانا رومی کا: قسط۱۸) | // // | شمارہ ۳ ص ۵۰ |
| اقبال ورومی (تذکرہ مولانا رومی کا: قسط۱۹) | // // | شمارہ ۴ ص ۴۹ |
| اقبال ورومی (تذکرہ مولانا رومی کا: قسط۲۰) | // // | شمارہ ۵ ص ۴۹ |
| اقبال ورومی (تذکرہ مولانا رومی کا: آخری قسط۲۱) | // // | شمارہ ۶ ص ۵۱ |
| حضرت سلطان باھو رحمہ اللہ اور آپ کا عارفانہ کلام | // // | شمارہ ۷ ص ۴۵ |

| | | |
|---|---|---|
| شیخ ابوالقاسم القشیری رحمہ اللہ | مفتی محمد امجد حسین | شمارہ۸ص۶۴ |
| اولیاءاللہ کے عجیب واقعات | // // | شمارہ۹ص۶۴ |
| زندوں کے اعمال صالحہ پر مرنے والوں کی خوشی | // // | شمارہ۱۰ص۶۵ |
| خودی کے عارفوں کا ہے مقام بادشاہی | // // | شمارہ۱۱ص۴۸ |
| موت کی فکر کرنی ہے ضرور...... | // // | شمارہ۱۲ص۵۰ |

## ﴿پیارے بچو!﴾

| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ایک بادشاہ اور ایک بے وقوف غریب | بنتِ فاطمہ | شمارہ۱ص۶۶ |
| تیل اور پانی کے درمیان گفتگو | // // | شمارہ۲ص۶۲ |
| نیکیوں کا بدلہ | // // | شمارہ۳ص۶۰ |
| ایک نیک بادشاہ کا واقعہ | // // | شمارہ۴ص۵۹ |
| ایمان دار کسان | // // | شمارہ۵ص۵۶ |
| صبر کی طاقت | // // | شمارہ۶ص۶۱ |
| بُری دوستی کا انجام | // // | شمارہ۷ص۵۴ |
| عقل مند بادشاہ | // // | شمارہ۸ص۶۹ |
| قیمتی ہیرا | // // | شمارہ۹ص۶۷ |
| وعدہ | // // | شمارہ۱۰ص۶۹ |
| اچھی اور بُری نیت کا فرق | ابوھادی | شمارہ۱۱ص۵۱ |
| گھر کی باتیں | مولانا محمد ناصر | شمارہ۱۲ص۵۴ |

## ﴿بزمِ خواتین﴾

| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ماہواری کے بعض احکام (قسط۲) | مفتی محمد یونس | شمارہ۱ص۶۸ |
| ماہواری کے بعض احکام (قسط۳) | // // | شمارہ۲ص۶۴ |

| | | |
|---|---|---|
| ماہواری کے بعض احکام (چوتھی وآخری قسط) | مفتی محمد یونس | شمارہ ۳ ص ۶۳ |
| عدت کے احکام (قسط ۱) | // // | شمارہ ۴ ص ۶۱ |
| عدت کے احکام (قسط ۲) | // // | شمارہ ۵ ص ۵۷ |
| عدت کے احکام (قسط ۳) | // // | شمارہ ۶ ص ۶۳ |
| عدت کے احکام (قسط ۴) | // // | شمارہ ۷ ص ۵۶ |
| عدت کے احکام (قسط ۵) | // // | شمارہ ۸ ص ۷۱ |
| عدت کے احکام (قسط ۶) | // // | شمارہ ۹ ص ۶۹ |
| عدت کے احکام (قسط ۷) | // // | شمارہ ۱۰ ص ۷۱ |
| عدت کے احکام (قسط ۸) | // // | شمارہ ۱۱ ص ۵۴ |
| عدت کے احکام (قسط ۹) | // // | شمارہ ۱۲ ص ۵۹ |

## ﴿آپ کے دینی مسائل کا حل﴾

| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| کان وغیرہ کٹے ہوئے جانور کی قربانی کی تحقیق | ادارہ | شمارہ ۱ ص ۷۳ |
| تحیۃ الوضوء کی نماز کے فضائل واحکام | // // | شمارہ ۲ ص ۶۹ |
| لے پالک اور منہ بولی اولاد کی شرعی حیثیت | // // | شمارہ ۳ ص ۷۰ |
| ظہر سے قبل وبعد کی سنتوں کے فضائل واحکام | // // | شمارہ ۴ ص ۶۶ |
| نصاب سے زائد مخصوص مقدار کے زکاۃ سے عفو ہونے کی تحقیق | // // | شمارہ ۵ ص ۶۰ |
| جمعہ یا رمضان میں فوت ہونے پر عذابِ قبر کی تحقیق | // // | شمارہ ۶ ص ۶۷ |
| عورتوں کا مَرد امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا | // // | شمارہ ۷ ص ۵۹ |
| اجتماعی اعتکاف کا شرعی حکم | // // | شمارہ ۸ ص ۷۵ |
| معتکف کو جمعہ کے دن یا ٹھنڈک کی غرض سے غسل کا حکم | // // | شمارہ ۹ ص ۷۱ |
| وتروں کے بعد نوافل بیٹھ کر پڑھنے کی تحقیق | // // | شمارہ ۱۰ ص ۷۳ |
| سنت ونفل نماز بیٹھ کر اور سواری پر پڑھنے کے احکام | // // | شمارہ ۱۱ ص ۵۷ |
| سجدۂ شکر کا حکم | // // | شمارہ ۱۲ ص ۶۵ |

## ﴿کیا آپ جانتے ہیں؟﴾


| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۵) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۱ص۸۱ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۶) | // // | شمارہ۲ص۷۹ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۷) | // // | شمارہ۳ص۸۰ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۸) | // // | شمارہ۴ص۸۱ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۹) | // // | شمارہ۵ص۷۵ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۱۰) | // // | شمارہ۶ص۸۱ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۱۱) | // // | شمارہ۷ص۸۴ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۱۲) | // // | شمارہ۸ص۸۱ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۱۳) | // // | شمارہ۹ص۸۵ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۱۴) | // // | شمارہ۱۰ص۸۵ |
| اچھے اور بُرے خواب (قسط۱۵) | // // | شمارہ۱۱ص۷۴ |
| اچھے اور بُرے خواب (سولہویں وآخری قسط) | // // | شمارہ۱۲ص۷۲ |


## ﴿عبرت کدہ﴾


| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۱۷) | ابوجویریہ | شمارہ۱ص۸۶ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۱۸) | // // | شمارہ۲ص۸۹ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۱۹) | // // | شمارہ۳ص۸۵ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۲۰) | // // | شمارہ۴ص۸۶ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۲۱) | // // | شمارہ۵ص۸۶ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۲۲) | // // | شمارہ۶ص۸۷ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۲۳) | // // | شمارہ۷ص۸۸ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۲۴) | // // | شمارہ۸ص۸۷ |

| | | |
|---|---|---|
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط ۲۵) | ابوجویریہ | شمارہ۹ص ۸۸ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط ۲۶) | // // | شمارہ۱۰ص ۸۸ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط ۲۷) | // // | شمارہ۱۱ص ۸۶ |
| حضرت یوسف علیہ السلام (قسط ۲۸) | // // | شمارہ۱۲ص ۷۷ |

## ﴿طب وصحت﴾

| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| اچھی اور بُری عادتیں | جناب مسعود احمد برکاتی صاحب | شمارہ۱ص ۸۸ |
| انڈا | حکیم محمد سعید صاحب | شمارہ۲ص ۹۲ |
| شہد (HONEY) کے فوائد وخواص (قسط۱) | مفتی محمد رضوان | شمارہ۳ص ۸۹ |
| شہد (HONEY) کے فوائد وخواص (قسط۲) | // // | شمارہ۴ص ۸۹ |
| شہد (HONEY) کے فوائد وخواص (تیسری وآخری قسط) | // // | شمارہ۵ص ۸۹ |
| کلونجی (Black Cumin) کے فوائد وخواص (قسط۱) | // // | شمارہ۶ص ۹۰ |
| کلونجی (Black Cumin) کے فوائد وخواص (قسط۲) | // // | شمارہ۷ص ۹۱ |
| کلونجی (Black Cumin) کے فوائد وخواص (قسط۳) | // // | شمارہ۸ص ۸۹ |
| کلونجی (Black Cumin) کے فوائد وخواص (قسط۴) | // // | شمارہ۹ص ۹۱ |
| کلونجی (Black Cumin) کے فوائد وخواص (قسط۵) | // // | شمارہ۱۰ص ۹۱ |
| کلونجی (Black Cumin) کے فوائد وخواص (قسط۶) | // // | شمارہ۱۱ص ۸۹ |
| کلونجی (Black Cumin) کے فوائد وخواص (ساتویں وآخری قسط) | // // | شمارہ۱۲ص ۸۰ |

## ﴿اخبارِ ادارہ﴾

| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ادارہ کے شب وروز | مولانا محمد امجد حسین | شمارہ۱ص ۹۲ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۲ص ۹۳ |

| | | |
|---|---|---|
| ادارہ کے شب وروز | مولانا محمد امجد حسین | شمارہ۳ ص۹۳ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۴ ص۹۲ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۵ ص۹۴ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۶ ص۹۳ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۷ ص۹۴ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۸ ص۹۱ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۹ ص۹۳ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۱۰ ص۹۳ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۱۱ ص۹۲ |
| ادارہ کے شب وروز | // // | شمارہ۱۲ ص۸۱ |

## ﴿اخبارِ عالم﴾

| عنوان | ترتیب/تحریر | شمارہ وصفحہ نمبر |
|---|---|---|
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | حافظ غلام بلال | شمارہ۱ ص۹۳ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۲ ص۹۴ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۳ ص۹۴ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۴ ص۹۳ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۵ ص۹۵ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۶ ص۹۴ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۷ ص۹۵ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۸ ص۹۳ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۹ ص۹۴ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۱۰ ص۹۴ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۱۱ ص۹۳ |
| قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں | // // | شمارہ۱۲ ص۸۲ |